و من یتوکل علی الله فهو حسبه

نسخه اصول شرع میروشناست لف

مولفه

مکناٹن صاحب واقع تاریخ نهم

ماه اپریل ۱۸۵۸ع مطابق یازدهم ماه

شعبان سنه ۱۲۷۴ هجری بمقام اگره بکرمه

حاجی محمد حسن

در مطبع حسنی باهتمام سید حسن علی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرع شریف محمدیؐ

ازروی شرع شریف محمدیؐ کے درباب وراثت کے درمیان مال غیرمنقولہ اور منقولہ اور موروثی
اور اپنے حاصل کیے ہوئے کے کچھہ فرق نہین ہے

بسبب زیادتی عمر کے کچھہ حق زیادہ نہین ہوتا —— تمام بیٹے خواہ کتنے ہی ہون برابر ورثہ لیتے ہین

حصہ بیٹی کا نصف ہی بیٹے کی حصہ سے کہ وہ باہم وارث ہون

وصیت نامہ جو لکھا گیا ہو بیچ حق ایک بیٹے یا ایک وارث کے وہ ناجائز ہی بے رضامندی اور بیٹون یا وارثون کے

قرضہ کا دعوے سے قبل از دعوی وصیت کے اور وصیت جو زیادہ نہو بتیسرے حصہ مال وصیت کرنیوالے کے
تو لازم ہے کہ ادا کی جاوے پیشتر از تقسیم ترکہ کے

بسبب غلامی اور قتل مورث اور اختلاف دین اور اختلاف متابعت حاکم کے ورثہ جاتا رہتا ہے

لیکن وہ شخص جو مسلمان نہین ہین وارث ہوسکتے ہین اپنے ہم مذہبونکی اور مسلمانونکو اختلاف متابعت
حاکم کا ورثہ سے خارج نہین کرتا

مال ایک شخص متوفی کے وہ لوگ جو مختلف رشتہ اوس سے رکھتے ہین وارث ہوتے ہین باہم بموجب اپنے
علیحدہ علیحدہ مقرری حصون کے اور کچھہ اعلی کی طرف جاتا ہی اور کچھہ اسفل کیطرف آتا ہی اقربا و نہین

بیٹا کسی شخص متوفی کا بجای اوس متوفی کے نہین تصور کیا جاتا

اگر وہ شخص اپنے باپ کے آگے مرگیا ہو —— اوسکو وہ جای نہین حاصل ہوگی جو اوسکی باپکو ہوتی بعد موت

اوسکی زندگی سکے بلکہ وہ خارج کیا جاویگا ورثہ سے اگر اسکا چچا ہووے مثلاً عمر ہے دادا اور
زید باپ اور بکر ہی بیٹا ـــــ اگر زید یعنی باپ بکر کا فوت ہووے زندگی مین عمر یعنی دادا کی تو اس
صورتمین بکر یعنی بیٹا زید کا بجای اپنے باپ یعنے زید کے نہین ہوگا بلکہ مال دیا جاویگا عمر کے اور بیٹونکو
بیٹے اور پوتے اور اونکی اولاد کو وہ کتنی ہی نیچے ہوتی جاوین اور اور حصونکیواسطے کوی خاص حصہ ۱۰
نہین مقرر کیا گیا ہی عام قاعدہ یہہ ہے کہ اونکو تمام مال ملجاتا ہے بعد اسکے کہ مقرری حصہ دار
اپنا حصہ پا چکین بشرطیکہ بیٹیان نہو دان اور اگر بیٹیان ہووین تو ہر ایک بیٹی وہ لیتی ہے نصف حصہ
نسبت بیٹے کے مثلاً جس صورتمین باپ اور ما اور شوہر یا زن اور بیٹیان ہووین تو بیٹونکا حصہ بہت
کم رہ جاتا ہے لیکن جس صورتمین مقرری حصہ دار نہووین اور نہ بیٹیان ہون تو تمام مال بیٹونکو پہونچتا ہی
لازم ہے کہ والدین اور اولاد اور شوہر اور زوجہ حصہ پاوین تمام صورتونمین اگرچہ اور وارث کتنی ہی ہون ۱۱
یا کتنا ہی قریب یا دور کا رشتہ رکھتے ہون
یہہ عام قاعدہ ہے کہ بہائی کا دو چند حصہ بہن سے ملتا ہی ـــ مگر یہہ قاعدہ اس صورت مین نہین کہ ۱۲
بہائی اور بہن ایک ماں سے ہون اور باپ مختلف ہون،
حصہ ان حصہ دارونکا جو مقرری ہین نہ حصہ اونکا جو غیر مقرری ہین بیان ہوسکتا ہی تحقیقاً لکن حصہ انکا
جو کہ حصہ دار مقرری ہین اور غیر مقرری بہی ہین نہین بیان کیا جا سکتا ہے عام طور پر اور لازم ہے کہ
دریافت کیا جاوے بلحاظ ہر ایک موقع کے ـــــ مثلاً بیچ مقدمہ شوہر اور زوجہ کے جو صرف مقرری
حصہ دار ہین تو حصہ انکا مقرر کیا گیا ہے سب صورتونمین جو واقع ہووین لکن در صورت ہونے بیٹون اونکے
جو بعضے موقع پر مقرری حصہ پاتی ہین اور بعضے موقع پر غیر مقرری ۔ بیچ مقدمہ باپ اور دادا کے جو کہ
بعضے صورتونمین مقرری حصہ پاتے ہین اور بعضی مین غیر مقرری تو تعداد ان کے حصہ منحصر ہے اوپر
درجہ رشتہ کے اور وارثون کے اور اونکی تعداد کے

فصل دوسری بیچ حصہ دارون غیر مقرری کے

بیوہ کو آٹھوان حصہ اپنے شوہر کے مال سے ملتا ہے جبکہ اولاد یا بیٹے کی اولاد کتنی ہی دور ہوتی جاوین موجود ہون اور جبکہ کوئی نہو تو چہارم حصہ ملتا ہے

شوہر کو چوتھائی حصہ اپنی زوجہ کے مال سے پوہنچتا ہی جبکہ اوسکی یا اوسکے بیٹے کی اولاد کتنی ہی دور کے رشتہ کی موجود ہون اور جس صورتمین کوئی نہو تو نصف مال پوہنچتا ہے

جس صورتمین کوئی بیٹا نہو اور صرف ایک بیٹی ہو تو اوسکے حصہ مین نصف مال پوہنچتا ہی بطریق حصہ مقرری کے

جس صورتمین کوئی بیٹا نہو اور دو یا دو سے زیادہ بیٹیان ہون تو اونکو دو تہائیان مال کے پوہنچتی ہین بطریق حصہ مقرری کے

جس صورتمین بیٹا اور بیٹی نہ ہووین نہ پوتا ہو تو پوتیونکو پوہنچتا ہے مانند بیٹیونکے یعنی نصف حصہ ایک کا اور تین حصونمین سے دو حصہ مین دو یا زیادہ کے

جس صورتمین ایک بیٹی ہو تو پوتیونکو چھٹا حصہ پوہنچتا ہے لیکن اگر دو یا زیادہ بیٹیان ہووین تو بیٹے کی پوتیونکو کچھہ نہین پوہنچتا

جس حالت مین ایک پوتا ہو یا بیٹے کا پوتا ہو پوتیونکو نصف حصہ پہنچتا ہے بہ نسبت حصہ پوتے یا پوتیکے بیٹے

بھائیون اور بہنون کو کچھہ حصہ نہین پہنچتا ہی مالکا جس صورتمین بیٹا یا پوتا کتنا ہی دور رشتہ کا ہووے اور یا جس حالتمین باپ ہو یا دادا ہو

جس حالتمین سگے بھائی اور بہن ہون تو ہر ایک بہن لیتی ہے نصف حصہ بہ نسبت حصہ بھائیون کے اور جیسکہ یہہ اسحالتمین حصہ دار غیر مقرری ہین تو تعداد انکی حصہ کا بیش و کم ہوتا ہی بموجب کمی اور بیشی [illegible]

در صورت نہونے بیٹون اور پوتونکے اور بیٹیونکے اور پوتیونکے اگر ایک بہن ہو اور کوئی سگا بھائی نہو تو نصف مال پہنچتا ہے اوس کو

۴۴ ایضاً در صورت ہونے بیٹون اور پوتون اور بیٹیون اور پوتیون کے اگر دو یا زیادہ نہین ہون اور کوئے
حقیقی بہائی ہنو تو انکو تین حصہ مال مین سے دو حصہ پہونچتے ہین

۴۵ ایضاً جسحالتمین بیٹیان یا پوتیان ہون اور بہائی نہون تو بہنونکو پہنچتا ہے جو کچہہ باقی رہے بعد تقسیم حصہ
بیٹیون یا پوتیونکے ——— یہہ بقیہ آدہا ہوتا ہے اگر صرف ایک بیٹی یا پوتی ہو اور تیسرا حصہ ہوتا ہی اگر
دو یا زیادہ بیٹیان یا پوتیان ہون

۴۶ درمیان سوتیلے بہائیون اور سوتیلے بہنونکے فرق ہے ——— سوتیلی بہائی اور سوتیلی بہنین جو
صرف ایک باپ سے ہین تو وہ وارث نہین ہوسکتے سوتیلے بہائی کے مالکی جس صورتمین اُسکے بہائے
اور بہن ایک ما باپ سے ہون لیکن وہ جو صرف ایک ہی ما سے ہون اور باپ مختلف ہون تو وہ وارث
ہوتے ہین سگے بہائیون کے ساتہہ

۴۷ جس صورتمین کہ صرف ایک سگی بہن ہو تو سوتیلی بہنین صرف ایک باپ سے چہٹا حصہ لیتے ہین بطریق اپنے
حصہ مقرری کے بشرطیکہ اُن کے کوئی بہائی حقیقی نہ ہون

۴۸ ایضاً جس صورت مین کہ دو یا زیادہ بہنین ہون ایک ہی ما باپ سے تو سوتیلی بہنین صرف ایک باپ سے کچہہ نہین لیتے
ہین اگر اونکی سگا بہائی نہون

۴۹ ایضاً جس صورتمین کہ سوتیلی بہنین ایک باپ سے رکہین ایک حقیقی بہائی تو ہر ایک کو اُنمین سے پہنچتا ہی آدہا حصہ بہ نسبت حصے بہائی اُسکے
درمیان سوتیلے بہائیون اور بہنون کے جو ایک ما سے ہون کچہہ فرق نہین ہوتا زن و مرد ہونے سے بابت
حصہ کے برعکس اُن بہائی بہنونکے جو ایک ہے ما باپ سے ہون یا ایک باپ سے لکن عام قاعدہ دو چند حصہ مرد کا عمل
مین آتا ہے نسبت اونکی اولاد کے

۵۱ جس حالتمین صرف ایک بہائی ہو ایک ہی ما سے یا ایک بہن ہو اُسے ما سے تو چہٹا حصہ بہائی یا بہن
کے بشرطیکہ متوفا کی اولاد نہو نہ بیٹے کی اولاد ہو اور نہ باپ ہو نہ دادا ہو اور جس صورتمین دو یا

زیادہ ہون ماں کے اولاد سے تو اونکا تیسرا حصہ ہوگا

جس صورتمین ایک بیٹا ہو شخص متوفا کا یا پوتا کتنے ہی بعید رشتہ کا ہو تو باپکو چہٹا حصہ ملیگا

جس صورتمین اولاد ہو یا بیٹے کی اولاد ہو کتنی ہی دور رشتہ کی یا دو یا زیادہ بہائی یا بہن ہوان تو ماکو چہٹا حصہ ملیگا

جس صورتمین اولاد نہو نہ بیٹے کی اولاد ہو اور صرف ایک بہائی یا بہن ہو تو ماکو پونہچتا ہی تیسرا حصہ زوجہ کے یا شوہر کے ساتہہ جس صورتمین کہ اوسکا دادا حصہ لینے والا ہو بجاے باپکے لکن صرف بقیہ کا تیسرا حصہ پونہچتا ہی بعد حصونکا زوجہ یا شوہر کے جسصورتمین باپ حصہ لینے والا ہو

دادا کو کچہہ حصہ نہین پونہچتا مال مین سے جس صورتمین باپ موجود ہے

جبکہ بیٹا متوفا کا ہووے یا پوتا کتنی ہی دور رشتہ کا ہووے اور باپ نہو تو دادا کو چہٹا حصہ پونہچتا ہے

دادیون یا نانیونکو کچہہ نہین پونہچتا جبکہ ما حیات ہو اور نہ دادیان وارثہ ہوسکتی ہین اگر باپ زندہ ہووے

دادیان کسی درجہ کی ہون خارج ہوتی ہین دادا کی ہوتے ۔ لیکن صرف باپکی ما خارج نہین ہے کیونکہ اوسکا رشتہ دادا کے سبب نہین ہے

حصہ نانیکا چہٹا ہی اور یہی حصہ دادیکو ملتا ہے جس صورت باپ نہو

دو یا زیادہ یا نانیان برابر درجہ کے برابر حصہ لیتے ہین چہٹا

لیکن دادیان یا نانیان جو کہ رشتہ مین قریب ہین شخص متوفا سے تو وہ خارج کرتے اون دادیونکو یا نانیونکو جو کہ دور کا رشتہ رکہتے ہیں

نانا اور ماناکی مستحق نہین ہین حصہ مقرریکی کیونکہ وہ فرضی بزرگوار کہلاتے ہین اور وہ شامل نہین حصہ داران مقررے یا غیر مقرری مین

فصل سیوم درباب دور کے رشتہ دارونکے

جس حالتمین کہ بیٹا یا بیٹی یا پوتا یا پوتی کتنی ہی بعید رشتہ کی نہون نہ باپ ہو نہ دادا ہو نہ کوئی اور

سے درجہ کا اور دادا ہو نہ نانی نہ دادی نہ کوئی اور اوسکے درجہ کی دادی نہ بیوہ نہ شوہر نہ
خواہ سوتیلے خواہ حقیقی نہ بیٹے بہائی حقیقی یا سوتیلے جو صرف ایک ہی باپ سے ہوں کتنے ہی بعید
رشتہ کے نہ بہن خواہ سوتیلی خواہ حقیقی نہ چچا نہ چچا کا بیٹا کتنی ہی دور رشتہ کا تمام جنہیں سے کہلاتے
ہین یا تو حصہ دار مقرری یا غیر مقرری تو بیٹیونکی اولاد اور پوتیونکی اولاد وارث ہوتے ہین ——
یہہ لوگ دور کے رشتہ دارونمین اول درجہ کے کہلاتے ہین

۴۴ درصورت نہونے تمام اون شخصونکے جنکا اوپر ذکر ہے نانا اور دادیان اور نانیان اُس قسم کے
جوکہ نہ حصہ دار مقرری ہین نہ غیر مقرری ورثہ لین گے اور یہ دور کے رشتہ دارونمین دوسری درجہ کے کہلاتی ہیں

۴۵ درصورتیکہ یہہ بہی نہون تو اولاد بہن کی اور بہتیجیان اور اور بیٹے ایسے بہائیون کے جو صرف ایک ہی ماں کے
ہون ورثہ لیتے ہین اور یہہ دور کے رشتہ دارونمین سے تیسری درجہ کہلاتے ہین

۴۶ درصورت نہونے انکے پہوپہیان اور چچا ماں کی طرف کے ماموں اور خالہ وارث ہوتے ہین اور یہہ دور کے
رشتہ دارونمین سے چوتہی درجہ کے کہلاتے ہین

۴۷ درصورت نہونے انکی کے اولاد ایسی پہوپی اور چچا کی اور اولاد ایسے ماموں اور خالہ کی جو صرف ایک
ہی ماں سے ہون وارث ہوتی ہین

۴۸ قواعد جو اوپر گذرے عام صورتونمین جاری نہین درباب دور کے رشتہ دارونکی باعتبار حصہ دارون
غیر مقرریکی —— اگر مال جسکا ترکہ ہونا چاہیے ملکیت ہو کسی آزاد غلام کی تو آزاد کرنیوالا اور وارث
آزاد کرنیوالیکے ورثہ لیتے ہین بسبب ترجیح انکی کے اور دور کے رشتہ دارون متوفی کے

۴۹ قاعدہ بیچ اول درجہ دور کے رشتہ دارون متوفا کے یہ ہے کہ وہ لیتے ہین ازروئی قریب ہونے
رشتہ کے اور جبکہ رشتہ مین برابر ہون تو وہ جو دعوی رکھتے ہین بسبب وارث کے ترجیح رکھتے ہین
اونپر جنکا دعوے طفیل وارث کے نہین ہے —— مثلاً پوتے کی بیٹی اور نواسی کا بیٹا برابر

ہین رشتہ مین ساتھہ دادا کے لیکن اول کو ترجیح ہے اس سبب سے کہ پوتی وارث ہے اور نواسی وارث
نہین ——— اگر تہوڑی سی اس قسم کی اولاد مین سے برابر کے درجہ کے ہون اور تمام برابر ہون
بلحاظ ان شخصون کے جنکے طفیل سے وہ دعوی کرتے ہین لیکن جنس بزرگوار کے درجہ مین مختلف
ہون یعنی مرد و زن ہون تو ورثہ ہوگا بموجب جنس بزرگوارون کے ایسے اختلاف مین مثلاً دو بیٹیان
نواسی کے بیٹے کی دو چند حصہ لینگی بہ نسبت دو بیٹی نواسی کے بیٹی کی کیونکہ ایک بزرگوار پہلے
کا مرد تھا اور اوسکا حصہ عورت سے دو چند تھا

ورثہ بلحاظ دوسرے درجہ کے رشتہ دارون دوسری قسم کا بھی مقرر کیا جاتا ہے ایسی طور پر
یعنی بذریعہ قریب ہونے رشتہ کے اور طور رشتہ داری اور جنس ان شخصون کے جنکے سبب سے
دعوی کیا گیا ہے جس حالتمین کہ دعوے کرنیوالے رشتہ رکھتے ہون ایک ہی طرف سے لیکن جبکہ
طرفین رشتہ کے مختلف ہون تو تین حصون مین سے دو حصہ باپ کی طرف والونکو دیئے جاتے ہین
اور ایک حصہ ماں کی طرف والونکو بغیر لحاظ جنس دعوے کرنیوالوں کے

یہی قاعدہ عمل مین آتے ہین بلحاظ تیسرے درجہ کے دور کے رشتہ دارونکی مانند پہلے درجہ کے
رشتہ دارونکی مثلاً بھتیجے کی بیٹی اور بھانجے کا بیٹا برابر ہین رشتہ مین دادا سے لیکن اول کو
ترجیح ہوگی اس سبب سے کہ بھتیجا وارث حصہ غیر مقرر کا ہی اور جس صورتمین وہ برابر ہین اس لحاظ
مین تو قاعدہ جو کہ لکھا گیا ہے واسطے اول کے درجہ کے رشتہ دارونکے وہ عمل مین آسکتا ہے

اس صورت مین بلحاظ چوتھے درجہ کے رشتہ دارونکے جو کچھہ کہا جاسکتا ہے وہ یہہ ہے کہ اگر
طرفین رشتہ کے برابر ہون تو سگے چچا اور خالاؤنکو ترجیح ہے سوتیلونپر اور وہ جو کہ رشتہ
رکھتے ہین صرف بسبب باپ کے ترجیح دیئے گئے ہین انپر جو کہ صرف بسبب ماں کے رشتہ رکھتے ہون تا
جبکہ رشتہ برابر ہو مثلاً اس صورتمین کہ دعوے کرنیوالے حقیقی ماموا ہون اور متوفی

سے کہ مرد کو دو چند حصہ ملیگا عورت سے لیکن جس صورتمین ایک دعوی کرنیوالا رشتہ رکھتا ہے
صرف بسبب باپ کے اور دوسرا دعوی کرنیوالا رشتہ رکھتا ہی بسبب ما کے تو دعوی کرنیوالا باپکی
طرف کا خارج کرتا ہی دوسرے کو بشرطیکہ طرفین اُنکے رشتہ کے ایک ہی ہون مثلاً خالہ صرف
باپکی طرفسے خارج کریگی دوسری خالہ کو جو صرف ما کی طرف سی ہے لیکن اگر طرفین انکی رشتہ
کے مختلف ہون مثلاً ایک دعویدار حقیقی پھوپی ہو اور دوسری خالہ صرف باپکی طرف سے
تو اول کو بالکل ترجیح نہین ہے اگرچہ وہ حاصل کرتی ہے دو حصہ بسبب باپکی طرفکے رشتہ کے

ورثہ اولاد شخصون مرقومۂ بالا کا مقرر ہوتا ہے بموجب قواعد مفصلہ ذیل کے —— قریب ہونا ۵۳ (ورثہ ... رشتہ دارونکی اولاد)
رشتہ کا داداسے اول قاعدہ ہے —— جسحالتمین قرابت رشتہ کی برابر ہو تو وہ دعویدار
جو طفیل وارث کے دعوی کرتا ہے تو وہ وارث ہوتا ہے پیش از ایسے دعویدار کے جو طفیل وارث
کے دعوی نہین کرتا بغیر لحاظ جنس دعوی کرنیوالونکے مثلاً چچا زادی یا تایا زادی وارث ہوتی
ہے ترجیح مین پھوپی کے بیٹی سے بشرطیکہ پھوپی مذکورہ رشتہ رکھتی ہو دونو ما اور باپ سے اور رشتہ
چچا تایا کا صرف ما ہی کیطرف سے نہو —— لیکن جس صورتمین بیٹا ایسے پھوپیکا جو ایک
ماباپسے ہو اور بیٹا ایسی خالہ کا جو ایک ہی ماباپ سے ہو یا صرف ایک باپ ہی سے ہو
دعوی کرین تو خالہ زادہ خارج نہین ہوسکتا پھوپی زادیکی طرف سے مگر فرق یہہ ہے کہ
تین حصونمین سے دو حصہ باپکی طرف والیکو پہنچتے ہین اور تیسرا حصہ ماکی طرف
والیکو —— اگر کچھہ فرق نہو درمیان طرفون یا جنس اُن شخصونکے طفیل جنکے دعوی
کیا گیا ہے تو لحاظ رکھنا چاہیئے خود جنس اُن شخصونکا جو دعوی کرتے ہین

بیچ تقسیم کرنے ورثہ کے درمیان اولاد شخصون مرقومۂ بالا کے وہی قاعدہ جائز ہے جو نسبت ۵۴ (ورثہ ... اولاد ... اولاد کے)
اولاد اول درجہ کے رشتہ دارونکے ہے مثلاً دو بیٹیان چچا یا تایا کی پوتیکی دو چند حصہ لیوینگی نسبت

دو میتوان چچا کی نواسی سے بشرطیکہ دونو چچا کی قرابت ایک ہی سی ہو اور جبکہ تمام لحاظوں مین برابر ہو وے تو لحاظ رکھنا چاہیے جنس دعوا کرنیوالوں کا

درصورت ہونے دور کے رشتہ دار کے اوس شخصکو ورثہ پہنچتا ہی جسکو متوفی اقرار کیا ہو اپنا رشتہ دار خواہ کسی شرط پر یا بے شرط بشرطیکہ اوس اقرار سے متوفی نے انکار نکیا ہو اور بشرطیکہ یہ ثبوت ہو سکے کہ وہ شخص جسکے رشتہ کا اقرار کیا گیا تھا اور خاندان کا ہے

درصورت نہونے ان سب کے اور وصیت نامہ کے مال حاکم کو بطریق لاوارث کے پہنچتا ہی لیکن ہمیشہ ایسی صورت مین پہنچتا ہی کہ کوئی ذرہ بہی دعوی کرنیوالا نہووے

فصل چوتہی قواعد تقسیم مین ہی گی

جس صورتمین دو دعویدار ہون ایک کا جسمین آدہا حصہ ہو اور دوسریکا چہارم تو تقسیم کرنا چاہیے چار سے مثلا ایک شوہر اور ایک بیٹی ہے تو مال تقسیم کیا جاتا ہی چار حصونمین جسمین اول کو ایک حصہ ملتا ہے اور دویم کو دو —— باقی کا چوتہا حصہ بیٹی کو پہنچتا ہے

جس صورتمین دو دعویدار ہون جنمین ایک کا نصف حصہ ہی اور دوسریکا آٹھوان تو لازم ہے کہ مال تقسیم کیا جاوے آٹھہ مین مثلا درصورت ہونے ایک زوجہ اور ایک بیٹی کے مال تقسیم کیا جاتا ہی اٹھہ حصونمین جسمین چار حصہ بیٹی کو پہنچتے ہین اور ایک زوجہ کو —— باقی جو تین حصہ رہین وہ بہی بیٹی کو ملین گے

کسی صورتمین ایسے دو دعویدار نہین ہو سکتے کہ ایک کا حصہ چوتہائی ہو اور دوسریکا آٹھوان نہ تین ایسے دعویدار ہو سکتے ہین کہ ایک مستحق ہو نصف کا اور دوسرا چہارم کا اور تیسرا آٹھوین حصہ کا

جس صورتمین دو دعویدار ہون جنمین ایک کا چھٹا حصہ اور دوسریکا تیسرا ہو مثلا جبکہ ما اور باپ صرف دعویدار ہون تو مال تقسیم کیا جاتا ہے چھہ حصونمین جنمین ماکو دو حصہ اور باپکو ایک حصہ بطریق مقرری کے

پہنچتا ہے اور باقیکی تین باپکو پہنچتے ہین

٦١ جس صورتمین دو دعویدار ہون جنمین چہٹا حصہ ایک کا ہو اور دو ثلث دوسرے کے مثلا جبکہ ایک باپ اور
دو بیٹیان وارث دعویدار ہون تو مال تقسیم کیا جاتا ہی چہہ حصونمین جنمین سے باپ لیتا ہے ایک حصہ
بطریق اپنے حصہ مقرریکے اور دونو بیٹیان چار حصہ —— باقی کا حصہ باپکو پہنچتا ہے

٦٢ جس صورتمین دو دعویدار ہون جنمین ایک کا حصہ تیسرا ہو اور دوسریکی دو ثلث مثلا درصورت ہونے
ایک ما اور دو بہنونکے مال تین حصونمین تقسیم ہوتا ہے جنمین سے ما ایک حصہ لیتی ہی اور دونو بہنین دو حصہ

٦٣ ایسے تین دعویدار نہین ہو سکتے کہ ایک مستحق ہو چہٹے حصہ کا اور دوسرا تیسریکا اور تیسرا تین حصونمین دو حصہ کا
جس صورتمین شوہر ورثہ لیتا ہی اپنی بے اولاد زوجہ کا تو اس صورتمین اوسکا حصہ نصف ہی اور اور دعویدار
ہون جو مستحق ہین چہٹے اور ثلث اور دو ثلث کے مثلا باپ ما یا دو بہنین تو لازم ہے کہ تقسیم کیجاوے
چہہ حصون مین

٦٥ جس صورتمین ایک شوہر ورثہ لیوے اپنی زوجہ کا جو اولاد چہوڑ گئی ہو یا زوجہ ورثہ لیوے شوہر بے
اولاد کا حصہ ان شخصونکا ایسی صورتمین چہارم ہے اور اور دعویدار مستحق ہین چہٹے تیسرے یا دو ثلث
کے تو تقسیم کیجاوے بارہ سے

٦٦ جس صورتمین ایک زوجہ ورثہ لے اپنی شوہر کا جو اولاد چہوڑ گیا ہو اوسکا حصہ اس صورتمین
اٹہوان ہوتا ہی اور اور دعویدار ہون جو مستحق چہٹے تیسرے یا دو ثلث کے ہین تو لازم ہے کہ تقسیم کیجاوے چوبیس

٦٧ جس صورتمین چہہ حصہ ہون جنمین تقسیم مال مناسب ہو سکین چہہ مطابق نہ آتے ہون حصہ دار دیر پورے
تو وہ زیادہ ہو سکتے ہین سات آٹہہ نو یا دس مین

٦٨ جس صورتمین حصہ بارہ کے عدد سے ہون اور پورے نہ بیٹہے ہون تو وہ زیادہ کئے جا سکتے ہین تیرہ
پندرہ یا سترہ حصہ مین

تسمیہ

جس صورتمین جو بیس حصہ ہون اور وہ مطابق نہ آتے ہون تو وہ زیادہ کئے جاسکتے ہین ۲۳ تین

فصل پانچوین قواعد تقسیم کی درمیان بہت دعویدارونکے

متماثل

عدد آپسمین جو مساوی ہون اونکو متماثل کہتے ہین

متداخل

متداخل اُن عددونکو کہتے ہین کہ جب ایک کو ضرب دو کسی عدد مین تو وہ دوسرے سے برابر ہوجاوے

متوافق

متوافق وہ عدد کہلاتے ہین جو کسی تیسرے عدد پر بے کسر تقسیم ہوسکین

متباین

وہ عدد متباین کہلاتے ہین جبکہ کوئی تیسرا عدد دونوکو پورا تقسیم نہ کرسکے

قاعدہ تقسیم

سات قاعدہ تقسیم کے ہین تین اونکے منحصر ہین اوپر مطابقت تعداد وارثونکے اور تعداد حصونکے اور چار باقی منحصر ہین اوپر مطابقت تعداد مختلف قسم کے وارثونکی عدم مطابقت تعداد ہر ایک قسم کے وارثونکے ساتھہ اُنکے علیحدہ علیحدہ حصونکے

مطابقت

اول یہہ کہ جس حالتمین مطابقت عدد وارثون اور عدد حصون کی سے یہ معلوم ہو کہ بے کسر حصہ مطابق ہین تو اور کچھہ حاجت حساب کی نہین ــــ مثلاً جس صورتمین وارث ہون باپ ما اور دو بیٹیان تو حصہ ما باپکا چھٹا ہی اور بیٹیونکے دو ثلث اس موقع پر بموجب قاعدہ ۶۱ ایک چھٹہ کے چاہیے کہ تقسیم کیا جاوے چھہ ۶ مین جنمین سے ایک ایک حصہ والدین کو ملے اور باقیکے چار حصے دو بیٹیونکو

دوسرے یہہ ہی جبکہ اوپر مطابقت عدد وارثون اور عدد حصونکی سے یہ ظاہر ہو کہ وارث نہین پا سکتے اپنا پورا حصہ اور کوئی تیسرا عدد تقسیم کرتا ہی دونونکو یعنے جبکہ متوافق ہون مثلاً درصورت ہونے باپ ما اور دس بیٹیونکے ــــ اس موقع پر بموجب قاعدہ ۶۱ کے تقسیم چھہ ۶ سے کیجاویگی لیکن جبکہ ہر ایک والدین نے لیلیا اپنا چھٹا حصہ تو صرف چار رہے تقسیم ہونیکو درمیان دس بیٹیونکے جو پورے تقسیم نہین ہوسکتے اور اوپر مطابقت عدد وارثونکے جو نہین پا سکتے اپنا حصہ پورا اور عدد حصونکے جو اُنکے لئے باقی رہے وہ ظاہر ہوتے ہین متوافق یعنی دو سے

تقسیم ہوسکتے ہیں اس صورتمین قاعدہ یہ ہی کہ نصف عدد وارثونکا یعنی پانچ ضرب دیا جاوی درمیان
اول عدد تقسیم کے یعنی چھہ کے اسطرحسے اگر پانچ کو ضرب دو چھہ مین تو تیس ہوتے ہین جنمین سے
والدین لیوینگے دس یعنے پانچ پانچ فی اسم اور بیٹیان بیس یعنی دو دو فی اسم
تیسرا یہی جبکہ اوپر مطابقت عدد وارثونکے اور عدد حصونکے یہ ظاہر ہوکہ وارث نہین پاسکتے اپنا
حصہ پورا اور ایک زیادہ ہو درمیان عدد وارثونکی اور عدد حصونکے جوکہ اونکے واسطے رہے
اسکو تباین کہتے ہین مثلا درصورت ہونے باپ۔ اور پانچ بیٹونکے ـــــ اس موقع پر موجب قاعدہ ۶۱ کے
تقسیم کیجاوے چھہ مین لکن جبکہ والدین نے لیلیا اپنا حصہ چھٹا تو صرف چار رہے تقسیم کو درمیان
پانچ بیٹونکے جو نہین تقسیم ہوسکتے پورے اور عدد وارثونکے جنکو پورا حصہ نہین پہونچنے سکتا اور
عدد حصونکے جوکہ اونکی واسطے رہی وہ متباین ہین ـــــ اس صورتمین قاعدہ یہ ہی کہ کل عدد وارثونکا
یعنی پانچ ضرب دیا جاوے درمیان عدد اصل تقسیم کے اسطرحسے اگر پانچ کو ضرب دو چھہ سے تو تیس
ہوتے ہین جنمین سے والدین لینگے دس یعنی پانچ فی اسم اور بیٹیان بیس یعنی چار فی اسم
چوتھے یہی جب اوپر مطابقت مختلف قسم کے وارثونکے یہ ظاہر ہوکہ ایک یا زیادہ قسم کے وارث
نہین پاسکتے اپنا حصہ پورا اور تمام قسم کے وارث متماثل ہون یعنی برابر مثلا درصورت ہونے چھہ
بیٹیوں تین دادیوں اور تین چچا کے اسصورتمین بموجب قاعدہ ۶۱ کے تقسیم کیجاوے چھہ سے
ـــــ اول مطابقت کیجاوے درمیان تمام قسم کے وارثون اور اونکے علیحدہ علیحدہ حصونکے ـــــ
حصہ بیٹیونکا ہے دو ثلث لکن دو ثلث چھہ کے چار ہین اور اگر چار مطابق کرو ساتھہ عدد چھہ
بیٹیونکے تو متوافق ہین یعنے دو سے تقسیم ہوتے ہین ـــــ حصہ تین دادیونکا ہی چھٹا حصہ
لیکن چھٹا حصہ چھہ کا ایک ہے اور اگر ایک کو مطابق کرو عدد دادیونکے ساتھہ تو متباین ہین
باقی حصہ جو ایک رہا وہ پہونچیگا تین چچا کو لیکن اگر ایک مطابق کردیں تو یہہ بھی متباین ہے

پانچواں قاعدہ

بس صورتوں میں قاعدہ یہ ہے کہ قسمیں خود وارثوں کی مطابق کیجاویں ساتھ ایک دوسرے کل سے اگر وہ ظاہر ہوں کہ یہ متداخل ہیں یا متباین ہیں اور عدد تقسیم کرنیوالے سے جو صورتیں ظاہر ہوں کہ وہ متوافق ہیں اور اگر دو سے تقسیم ہو سکیں تو مطابقت کیجاوے نصف سے ـــ نسبت بیٹیوں کے پہلی مطابقت سے معلوم ہوا تھا کہ وہ عدد سے تقسیم ہو سکتے نہیں اسی سبب سے نصف عدد انکا مطابق کیا جاوے ساتھ کل دادیوں اور چچاؤں کے جو وقت مطابقت متباین معلوم ہوئے تھے ـــ اسطرح سے تین برابر ہیں تین کے اور تین برابر ہیں تین کے جو متماثل یعنی برابر ہیں تو قاعدہ یہ ہی کہ ایک ان عدد [تین] کا ضرب کیا جاوے درمیان عدد اصل تقسیم کے جیسے اگر تین کو ضرب دو چھ میں تو [۱۸] اٹھارہ ہوں جسمیں بیٹیاں لینگی دو ثلث یعنی ۱۲ یا دو فی اسم اور دادیاں لینگی چھٹا حصہ یعنی تین یا ایک فی اسم اور چچا لینگے باقی کے تین یعنی ایک فی اسم

پانچواں قاعدہ یہ ہے کہ جب اوپر مطابقت مختلف قسم کے وارثوں کے یہ ظاہر ہو کہ ایک یا زیادہ قسم کے وارث نہیں پا سکتے اپنا حصہ پورا اور یہ قسمیں متداخل ہوں مثلاً درصورت ہونے چار بیبیوں تین دادیوں بارہ چچاؤں کے اس صورت میں بموجب قاعدہ ۶۵ کے تقسیم کیجاوے ۱۲ سے ـــ اس موقع پر اول مطابقت کیجاوے درمیان مختلف قسم کے وارثوں کے اور انکے علیحدہ علیحدہ حصوں کے ـــ حصہ چار بیبیوں کا چوتھا ہی لیکن چوتھا حصہ بارہ کا تین ہیں اور اگر تین کو مطابق کرو عدد سے بیبیوں کے تو متباین ہیں ـــ حصہ تین دادیوں کا چھٹا ہے لیکن چھٹا بارہ کا ہے دو اور اگر دو کو مطابق کرو عدد دادیوں کے سے تو یہ بھی متباین ہیں باقی حصہ جو سات رہے پہنچتے ہیں ۱۲ چچاؤں کو لیکن اگر سات کو مطابق کرو ۱۲ سے تو یہ بھی متباین ہیں ـــ قاعدہ یہ ہی کہ خود قسمیں وارثوں کی مطابق کیجاویں کل ہر ایک کا ساتھ کل ہر ایک کے جیسا کہ پہلی مطابقت سے معلوم ہوا تھا کہ وہ متباین ہیں اوپر مطابقت تمام وارثوں کے ساتھ انکے علیحدہ حصوں کے اسطرح سے اگر ۴ کو ضرب دو ۳ میں

تو بارہ ہوتے ہین اور تین کو ضرب کو دو چار مین تو بارہ ہوتے ہین جو متداخل ہین قاعدہ یہ ہے
کہ بڑا عدد ضرب دیا جاوے درمیان عدد اصل تقسیم کے اسطرح سے اگر بارہ کو ضرب دو بارہ مین تو
۱۴۴ ہوتے ہین جنمین سے بی بیان ہوینگی چہارم یعنی ۳۶ یا نو فی اسم دادیان چھٹا حصہ یعنی ۲۴
یا ۸ فی اسم اور چچا باقی کے ۸۴ یعنی سات فی اسم
چھٹا قاعدہ یہ ہی جبکہ اوپر مطابقت مختلف قسم کے وارثونکی دریافت ہو کہ ایک یا زیادہ قسم کے وارث ۸۰ چھٹا قاعدہ
نہین پا سکتے اپنا حصہ پورا اور بعض قسم کے وارث متوافق ہین ایک دوسرے سے مثلاً چار بیبیان
۱۸ بیٹیان اور ۱۵ دادیان اور چھہ چچا ہووین تو اسصورتمین بموجب قاعدہ ۶۶ کے اول تقسیم ۲۴ سے
ہوگی ـــ اول مطابقت کیجاوے درمیان تمام قسم کے وارثون اور اونکے علیحدہ علیحدہ حصوں کے
اسطرح کسی کہ حصہ چار بی بیونکا ہی آٹھوان لکن آٹھہ ۲۴ کا تین ہین اور اگر تین کو مطابق کر عدد
بی بیون کیسے تو متبائن ہوتے ہین اور حصہ ۱۸ بیٹیونکا ہی دو ثلث لکن دو ثلث ۲۴ کے ۱۶ ہین
اور ۱۶ کو مطابق کر عدد اٹھارہ بیٹیون سے تو متوافق ہین اور تقسیم ہو سکتے ہین دو سے
حصہ ۱۵ دادیونکا ہی چھٹا لکن چھٹا حصہ ۲۴ کا ہی ۴ اور اگر ۴ کو مطابق کر عدد ۱۵ سی دادیوں کے
تو متبائن ہین باقی حصہ غیر مقرری جو ایک رہا تو پہنچتا ہی چھہ چچاؤنکو لکن ایک اور ۶ ہین متبائن
ـــ اسصورتمین قاعدہ یہ ہی کہ قسمین تمام وارثونکی مطابق کیجاوین اسمین ساتھہ کل عدد وارثوں کے
جس صورتمین کہ پہلے مطابقت سے ظاہر ہو کہ متبائن ہین اور ساتھہ وفق یعنی عدد تقسیم کرنیوالے کے جس صورتمین
ظاہر ہو کہ متوافق ہین اسطرح سے اگر چار کو ضرب دو دو سے تو ۸ ہوتے ہین ایک کم تو لازم ہے
کہ ایک عدد ضرب دیا جاوے ساتھہ دوسرے کی اور جو ہاتھہ لگے وہ مطابق کیا جاوے ساتھہ
تیسرے قسم کے اسواسطے کہ پہلی مطابقت سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ قسم متبائن ہی اسطرح سے اگر
۱۵ کو ضرب دو دو سے تو ۳۰ ہوتے ہین ۶ کم اور ۶ برابر ہین ۱۵ اسکے ۹ کم اور ۶ برابر ہین ۹ کے

تین کو جو تقسیم ہو سکتے ہین تین سے تیسرا حصہ ایک عدد کا ضرب دیا جاوے درمیان کل دوسرے
کے اب جو ہاتھ لگے وہ ہی مطابق کیا جاوے ساتھ چوتھی قسم کے اسواسطے کہ مطابقت گذشتہ
سے معلوم ہوتا ہی کہ متبائن ہین اسطرح سے اگر ۵ کو ضرب دو ۴۸ مین تو ۲۴۰ ہوتے ہین جو
منقسم اصل ہین یعنے چھ سے تقسیم ہو سکتے ہین اور چھٹا حصہ ایک عدد کا ضرب دیا جاوے درمیان
کل دوسرے کے لیکن چونکہ یہ ظاہر ہے کہ مطابقت اب بھی وہی ہوگی تو ضرب دینیکی حاجت نہین
اس صورتمین یہ ضرب دیا جاوے درمیان عدد اصل تقسیم کے اسطرح سے اگر ۱۰ کو ضرب
دو ۲۴ مین تو ۲۴۰ ہوتے ہین جنمین سے چار بیبیان لیوینگی آٹھوان حصہ یعنی ۳۰ یا
ایک سو بیتیس[۱۳۵] فی اسم ۱۰ بیٹیان لیونگی دو ثلث یعنی ۱۶۰ یا ۱۶ فی اسم دادیان
لیونگی چھٹا حصہ یعنے ۴۰ یا ۸ فی اسم اور چچا باقی کے ۱۰ یا تینتیس فی اسم *
ساتوان یعنی اخیر یہ ہی کہ جب اوپر مطابقت مختلف قسم کے وارثون کے دریافت ہو کر تمام قسم کے
وارث متبائن ہین اور آپسمین مطابق نہین ہین مثلاً صورۃ دو بیبیون چھ دادیون
دس بیٹیون اور سات چچاؤنکے اس موقع پر بموجب قاعدہ ۱۶ کے اول تقسیم ۲۴ سے ہونی
چاہئے اول مطابقت کیجاوے درمیان تمام قسم کے وارثون اور اونکے علیحدہ علیحدہ حصونکے
ـــ اسطرح سے حصہ دو بیبیونکا ہی آٹھوان لیکن آٹھوان چوبیس کا تین ہین اور اگر تین کو مطابقت
کرو ساتھ عدد بیبیونکے تو متبائن ہین ـــ حصہ چھ دادیونکا ہے چھٹا لیکن چھٹا حصہ ۲۴ کا چار
ہے اور چار کو مطابق کرو ساتھ عدد دادیونکے تو متوافق ہین یعنے دو سے تقسیم ہو سکتے ہین حصہ
بیٹیونکا ہی دو ثلث اور دو ثلث ۲۴ کے ۱۶ ہین اور اگر ۱۶ کو مطابق کرو ساتھ عدد بیٹیونکے تو یہ
بھی متوافق ہین یعنے دو سے تقسیم ہو سکتے ہین اور باقیکا حصہ جو ایک ہے وہ پہنچتا ہی سات
چچاؤنکو لیکن ایک اور سات متبائن ہین ـــ اسصورتمین قاعدہ یہ ہے کہ خود قسمین وارثون

مطابق کیجاویں کل سے حصوں میں پہلی مطابقت سے ظاہر ہو کہ وہ متباین ہیں اور نصف یا تقسیم کرنیوالے عدد سے جس صورتمیں ظاہر ہو کہ متوافق ہیں بموجب اس قاعدہ کے کل اول قسم کے وارثونکا مطابق کیا جاوے ساتھ نصف دوسری قسم کے اسطرحسے دو برابر ہیں تین کے ایک کم یہ چونکہ متباین ہیں تو ضرب دئے جاویں ساتھ ایک دوسریکے ——— بعد اسکے جو اس ضرب سے حاصل ہو امطابق کیا جاوے ساتھ نصف دوسری قسم کے پہلی مطابقت جسی تقسیم ہو سکتی تھی دو سے اسطرحسے پانچ برابر ہیں چھہ کے ایک کم یہ چونکہ متباین ہیں تو ضرب دئے جاویں درمیان ایک دوسریکے اسطرحسے اگر ۲ کو ضرب دو ۷ سے تو ۱۴ ہوتے ہیں دو کم اور دو کو ضرب دو تین سے تو ۶ ہوتے ہیں ایک کم چونکہ یہ متباین ہیں تو ضرب دئے جاویں درمیان ایک دوسریکے اسطرحسے اگر ۱۴ کو ضرب دو ۷ سے تو برابر ہیں ۱۰۱ کے اور اس صورتمیں قاعدہ یہ ہے کہ ۱۰۱ ضرب دئے جاویں درمیان اصل تقسیم کے ——— اسطرحسے اگر ۱۰۱ کو ضرب دو ۴ سے تو ۴۰۴ ہوتے ہیں جنمیں سے بیبیاں لیونگی اٹھواں حصہ یعنی ۶۳ یا ۱۵ فی اسم اور دادیاں لیونگی چھٹا حصہ یعنی ۸۴ یا ۴۲ فی اسم بیٹیاں لیونگی دو ثلث یعنی ۳۳۶ یا ۲۳۶ فی اسم اور چچا لیونگے باقی ۱۰۲ یا ۳۴ فی اسم

٨٢ جس صورتمیں کہ کل عدد حصوں کا جسمیں مالکا تقسیم کرنا چاہئے دریافت ہو جاوے تو طریق تحقیق کرنے عدد حصوں کا جسکے ہر ایک قسم کے وارث مستحق ہیں یہ ہے کہ ضرب دئے جاویں حصے جو کہ اول انکو دئے گئے تھے اسی عدد میں جس سے کل عدد حصونکا ضرب دیا گیا تھا واسطے آسانی کے بطریق مثال کے ایک مقدمہ مفصلۃ الذیل لکھا جاتا ہے ——— ایک بیوہ آٹھہ بیٹیاں اور چار چچا ہیں حصے دو اول قسم کے وارثونکی آٹھواں اور دو ثلث ہیں مال کے بموجب قاعدہ ۶۶ کے اول تقسیم کیا جاوے ۲۴ حصونمیں جنمیں سے بیوہ مستحق ہے تین کی اور بیٹیاں ۱۶ کی اور ۵ باقی رہے

[illegible]

[illegible]

تقسیم ہونیکو درمیان ... چاہیے نکلے لیکن یہ نہیں تقسیم ہوسکتی ہو ہی تھا اس موقع پر نسبت درمیان
حصوں انکے ایسے وارثوں کے جو نہیں پا سکتے اپنا حصہ پورا تحقیق کیجاوے ۳ ۴ برابر ہیں ۵ کے ایک کم
جو متباین ہیں تو قاعدہ یہ ہی کہ ضرب دیجاوے عدد اصل تقسیم کو بیچ کل عدد ایسے وارثوں کے — اسطرح سے
اگر ۳۴ کو ضرب دو ۴ سے تو ۹۶ ہوتے ہیں اس موقع پر واسطے دریافت کرنے حصوں ہر ایک قسم وارثونکے
ضرب دیجاوے اصل حصہ کو جسکا ہر ایک مستحق تھا بیچ اس عدد کے جس سے کل تمام اصل حصوں کا ضرب
دیا گیا تھا — اسطرح سے اگر تین کو ضرب دو ۴ سے تو ۱۲ ہوتے ہیں جو حصہ بیوہ کا ہی اور ۱۶ کو
ضرب دو ۴ سے تو ۶۴ ہوتے ہیں جو حصہ بیٹیونکا ہی اور پانچ کو ضرب دو چار سے تو ۲۰ ہوتا جو حصہ دادیونکا
۸۳ بنظر دریافت کرنے حصہ ہر ایک شخص کے بیچ تمام قسم کے وارثوں کے ہدایت کیا جاوے کہ گنتی
و مجموعہ عدد شخصونکا ہر ایک قسم کے وارثونکے ضرب دیا جا سکتا ہی درمیان عدد حصوں کے جو کہ آخر
دیا گیا ہر قسم کے وارثونکو اسطرح سے اگر ۸ کو ضرب دو ۸ میں تو ۶۴ ہوتے ہیں اور ۵ کو ضرب دو چار
سے تو ۲۰ ہوتے ہیں — اسطرح سے اس صورت میں ۸ ہوگا حصہ ہر ایک بیٹیکا اور ۴ ہر ایک دادی کا جو
موہ ۱۲ کے جو حصہ تھا رانڈ کا عدد مطلوبہ یعنے ۹۶ ہوتے ہیں — یعنی جب ارادہ کریں تو حصہ معلوم
کرنا ہر ایک شخص کا ہر فریق سے وارثونکے تصحیح میں سے پس بابت تو حصہ ہر فریق کا اصل مسئلہ سے اوپر
عدد اس فریق کے پھر ضرب کر تو خارج قسمت کو بیچ اس عدد کے کہ ضرب کیا تھا اصل مسئلہ میں واسطے
تصحیح کے پس حاصل ضربکا حصہ ہر شخص کا ہی اس فریق سے مثلاً چھٹے قاعدہ میں حصہ ۳ بیبیونکا تھا
اور اگر ۳ کو تقسیم کریں چار پر تو پورا پورا نہ آتا ہی اس پونیکو اگر ضرب کریں ۱۸۰ میں جو ضرب کیا گیا
تھا اصل مسئلہ میں تو ۵۴۰ ہوتے ہیں یہ حصہ ہر بی بی کا ہی — اسی پر قیاس کر باقی اشخاص کا

فصل چھٹی درباب حجب کے

۸۴ حجب یعنی مانع ہونا ورثہ کا ہی یا تو بالکل یا تھوڑا سا — بالکل مانع آنیسے یہ مراد ہی کہ وہ شخص

بالکل جاتا رہے اور رشتہ بھی منع نہ ہو مراد یہ کہ حصہ ترکہ سے کم ہو جاتا ہے جسکا ورثہ دار حق
ہوتا ہے بالکل اخراج عمل میں آتا ہے بسبب انہی قصورات کے جنکا قاعدہ چھپٹے میں ذکر
ہے بالسبب درمیان میں آجانے ایک وارث کے کہ جسکے ہونے سے ایک دعویدار مستحق ہوتا
پانے ورثہ کا لیکن بسبب اوسکے درمیان میں آجانیکے وہ حق ورثہ کا نہیں رکھتا

تنبیہ

۸۵ وہ شخص جو بالکل خارج ہوتے ہیں بسبب قصور ذاتی کے خارج نہیں کر سکتے اوروں کو
خواہ بالکل خواہ تھوڑا سا لیکن وہ خارج ہوتے ہیں بسبب درمیان میں آنے وارث کے تو
بعضی اوقات تھوڑا سا خارج کرتے ہیں اوروں کو

مثال

۸۶ مثلاً ایک شخص مرجاوے اور اوسکے باپ ماں دو بہنین کافر ہوویں اس موقع پر ماں ثلث
حصہ ہوگی با وجود ہونے دو کافر بہنوں کے جو خارج کی گئی ہیں بسبب ذاتی قصور کے لیکن اگر وہ مسلمان
ہوتیں تو ماں مستحق ہوتی چھٹے حصہ کی اگرچہ بہنیں ہو کر کچھ ایک حصہ سے خارج کرتی ہیں ماں کو
خود بالکل خارج کی گئی ہیں بسبب درمیان میں آنے باپ کے

۸۷ اگر کوئی ایک وارث اپنے حق کا چھوڑ دے اپنا حصہ ترکہ کا کسی سبب سے تو بھی لازم ہے
کہ وہ شامل رہے تقسیم میں مثلاً در صورت ہونی ایک شوہر ایک ماں ایک چچا کے حصہ ہونگے
نصف اور ایک ثلث اس موقع پر موجب قاعدہ ۶۴ کے مال تقسیم کیا جاوے چھ حصوں
میں جنمیں سے شوہر مستحق ہے تین حصوں کا ماں دو حصوں کی اور چچا بطریق حصہ غیر مقرری باقی
ایک حصہ کا ——— فرض کرو کہ مال چھ لاکھ روپیہ کا ہے اور شوہر قانع ہو واسطے لینے دو حصوں
کے ——— تو تقسیم کیجاوے اس طرح سے کہ گویا وہ حصہ دار رہتا اور باقی کے چار لاکھ میں سے
ماں کو یوں پہنچتے ہیں دو اگر شوہر حصہ دار نہ ہوتا تو ماں کو صرف تیسرا حصہ چار لاکھ کا ملتا بجای
ایک ثلث چھ لاکھ کے بطریق اسکے حصہ غیر مقرری کی باقی کا چچا کو پہنچتا بطریق حصہ غیر مقرری کے

فصل ساتوین بیچ عول یعنے زیادتی کے

۸۸ زیادتی اُس صورتمین ہوتی ہی کہ جب چند ایک حصہ دار ہون جنمین کا ہر ایک مستحق ہی مقرری حصہ کا اور یہ بات دریافت ہو بروقت تقسیم حصون کے جتنے حصون مین مالکا تقسیم کرنا ضرور ہو کہ تمام حصہ دار اپنا پورا حصہ نہین پا سکتے

۸۹ یہ بات وقوع مین آتی ہی تین صورتمین یعنے یا تو مال تقسیم کیا جاوے چھہ حصون مین یا ۱۲ مین یا ۲۴ مین دیکھو قاعدہ ۶۷ — ۶۸ — ۶۹ ایک مثال کفایت کریگی

مثال

۹۰ ایک عورة چھوڑے ایک شوہر اور ایک دختر اور ما باپ اس موقع پر تقسیم کرنی چاہیے ۱۲ سے جنمین سے جبکہ شوہر نے اپنا چوتھائی حصہ یعنی ۳ لیلئے ہین اور ما باپ نے اپنے دو ۶ ٹے یعنی ۴ لئے تو صرف پانچ حصہ رہے بجائی ۶ کے واسطے بیٹی کے یعنی نصف جسکے مستحق آیٹن کرکے وہ مستحق تہی اس صورتمین عدد ۱۲ کو جنمین تقسیم کرنا مال کا مناسب تہا زیادہ کیا جاوے ۱۳ تک تاکہ دختر کو چھہ حصے مال کے مل جاوین

فصل آٹھوین بیچ رد یعنی واپسی کے

۹۱ واپسی اُس صورتمین ہوتی ہی کہ حصہ دار غیر مقرری ہووین تو بچت بعد تقسیم حصون کے دیجاتی ہی حصہ دارونکو اور مسئلہ ہی

۹۲ یہ ۲ صورتمین ہوتا ہی اول جس صورتمین کہ صرف ایک قسم کی وارث ہوں اور نہوں اُنکے ساتھ وہ جو مستحق نہین ہین دعوی واپسی کے مثلا در صورت ہونے ۲ بیٹیوں یا ماں ہونیکے بچت تقسیم کیجاوے اتنی حصونمین جتنے حصہ دار ہون اور تقسیم کیجاوے آپسمین برابر

۹۳ دوم صورتمین دو یا زیادہ قسم کے وارث ہوں اور نہوں ساتھ اونکے جو مستحق نہین ہین دعوی واپسی کے مثلا در صورت ہونے ایک ما اور دو بیٹیوں کے ماں کا چھٹا حصہ

اور بیٹیونکا دو ثلث —— لازم ہی کہ تقسیم کیا جاوے اتنی حصونمین کہ مطابق ہون ساتہہ حصون ترکہ کے اور بقیہ کے پانچ حصہ کئے جاوین جنمین سے ماکو پہونچتا رہے ایک اور بیٹیونکو چار ——

۹۴ سیوم جس صورتمین ایک قسم کے حصہ دار ہون اور تعلق رکہتے ہون ساتہہ اونکی جو مستحق نہین ہین دعوی واپسی مثلا درصورت ہونے ۳ بیٹیون اور ایک شوہر کے اس صورتمین کل مال تقسیم کیا جاوے کم سے کم عدد مین جسمین وہ ہوسکے اور دین اس شخص کو اسکا حصہ جو خارج کیا گیا ہی واپسی حصہ سے اسصورتمین وہ عدد چار ہین شوہر لیگا ایک بطریق حصہ مقرر کے باقیکے ۳ حصہ مقرری طور پر بیٹیونکو ملینگے اور واپسی کے لکن اگر وہ اسطرح تقسیم نہو سکے پورا مثلا درصورت ہونے ایک شوہر چہہ بیٹیونکے تین نہین تقسیم ہوسکتے درمیان ۶ کے تو لازم ہے کہ نسبت کیجاوے درمیان حصہ او رحصہ دارونکے اسطرح سے کہ اگر ۳ کو ضرب دو ۲ سے تو ۶ ہوتے ہین اور چونکہ یہہ ۶ تین سے تقسیم ہوسکتے ہین تو قاعدہ یہ ہے کہ عدد چار جسمین ارادہ تہا تقسیم مالکا ضرب دیا جاوے ۲ مین جو تقسیم کر سکتا ہی یعنی نمبر ا —— اسطرح سے اگر ۴ کو ضرب دو ۲ سے تو ۸ ہوتے ہین جسمین شوہر لیگا ۲ بیٹیان ۶ یا ایک ایک فی اسم اور اگر مطابقت پر معلوم ہوکر متباین ہین مثلا درصورة ایک شوہر اور پانچ بیٹیونکے عدد ۴ جسمین تقسیم مالکا ارادہ تہا لازم ہے ضرب دیا جاوے ۵ یعنی کل عدد ان شخصونکے مین جو مستحق اسکے ہین اسطرح سے اگر ۴ کو ضرب دو ۵ مین تو ۲۰ ہوتے ہین جنمین سے شوہر لیگا ۵ اور بیٹیان ۱۵ یا تین تین فی اسم

۹۵ چوتہا یہہ ہی کہ جس صورتمین ۲ یا کہ زیادہ قسم کے حصہ دار ہون اور ساتہہ انکے وہ ہون جو مستحق نہین واپسیکے مثلا درصورت ہونے ایک بیوہ چار دادیون اور ۶ بہنونکے جو صرف ایک ماسے ہون اس صورتمین تمام مال تقسیم کیا جاوے کم سے کم حصونمین جو ہوسکین مخرج حصہ او ہوسکے سے کو واپسی کا مستحق نہین ہی جیسے بیوہ کا حصہ ہی چوتہائی تو ہم سے تقسیم کرین بعد اسکے

سیوم مثال

چوتہی مثال

کہ بیوہ نے لیلیا ہے اپنا حصہ یعنی ایک تو ۳ باقی رہی واسطے تقسیم ہونیکے درمیان دادیوں اور سوتیلی
بہنوں کے لیکن حصہ دادیونکا ہی چھٹا سوتیلی بہنونکا تیسرا اور بنظر دینے اونکے اپنی اپنے حصہ کے
باقیکو تقسیم کرنا چاہئے ۶ ہیں لیکن تیسرا اور چھٹا حصہ ۶ کا ۳ ہوتے ہیں جو مطابق ہی ساتھ اوس
عدد کے جو تقسیم کرنا چاہئے درمیان اونکے جنہیں سی سوتیلی بہنیں لیوینگی ۲ اور دادیاں ایک
— اگر ایک ہی دادی ہوتی — اور صرف دو سوتیلی بہنیں تو کچھ ضرورت ہوتی کسی اور تقسیم کرنیکی
دادی نے لیلیا ہوتا تیسرا حصہ اور بہنوں نے دو ثلث — لیکن یہ ظاہر ہی کہ ۲ حصے نہیں تقسیم
ہو سکتے درمیان ۶ سوتیلی بہنوں کے نہ ایک حصہ تقسیم ہو سکتا ہی درمیان ۴ دادیوں کے پورا
بنظر دریافت کرنے اسبات کے کس عدد میں باقیکو تقسیم کرنا چاہئے تو لازم ہی کہ رجوع کیجاوے
طرف قاعدہ ساتوین تقسیم کے — نسبت درمیان حصوں اور حصہ داروں کے لازم ہی کہ علیحدہ
علیحدہ اصل تحقیق کیجاوے اسطرح سے کہ اگر ۲ کو ضرب دو تین سے تو ۶ ہوتے ہیں جو متوافق ہیں
یعنی ۲ سے تقسیم ہوتی ہیں اور ایک کو ضرب دو تین سے تو ۴ ہوتے ہیں ایک کم جو متباین ہیں
کل تمام ایک قسم کے حصہ داروں کا مطابق کیا جاوے ساتھ نصف دوسری قسم کے حصہ
داروں کے — اسطرح سے ۳ برابر ہیں ۴ کے ایک کم اور یہ بھی متباین ہیں لازم ہی کہ ایک ان
عدد دونوں کا ضرب دیا جاوے ساتھ دوسرے کے اسطرح سے اگر ۳ کو ضرب دو ۴ سے تو ۱۲
ہوتے ہیں اور یہ عدد ضرب دیئے جاویں اصل عدد میں تقسیم کے یعنی ۳ میں اسطرح سے اگر
۳ کو ضرب دو ۱۲ سے تو ۳۶ ہوتے ہیں جنہیں سے دادیاں لیوینگی ۱۲ یا ۳ ہر ایک فی السہم کیونکہ
۱۲ — ۳۶ سے وہی نسبت رکھتے ہیں جو ایک رکھتا ہی ۳ سے اور سوتیلی بہنیں لیوینگی ۲۴ یا
۴ فی السہم کیونکہ ۲۴ کو وہی نسبت ہی ۳۶ سے جو ۲ کو ہی ۳ سے اور بیوہ کو باقی کے ۱۲ حصے پہنچتے ہیں
— یہہ مختلف ہوتا ہی اگر حصہ اُن شخصوں کے جو مستحق ہیں واپس کے مطابق ہوں ساتھ

ساتھ عدد کے جو بچا ہے واسطے اونکے بعد منہا کرنے حصہ اس شخص کے جو مستحق نہیں ہی والہم
کا مثلا در صورت ہونے ایک بیوہ نو بیٹیوں کے اور ۶ دادیوں کے اس موقع پر تقسیم کیا جاوے
اول حصوں میں کیونکہ یہ کم سے کم عدد ہے جسمیں وہ تقسیم ہوسکتا ہے اور مخرج ۸ بیوہ کے بعد کا
— بعد اسکے کہ بیوہ نے اپنا حصہ لے لیا ہی تو ۷ تقسیم ہونے چاہیئں درمیان بیٹیوں اور دادیوں کے
لیکن حصہ دادیوں کا چھٹا ہی اور بیٹیوں کے دو ثلث اور اس موقع پر واسطے دینے انکے حصوں کے
مال تقسیم کیا جاوے درمیان ۶ ٹکڑوں کے لیکن چھٹا حصہ اور دو ثلث اس عدد کے ۵ ہوتے
ہیں سو مطابق نہیں ہیں ساتھ اوس عدد کے جو کہ تقسیم کرنا چاہئے درمیان انکے اس
صورت میں قاعدہ یہ ہے کہ عدد حصہ انکا جو کہ مستحق ہیں والیسی کے ضرب دیا جاوے ساتھ
اوس عدد کے جسمیں پہلے تقسیم کرنا ضرور تھا اسطرح سے کہ ۸ کو ضرب دو پانچ میں تو چالیس
ہوتے ہیں جنمیں بیوہ کو ۵ پہونچتے ہیں بیٹیوں کو ۲۸ دادیوں کو ۷ — لیکن یہ ظاہر ہے
کہ ۲۸ نہیں تقسیم ہوسکتے ہیں درمیان ۹ بیٹیوں کے اور نہ ۷ تقسیم ہوسکتے ہیں درمیان
۶ دادیوں کے پورے — واسطے حاصل کرنے اوس عدد کے جس سے باقی تقسیم
کیا جاوے عمل میں آوے بموجب چھٹے قاعدہ تقسیم کے — اندازہ درمیان حصوں
اور حصہ داروں کے لازم ہے کہ اول علیحدہ علیحدہ تحقیق کیا جاوے اسطرح سے اگر ۹
کو ضرب دو ۳ سے تو ۲۸ ہوتے ہیں ایک کم اور ۶ برابر ہیں ۷ کے ایک کم یہ دونو جو کہ
متباین ہیں تو کل ایک قسم کے حصہ داروں کا مطابق کیا جاوے ساتھ کل دوسرے تقسیم کے
— اسطرح سے چھ برابر ہیں ۹ کے ۳ کم جو متوافق ہیں کیونکہ ۳ سے تقسیم ہوسکتے ہیں
تو قاعدہ یہی ہے کہ تیسرا حصہ ایک عدد دونوں کا ضرب دیا جاوے درمیان کل دوسرے
کے اسطرح سے اگر ۳ کو ضرب دو ۶ سے تو ۱۸ ہوتے ہیں اور سبب ساتھ ۷ کے تو اسکو ضرب

دینا چاہئے درمیان ۳۰ کے اسطرح سے اگر چالیس کو ضرب دو ۱۸ سے تو ۷۲۰ ہوتے ہین
جنمین سے بیٹیونکو ملین گے ۵۰۴ یعنی ۵۶ فی اسم کیونکہ ۵۰۴ وہی اندازہ رکھتے ہین ساتھ
۷ کے جو ۱۰ رکھتے ہین باہم سے اور دیونکو ملین گے ۱۲۶ یعنی ۲۱ فی اسم کیونکہ ۱۲۶ وہی اندازہ
رکھتی ہین ساتھ ۷ کے جو ۴۰ رکھتے ہین باہم سے اور بیوہ کو ملین گے باقی سکے ۹۰

فصل نوین درباب مناسخہ یعنی نقل اور تحویل ورثہ کے

تقسیم ثانیہ

۹۶ جسصورتمین ایک شخص مرے اور چھوڑے وارثونکو بعضی جنمین کے مرجاوین پیشتر از
تقسیم مال کے تو زندہ وارثونکو ملتا ہے فائدہ ورثہ کا اور اسصورتمین قاعدہ یہہ ہے

قاعدہ

کہ مال پہلے شخص متوفا کا تقسیم کیا جاوے درمیان اون وارثونکے جو زندہ ہتے بروقت
اُسکی موت کے اور یہہ فرض کیا جاوے کہ لیا اپنا اپنا حصہ بموجب اسکے اُنہونے

ایضاً

۹۷ یہی قاعدہ عمل مین آتا ہی بلحاظ مال دوسرے شخص متوفا کے فقط اتنا فرق ہے
کہ اندازہ تحقیق کیا جاوے درمیان عدد حصونکے جسکا دوسرا شخص متوفا مستحق تہا
بروقت اول تقسیم کے اور درمیان عدد کے جسمین تقسیم کرنا چاہئے اُسکے مال کو واسطے
تقسیم کرنے کے تمام وارثونمین

ایضاً

۹۸ اگر اندازہ تباین ہو تو قاعدہ یہی کہ کل اور علیحدہ علیحدہ حصے پہلے تقسیم کے ضرب
دیئجاویں ساتھ کل عدد ان حصونکے جنہین تقسیم کرنا اُنکا ضرور ہے پچہلی تقسیم مین یا
اور ہرایک حصہ بیچ پہلی تقسیم کے لازم ہی کہ ضرب دیا جاوے ساتھ عدد حصون کے
جسکا شخص متوفا مستحق پہلی تقسیم مین تہا

ایضاً

۹۹ اگر نسبت ہو متداخل یا متوافق تو قاعدہ یہی کہ کل اور ہرایک حصے پہلی تقسیم کے
ضرب دیئجاوین ساتھ اصل عدد حصون کے جنمین تقسیم مال پچہلی تقسیم مین ضرور ہو

اور علیحدہ حصے بیچ پہلی تقسیم کے لازم ہی کو ضرب دیئے جاوین ساتھ عدد اول کے [illegible]
سکا شخص متوفا مستحق تہا پہلی تقسیم مین

مثال — مثلاً ایک آدمی مرے اور چہوڑے ایک جورو مسمات زینب اور مسمیان عمر اور زید دو بیٹے
اور دو بیٹیان مسمات وزیرن اور خیرن جنمین سے زینب اور وزیرن مرجاوین قبل از
تقسیم کے اور اول یعنی زینب تو ما چہوڑے یعنی سوا اولاد کے اور دوسری شوہر یعنی وزیرن
علاوہ وارثون سے — اول تقسیم مین مال تقسیم کیا جاوے ۴۸ حصونمین جنمین سے بیوہ
لیگی ۶ بیٹے ۱۴ فی اسم بیٹیان ۷ فی اسم — بروقت فوت بیوہ کے جو ما چہوڑ گئی ہے
اور چار لڑکے لڑکیان جنکا ذکر اوپر ہے اوسکا مال ۳۶ ٹکڑونمین تقسیم کیا جاوے جنمین
سے ما مستحق ہے چہٹے حصے کی اور ہر ایک بیٹا دس کا اور ہر ایک بیٹی پانچ کی لکن چونکہ مقدمہ
اول ورثہ کا ہے تو ضرور ہے دریافت کرنا اندازہ تعداد حصونکا جسکے وہ مستحق تھے پہلی تقسیم
مین اور درمیان اوس عدد کے جسمین تقسیم کرنا مالکا ضرور ہے — اسطرح سے اگر ۶
کو ضرب دو ۶ مین تو ۳۶ ہوتے ہین جو متوافق ہین یعنی ۶ سے تقسیم ہو سکتی ہین تو قاعدہ
یہ ہے کہ کل اور علیحدہ حصے پہلی تقسیم کی ضرب دیئے جاوین ۶ [illegible] سے یا اوس نمبر عدد حصون
کے جسمین ضرور تہا تقسیم کرنا مالکا دوسری تقسیم مین اسطرح سے اگر ۴۸ کو ضرب دو ۶ سے
تو ۲۸۸ ہوتے ہین اور ۱۴ کو ضرب دو ۶ سے تو ۸۴ ہوتے ہین اور ۷ کو ضرب
دو ۶ سے تو ۴۲ ہوتے ہین لیکن چونکہ [illegible] اوس عدد کی جس کا شوہر
مستحق تہا پہلی تقسیم مین صرف ایک ہی تو کچھ احتیاج نہین ہے ضرب دینے کی اوس سے حصونکو
دوسری تقسیم مین اور بروقت فوت ہونے ایک کے بیٹونمین سے جو دو بہائی چہوڑ گئے ایک
بہن اور ایک شوہر تو اوسکا مال اول تقسیم کیا جاوے دس حصونمین جنمین سے شوہر مستحق ہے ۵

حصونکا اُسکے بھائی دو حصون سے فی اسم اور اوسکی بہن ایک کی لیکن چونکہ یہ مقدمہ
نقل و تحویل ترکہ کا ہے تو ضرور ہے تحقیق کرنا اندازہ کا درمیان عدد حصون کے جنکے وہ
مستحق ہتے پہلی تقسیم مین اور درمیان اوس عدد کے جسمین ضروری تقسیم کرنا اوسکے
مالکا ـــ لیکن اُسنے حاصل کیا ہے ۴ حصے سابق کی تقسیمون سے پانچ دوسری تقسیم
۲۴ پہلے سے ـــ اسطرح سے اگر ۱ کو ضرب دو ۴ سے تو ۴ ہوتے ہین ۲ کم اور ۲
برابر ہین دش کے ۳ کم اور ۳ برابر ہے ۶ کے ۴ کم اور ۳ برابر ہین ۴ کے ایک کم جو تباین ہین
تو قاعدہ یہی کہ کل او علیحدہ حصے سابق کی تقسیمون کے ضرب دئے جادین ۱۰ یا کل
عدد حصون کیسے جنہین تقسیم کرنا ضرور ہو مالکا تیسری تقسیم مین ـــ اگر ۴۸ کو ضرب
دو ۱۰ سے تو ۴۸۰ ہوتے ہین اور ۴۸ کو ضرب دو ۱۰ سے تو ۴۸ ہوتے ہین اور ۲۴ کو
ضرب دو ۱۰ سے تو ۲۴۰ ہوتے ہین اور ۶ کو ضرب دو ۱۰ سے تو ۶۰ ہوتے ہین اور ۱۰ کو
ضرب دو ۱۰ سے تو ۱۰۰ ہوتے ہین اور ۵ کو ضرب دو ۱۰ سے تو ۵۰ ہوتے ہین ـــ
اس صورت مین حصے تیسری تقسیم مین ضرب دئے جادین اس عدد حصون کیسے جنکی بہن
متوفا مستحق تہی سابق کی تقسیمون مین ـــ اسطرح سے اگر ۵ کو ضرب دو ۴۷ سے تو ۲۳۵
ہوتے ہین اور ۲ کو ضرب دو ۴۷ سے تو ۹۴ ہوتے ہین اور ایک کو ضرب دو ۴۷ سے
تو ۴۷ ہوتے ہین ـــ اسی سبب سے ۴۸۰ حصونمین سے عمر بیٹا لیویگا ۴۸ حصہ
ایک سو اور ۴۹ کے یعنی ۱۴۴ زید پاویگا ۴۸ حصہ ایک سو اور ۴۹ یعنی ۱۴۳ اور بیٹی خیرن لیگی
۲۴ حصہ پچاس اور ۴۷ کے یعنی ۷۱ اور مازینب کی ۶۰ اور شوہر وزیرن کا ۲۳۵ ـــ

* **فصل ستوین درباب مفقود الخبر یعنے گم ہونے لوگونکے اور ایسے لوگون کے جو پیٹ مین ہنوز** *

۱۰۱ مال ایسے شخص کا جو نہین گم ہوگیا ہو رکہا رہتا ہے ۹۰ سال تک ـــ اوسکے باپ

اس عرصہ مین کچہہ زیادتی نہین ہوسکتی بسبب درمیان واقع ہونے موت اور دنکے نزاد
کوئی شخص جو اس عرصہ مین مرجاوے وارث ہوسکتا ہی اوسکا

۱۰۲ جو مفقود اور دنکی شرالکتمین وارث ہو تو مال تقسیم کیا جاوے جہانتک انکا حق ہی
وہ لیوینگے تمام صورتونمین وہ شخص زندہ ہو یا مردہ — مثلاً ایک شخص مرجاوے اور اوسکے
دو بیٹیان ایک بیٹا مفقود ہو اور اسکا ایک بیٹا ایک بیٹی ہو — اس صورتمین بیٹیان
پاوینگی نصف مال فوراً کیونکہ وہ تمام صورتونمین انکا حصہ ہے لیکن پوتی اور پوتونکو کچہہ نہین
ملیگا کیونکہ وہ خارج ہین ترکہ سے بگمان اسکے کہ انکا باپ زندہ ہی

۱۰۳ جبکہ ایک شخص مرجاوے اور اوسکا قبیلہ حاملہ ہو اور بیٹے ہوویں تو حصہ ایک بیٹے کا رکہا
جاوے اس لحاظ سے کہ شاید بیٹا پیدا ہو

۱۰۴ جس صورتمین ایک شخص مرجاوے اور اوسکا قبیلہ حاملہ ہووے لیکن اسکے کوئی بیٹا نہو
الا اور ایسے رشتہ دار ہوں جو وارث ہوتے بصورت نہونے اولاد شخص متوفا کے یعنی بہائی یا
بہن ہوں تو مال فوراً تقسیم نہیں کیا جاتا

۱۰۵ لیکن اگر وہ اور رشتہ دار ہو جو تمام صورتونمین وارث ہوتے ہین کسی حصہ کے مثلاً در صورت
ہونے ماکے مال تقسیم کیا جاویگا اور ما لیویگی چہٹا حصہ جسکی وہ ضرورۃً مستحق ہی اور بعدہ
اگر لڑکا زندہ نہ پیدا ہوگا تو اوسکا حصہ ثلث ہوجاویگا

فصل گیارہوین دربارہ اتفاقاً مرجانے شامل بہت لوگونکے

۱۰۶ جس صورتمین دو یا زیادہ شخص کسی اتفاق سے قریب ایک وقت کے مرجاوین تو بموجب
ایک رائے کے فرض کیا جاویگا کہ جو ... دیر تک جیا لیکن بموجب سنت قاعدہ مستمرہ کے
یہ فرض کیا جاویگا کہ ہر ... کسی کی ... اور مال ہر ایک کا ... تقسیم کیا جاویگا زندہ

وارثون مین اس طور پر گویا کہ درمیان کے وارث جو مر گئے ایک ہی وقت ساتھ اصل مالک کے پیدا ہی نہین ہوئے تھے

[illegible]

فصل بائیسوین درباب تقسیم مال متوفا کے

۱۰۷ جو سابق مین بیان کیا گیا ہے تعلق رکھتا ہے تحقیق کرنے حصون سے جنکے تمام وارث مستحق ہین جبکہ مناسب عدد حصونکا جسمین مال تقسیم ہونا چاہئے دریافت ہوگیا ہے یہہ کم واقع ہوتا ہے کہ مال ٹھیک مطابق ہووے ساتھ ایسے عدد کے یعنی دریافت ہو کہ مال تقسیم کیا جاوے درمیان ۱۰ یا ۵۰ حصونکے تو بھی واقع ہوتا ہے کہ مال متوفا کا قیمت دس یا پچاس روپیہ یا اشرفیونکا پورا ہووے — واسطے دریافت کرنے مناسب حصون مختلف قسم کے وارثونکے اور قرضدارونکے ایسی مقدمونمین قواعد مفصلہ ذیل لکھے گئے ہین

[illegible]

۱۰۸ جبکہ عدد اُن حصونکا دریافت ہو جاوے جنمین مال تقسیم کرنا چاہئے اور عدد حصونکا جنکی ہرایک قسم کے وارث مستحق ہین تو لازم ہے کہ پہلا عدد مقابلہ کیا جاوے ساتھ عدد کل متوفی کے — اگر یہہ عدد متباین ہون ایک دوسرے سے تو قاعدہ یہہ ہے کہ حصہ ہرایک قسم کے وارثونکا ضرب دیا جاوے درمیان عدد مال کے اور عدد جو ضرب دینے سے حاصل ہوا تقسیم کیا جاوے عدد اُن حصونکے سے جنمین مناسب تھا تقسیم کرنا مالکا مثلاً اگر ایک آدمی مرے اور اوسکے ایک بیوہ اور دو بیٹیان اور ایک چچا رہا ہو اور مال پچیس روپیہ کا ہو — اس صورتمین مال اول تقسیم کیا جاوے درمیان ۲۴ حصون کے جنمین سے بیوہ مستحق ہے ۳ حصون کی اور بیٹیان ۱۶ کی اور چچا ۵ کا — اس موقع پر منظور دریافت کرنیکی کہ کتنی حصون مال کس بابت کے یہہ وارث مستحق ہین قاعدہ مرقومہ بالا عمل مین آوے — اسطرحسے اگر ۳ کو ضرب دو ۲۵ سے تو ۷۵ ہوتے ہین

اور ۱۲۸ کو ضرب دو ۲۵ سے تو ۳۲۰۰ ہوتے اور ۵ کو ضرب دو ۲۵ سے تو ۱۲۵ ہوتے ہیں اگر ۷۵ کو تقسیم کرو ۴۴ سے تو ۳ $\frac{۳}{۴۴}$ ہوتے ہیں اور ۷۰۴ کو تقسیم کرو ۴۴ سے تو ۱۶ $\frac{۱۶}{۴۴}$ ہوتے ہیں اور ۱۲۵ کو تقسیم کرو ۴۴ سے تو ۵ $\frac{۵}{۴۴}$ ہوتے ہیں

۱۰۹ اگر عدد متوافق ہوں تو قاعدہ یہ ہے کہ حصہ ہر ایک قسم کے حصہ دارونکا ضرب دیا جاوے درمیان اُس عدد کے جو تقسیم کرتا ہے مال ترکہ کو اور جو اُس ضرب سے حاصل ہوئے تو وہ تقسیم کیا جاوے اُس عدد سے جو تقسیم کرتا ہے حصوں کی جنمیں مناسب تھا تقسیم کرنا مال کا مثلاً ایک آدمی مر جاوے اور چھوڑ جاوے تین وارث جنکا اوپر ذکر ہے اور مال ہی پچاس دینار کا — اس صورت میں چونکہ ہو سکتی [illegible] تقسیم ہو سکتے ہیں [illegible] مطابق بالنصف ہیں اگر ۱۶ کو ضرب دو پچیس سے [illegible] ہوتے ہیں اور اگر ۱۶ کو ضرب دو ۲۵ سے تو ۴۰۰ ہوتے ہیں اور ۵ کو ضرب دو ۲۵ سے تو ۱۲۵ ہوتے ہیں لیکن اگر ۲۵ کو تقسیم کرو ۱۲ سے تو [illegible] ہوتی ہیں اور ۴۰۰ کو تقسیم کرو ۱۲ سے تو ۳۳ $\frac{۴}{۱۲}$ ہوتے ہیں [illegible] تقسیم کرو ۱۲ سے تو ۱۰ $\frac{۵}{۱۲}$ ہوتے ہیں

۱۱۰ اگر دریافت کرنا ضرور ہے عدد حصوں مال کا جسکا ہر ایک وارث مستحق ہو [illegible] لازم ہے کہ عمل میں آوے مگر اتنا فرق ہے کہ عدد مال کے مطابق کئے جاویں ساتھ حصے کے جو کہ اول دیا گیا تھا ہر ایک وارث کو اور ضرب اور تقسیم عمل میں آوے بموجب مرقومہ بالا کے — مثلاً بیچ مقدمہ مذکورہ کے اصل حصہ ہر ایک بیٹی کا تھا ۸ اور اگر ۸ کو ضرب دو پچیس ۲۵ سے تو ۲۰۰ ہوتے ہیں اور ۲۰۰ کو تقسیم کرو ۱۲ سے تو ۱۶ $\frac{۸}{۱۲}$ ہوتے ہیں

۱۱۱ بروقت تقسیم مال کے درمیان قرض خواہوں کے قاعدہ یہ ہے کہ کل رقم انکے قرضہ کی لازم ہے کہ ہو وے عدد جسمیں ضرور ہے تقسیم کرنا مال کا اور رقم ہر ایک قرضخواہ کے دعوے

لازم ہی کہ تصور کیا جاوے بطریق اوسط حصہ کے ـــ مثلاً فرض کرو کہ ایک قرضخواہ کا ١٦ روپیہ ہی اور دوسرے کے پانچ روپیہ اور تیسرے کے ٣ اور قرضدار نے چھوڑا مال ١٢ روپیہ کا ـــ بسبب عمل میں لانے طریق مندرجہ قاعدہ ١٠٩ کے یہ معلوم ہوگا کہ قرضخواہ پہلے کو ١٦ روپیہ واجب تھے مستحق ہی ٨ روپیہ کا اور قرضخواہ پانچ روپیہ کا مستحق ہی ٢ روپیہ ٨ آنہ کا اور تیسرا قرضخواہ تین روپیہ کا مستحق ہی ١ روپیہ ٨ آنہ کا

فصل تیرہوین درباب تقسیم مال کے

١١٢ جسصورتمین دعوی کرین دو شخص تقسیم مالکا جو انکو بطریق وراثت کے ملا ہے تو تقسیم مال کا آسان ہے اور سہل جیسے جب کہ ایک وارث دعوی کرے تقسیم مال غیر منقولہ کا اور نقد کا بشرطیکہ اوسکے تقسیم کرنے سے فائدہ جو اوس سے مقصود ہی اوسمین نقصان نہ آوے

١١٣ لیکن جسصورتمین مال علیحدہ ہو سکے بغیر نقصان کے اسکے تمام اجزا مین تو تقسیم اوسکا تمام شامل وارثونکے ضروری ہی اور اسصورتمین کہ جبکہ مال مشتمل ہو مختلف قسمونپر

١١٤ بوقت تقسیم مال اگر شامل روپیہ نہو تو لازم ہی کہ مال تقسیم کیا جاوے علیحدہ حصوںمین جو برابر ہون حصوں وارثان کے اونکے ہر ایک حصہ پر لازم ہی کہ قیمت مقرر کیجاوے اور حصہ دلوایا جاوے ہر وارث کو بموجب قرعہ یعنی چٹھی ڈالنیکے

١١٥ ایک اور عام طریق تقسیم کا ہی بذریعہ شرکت مین لینے پیداوار کے جسصورتمین کہ ہر ایک وارث حاصل کرتا ہی فائدہ مالکا باری باری سے لیکن طریق مذکورہ مین تقسیم نہین ہو سکتی ہی اور جب شریک چاہے علیحدگی اور دوسرا طرف علیحدگی نہ چاہے تو پہلا دعوی مستحق ہی ترجیح کا ایسے صورتمین جو ہو سکین *

** تمام ہوئے مسائل اوپر طریقہ مذہب اہل سنت جماعت کے [illegible] **

باب دوسرا بیچ بیان وراثت کے بموجب ہبہ امامیہ کے

۱ بموجب مسئلہ اس فرقہ کے حق ورثہ کا واقع ہوتا ہی تین مختلف طرح سے —

۲ اول ورثہ واقع ہوتا ہی بسبب نسب کے دوسرے بسبب نکاح کے تیسری بسبب ولا کے

۳ تین درجہ دار ہوتے ہین جو ورثہ لیتے ہین بسبب قرابت کے اور جب تک کوئی ہو دوسرے

ادامرتبہ کا وارث نہین سے گو عورت ہی ہو تو دوسری درجہ مین سے کوئی ورثہ نہین لے

سکتا اور جب تک دوسرے طبقہ سے کوئی ہو تو تیسرے درجہ مین سے ورثہ کسیکو نہین

مل سکتا

۴ اول طبقہ مشتمل [illegible] والدین [illegible] اور لڑکون اور پوتون [illegible] گو کتنی ہی اسفل رشتہ کے

ہون جنمین قریب کے [illegible] کا خارج [illegible] دور کے رشتہ دار کو — دونو والدین یا

ایک لڑکے یا پوتے یا پوتی کے بیٹی لیکن ایک پوتا نہین وارث ہوتا ساتھ ایک

بیٹے کے اور [illegible] ساتھ [illegible]

۵ پہلا طبقہ تقسیم کیا گیا ہے دو قسم مین اول [illegible] دوسری غیر [illegible]

جنکی جگہ مین اونکے والدین وارث نہین ہو سکتے اور دوسری [illegible]

اولاد جنکی جگہ [illegible] اولاد وارث ہین — ہر ایک شخص ایک قسم کا خارج [illegible]

کرتا کسی شخص دوسری قسم کو اگرچہ اسکا رشتہ متوفی کے ساتھ زیادہ قریب ہو لیکن

اشخاص ہر ایک کے خارج کرتے ہین ایک دوسرے کو باندازہ قرابت اونکے رشتہ کے

۶ کوئی دعویدار مستحق نہین ہی ورثہ کا ساتھ اولاد کے لیکن والدین یا شوہر یا زوجہ

۷ اولاد بیٹیونکی لیتی ہی حصہ بیٹیونکا اور اولاد بیٹونکی لیتی ہی حصہ بیٹونکا گو کہ دو کسی ہی درجہ [illegible]

۸ دوسرا طبقہ مشتمل ہے دادا اور دادی اور [illegible] اور بھائی بہن [illegible] اولاد

ہیں گو وہ کیسی ہی منزل میں ہوں تھیں سے قریب کے رشتہ دار کو خارج کرتے ہیں دور کے رشتہ
دار کو —— پردادا انہیں شامل وارث ہوسکتا ساتھ دادا یا دادی کی اور بھتیجا نہیں
وارث ہوسکتا ساتھ بھائی یا بہن کے اور پوتا بھائی کا نہیں وارث ہوسکتا ساتھ
بھتیجے یا بھانجے کے

حصص

9 یہہ طریقہ بھی دو قسموں میں منقسم ہے یعنی دادا اور دادی بزرگ [illegible] اور بھائیوں
اور [illegible] کی اولاد میں دونو یہہ قسمیں غیر محدود ہیں اور ان کا وارث اعلا اور اسفل کی
طرف غیر محدود ہوسکتے ہیں —— [illegible] ایک طبقہ کا نہیں خارج کرتا ایک شخص
دوسری قسم کے لوگوں کا رشتہ متوفی [illegible] زیادہ قریب ہو لیکن استثنی ان دونو قسموں کے
آپس میں خارج کرتے ہیں ایک دوسرے کو موافق اندازہ اونکی قرابت کے

اونکا علیحدہ علیحدہ [illegible]

10 تیسرا طبقہ مشتمل ہے چچا اور ماموں اور خالا اور اونکی اولاد میں اور قریب کے رشتہ کا
خارج کرتا ہے دور کے [illegible] بیٹا [illegible] نہیں وارث ہوسکتا ساتھ چچا کے
یا پھوپھی کے اور بیٹا [illegible] کا ساتھ [illegible] کے

علاوہ ازیں

11 یہ طبقہ غیر محدود ہے طرف بزرگوں اور اولاد کے اور اونکی جگہہ میں بعید وارث
ہوسکتے ہیں لیکن جبتک ایک خالا یا چچا [illegible] ہو وے تو انکی اولاد وارث نہیں ہوتی
چچا اور خالہ حصہ لیتے ہیں شامل الا پھوپھی [illegible] کہ بعضے سگے ہوں اور بعضے سوتیلے ——
ایک چچا صرف ایک باپ سے خارج کیا جاتا ہے اوس چچا کی وراثت سے جو کہ ایک ماں باپ سے
ہو اور بیٹا ایک سگے چچا کا خارج کرتا ہے ایک سوتیلے چچا کو

بھائی اور بہنیں [illegible]

12 درصورت نہ ہونے [illegible] کے چچا اور ماموں اور خالہ باپ اور ماں کے دور کے رشتہ [illegible]
ہیں اور درصورت نہ [illegible] کے [illegible] رشتہ کے ہوں ورثہ [illegible]

بموجب اُن کے رشتہ قرابت کے شخص متوفا سے ——— درصورت نہونے تمام وارثون سے چچا اور ماموا و خالہ دادا اور دادیون پردادا پردادیون کے ورثہ لیتے ہین بموجب اُنکے درجہ قرابت کے شخص متوفا سے

۱۳ یہ عام قاعدہ ہی کہ حقیقی خارج کرتے ہین غیر حقیقی کو جو ایک درجہ کے ہون لکن یہ قاعدہ عمل مین نہین آسکتا نسبت اُن شخصون کے جو مختلف درجہ کے ہون ——— مثلاً سگے بہائی یا بہن خارج کرتے ہین سوتیلے بہائی یا بہن کو لکن بیٹا سگے بہائی کا نہین خارج کرتا سوتیلے بہائی کو اس سبب سے کہ وہ مختلف درجہ کے ہین لکن وہ خارج کرتا ہی سوتیلے بہائی کے بیٹے کو جو ایک درجہ ہی اسیطرح سے سگا چچا نہین خارج کرتا سوتیلے بہائی کو باوجود اسبات کے کہ وہ خارج کرتا ہی سوتیلے چچا کو

۱۴ قاعدہ درباب خارج ہونے سوتیلے کے سگے کی طرف سے مقید ہی ایک درجہ پر درمیان بہائی یا بہن کے اولاد کے مثلاً اگر بہتیجا یا بہانجے جسکا باپ سگا تہا نہین خارج کرتے اپنے سوتیلے چچا یا پہوپی کو الا اس صورت مین کہ ایک بیٹا سگے چچا کا ہووے اور ایک چچا سوتیلا ہووے صرف ایک ہی باپ سے تو اخیر والا خارج کیا جا سکتا ہے پہلیکے طرف سے ۱۵ یہ قاعدہ خارج کرنے کا نہین عمل مین آتا نسبت چچا اور پہوپیون کے جو مختلف طرفکے رشتہ دار ہون متوفا سے مثلاً ایک سگا چچا یا پہوپی نہین خارج کرتی ماموں یا خالہ سوتیلیکو لکن ایک چچا یا پہوپی سگے خارج کرتے ہین ایک ماموں یا خالہ سوتیلیکو اور اسیطرح سے ایک ماموں یا خالہ سگے خارج کرتے ہین ماموں یا خالہ سوتیلی کو

۱۶ اگر ایک آدمی چہوڑے ایک سوتیلا چچا اور سگے خالہ تو شخص اول لیگا دو ثلث اس سبب سے کہ وہ باپ کی طرف سے دعوی کرتا ہے اور دوسری یعنی خالہ لیگی ایک ثلث لسبب اوسکے

دہوسے کے مال طرف سے کیونکہ مال تقسیم ہوا ہوتا درمیان والدین کے اسی اندازہ
پر اگر دعوی کرنیوالے ہوتے بجای چچا اور خالہ کے

۱۷ یہہ جو عام قاعدہ ہے کہ جو رشتہ رکہتے ہین طرف سے ایک ہی باپ اور ماکی خارج کرتے ہین اونکو جو کہ رشتہ رکہتے ہین صرف بسبب ما کے نہین عمل مین آسکتا بیچ مقدمہ اون شخصون کے جنکے واسطے حصہ مقرری معین کیا گیا ہے

۱۸ اگر ایک شخص چہوڑے ایک سگی بہن اور ایک بہن جو صرف ایک ما سے ہو تو سگی بہن لیگی نصف مال اور سوتیلی چہٹا حصہ بقیہ جو رہا وہ سگی بہن کو پہونچیگا اور اگر ایک بہن سے جو صرف ایک ما سے ہی زیادہ ہون تو اونکو ثلث پہونچتا ہی اور باقی سے دو ثلث سگی بہن کو پہونچتے ہین

۱۹ جس صورت مین دو وارث ہون ایک شخص کا دو چند رشتہ رکہتا ہو مثلا اگر ایک آدمی مرے اور چہوڑے ایک ماموں اور ایک چچا جو کہ سوتیلی کا ماموں بہی ہو تو پہلا لیگا ایک ثلث اور دوسرا دو ثلث اور مستحق ہوگا نصف کا بہی اس تیسرے حصہ مین سے جو کہ بطریق ورثہ کے پہونچتا ہی ماموں کو اور اسی طرح سے وہ پاویگا ۵ حصہ ۶ مین سے اور چہٹا حصہ پہنچتا ہی دوسرے کو

۲۰ دوئم وہ شخص جو ورثہ لیتے ہین بسبب نکاح کے وہ شوہر اور بی بی ہین جو کسی صورت مین خارج نہین ہو سکتے اور شوہر کا حصہ آدہا ہی اور زوجہ کا چوتہائی جس صورت مین کہ اولاد نہو اور چوتہا حصہ شوہر کا ہوتا ہی اور آٹہواں بیوی کا درصورت ہونے اولاد کے

۲۱ جس صورت مین ایک زوجہ مرے اور کوئی اور اوس کا وارث نہو تو تمام مال اوسکے شوہر کو پہونچتا اور جس صورت مین شوہر مرے اور سوا بیوہ کے اور کوئی اوس کا وارث نہو تو

ہو سکو عرف جو تہا حصہ مالکا ہو پہنچتا ہے اور باقیکی تم حصہ حاکم کے ہین بطریق لا وارث کے

۴۲ اگر کوئی بیمار آدمی نکاح کرے اور اوس بیماریمین مرجاوے بغیر دخول کے تو اوسکی زوجہ ورثہ نہین لیسکتی اوسکے مالکا نہ مرد وارث ہو سکتا ہے اگر زوجہ پہلے مرجاوے ایسی حالت مذکورہ مین ـــ لیکن اگر ایک عورت بیمار نکاح کرے اور اوسکا شوہر مرجاوے اوس سے پہلے تو وہ وارث ہوگی اوسکی باوجود اسباب کے کہ شرط مرقومہ بالا عمل مین نہ آئی ہو اور باوجود اسباب کے کہ اوسنے شفا نہین پائی اوس بیماری سے

۴۳ اگر کوئی شخص بیماریمین طلاق دے اپنی جورو کو تو وہ وارث ہوگی بشرطیکہ وہ مرجاوے درمیان ایک برس کے روز طلاق سے اوسی بیماری سے لیکن اگر ایک برس سے زیادہ زندہ رہیگا تو وہ عورت وارث نہین ہوسکتی

۴۴ درمیان عدت ایسی طلاق کے جس سے پھر نکاح جائز ہو سکے اگر شوہر مرجاوے درمیان عدت کے یا عورت مرجاوے درمیان اس عرصہ کے تو وہ دونو مستحق ہین وریثت کے ایک دوسرے کی

۴۵ زوجہ بسبب متعہ کے مستحق نہین ہی ورثہ کے

۴۶ سیوم جو وارث ہوتی ہی بسبب ولا کے وہ کبھی نہین وارث ہو سکتے جبتک کوئی دعویدار بسبب رشتہ یا نکاح کے ہو

۴۷ ولا ہی دو قسم کا وہ ولا جو کہ حاصل ہوتا ہی آزاد کرنے سے جبکہ آزاد کرنیوالا بسبب آزاد کرنیکے حاصل کرتا ہی ایک حق ورثہ کا اور دوسرا مخبری اور باہم کے معاملہ کے یعنی جسمین دو شخص آپسمین معاملہ کرتے ہین واسطے ایک دوسرے کے آپسمین وارث ہونیکے ـــ

۴۸ دعویدار پہلی قسم کے خارج ہوتے ہین طرف سے دعویداران پہلی قسم کے ـــ

۲۹ عام قاعدہ اخراجکا بموجب اس فرقہ کے یکسان ہے سابقہ قاعدہ سنیونکے مگر اتنا فرق ہے کہ تمیز نہین ہی رشتہ مرد و زنمین ــــ اسطرح سے بیٹی خارج کرتی ہے پوتیکو اور ماموں خارج کرتا ہے باپ کے چچا کو مگر بموجب سنیونکے ایسی صورتمین بیٹی کو نصف ملتا ہے ورنا موں بالکل خارج ہوتا ہی باپ کے چچا کی طرف سے

۳۰ اختلاف متابعت حاکم مانع نہین ہی ورثہ کا اور قتل خواہ واجبی ہو یا اتفاق سے نہین خارج کرتا ورثہ سے ــــ قتل جس سے ورثہ جاتا رہتا ہی لازم ہی کہ ہو عمداً از ظلم سے

۳۱ عدد حصونکا جسمین ضرور ہو تقسیم کرنا مالکا نہین زیادہ کیا جا سکتا اگر تمام وارثونکو پورا نہ پہونچے ــــ ایسی صورتمین بموجب اندازہ کے کمی کیجاویگی حصہ مین سے ایسی وارث کے جو کہ بموجب خاص موقعون کے محروم کیا جاوے اپنے حصہ مقرری سے یا حصہ کسی اور وارث سے جسمین کمی ہو سکے ــــ مثلاً درصورت ہونے ایک شوہر ایک بیٹی اور والدین کے اس موقع پر مال تقسیم کیا جاوے بارہ مین جنمین سے شوہر کو ملیگا ۳ یعنی چوتھائی اور والدین حصہ مین سے دو یعنی ۴ اور بیٹی آدھا لیکن بجائی ۶ یعنی نصف جسکے وہ مستحق ہے یعنی نصف جسکے وہ مستحق ہے اوسکے لئے ۵ حصہ رہتے ہین اس صورتمین بموجب مسئلہ سنیون کے مالکے ۱۳ حصہ ہو جاتے تاکہ بیٹی کو ۶ حصہ ملتے لکن بموجب امامیہ مسئلہ کے بیٹی تابع ہوگی ساتھ ۵ حصونکی جو اوسکی ہی اسواسطے بعضے مو تعونپر جو بیٹی کہ وہ حصہ دار مقرری ہی تو وہ حصہ مستوجب ہے کمی کا مثلاً اگر ایک بیٹا ہوتا تو بیٹی مستحق نہین ہوتی کسی خاص حصہ کی اور حصہ دار غیر مقرری ہو جاتی البتہ شوہر اور والدین کسی صورتمین محروم نہین ہو سکتے اپنے حصہ مقرری سے

۳۲ جس صورتمین مال زیادہ ہووے عدد وارثون کے سے تو بچت پہنچتی ہی وارثونکو ــــ شوہر مستحق ہی حصہ کا واپسمین سے لیکن زوجہ نہین ــــ وہ نہی مستحق نہین ہے

سے پہلی کی درصورتیکہ بھائی ہو وین اور جس صورت مین کوئی شخص وصیت نامہ لکھا ہو
بیت بالکل اس شخص کو پہونچتی ہے

۳۴ بروقت تقسیم مال کے بڑا بیٹا اگر شیعہ ہو تو مستحق ہی اپنے باپ کی تلوار کا اور قرآن
اور پہننے کی پوشاک کا اور اسکی انگشتری کا

باب تیسرا درباب بیع کے

۱ مراد بیع سے بدلنا ایک مال کا دوسرے مال سے ساتھ اسکی رضامندی اور خوشی کے — تعریف بیع
و معاملہ بیع کا ہوتا ہی ساتھ ایجاب و قبول کے یا بدل لینے کے بغیر الفاظ کے

۲ بیع چار قسم ہوتی ہی جو مشتمل ہے اوپر سودا مال کے عوض مال کے اور روپیہ کے عوض
ان روپیہ کے اور روپیہ کے عوض مال کے اور مال کے عوض روپیہ کے یہ آخر قسم بیع کی نہایت عام ہے

۴ بیع بلحاظ نفاذ یعنی مطلق یا موقوف یا فاسد یا باطل ہوتی ہے

۵ بیع مطلق وہ ہی جو عمل میں آتی ہی فوراً اور کوئی روک اوس میں نہیں ہوتی — بیع مطلق

۶ بیع موقوف وہ ہی جو ملتوی رہتی ہے رضامندی پر مالک کی اور جس صورت مین وہ صغیر — بیع موقوف
ہو تو اوپر رضامندی اسکی ولی کے اور آئین کی رو سے ممانعت نہیں ہے اور کوئی
ضرور نہین ہی اسکے تمام ہونیمین مگر ایسی رضامندی

۷ فاسد بیع وہ ہی جو عمل مین آتی ہی اوپر قبضہ کے یعنی بعد قبضہ کے ملک مین آتا — بیع فاسد

۸ باطل بیع ہی جو اصلاً فائدہ نہین دیتی کیونکہ سبب وہ چیزین جو مقابل ہین ایک دوسرے
سے یا ایک اونمین سے قیمت نہ رکھتی یا بموجب آئین کے — بیع باطل

۹ عوض ہو سکتا ہے ہر ایک شے کا جسکی از روئے آئین قیمت ہی بشرطیکہ بائع اور مشتری کی
رضامندی ہوں اور مال فروخت ہو سکتا ہے جس قیمت پر وہ خرید ہوا ہو یا کم اوس سے یا زیادہ

۱۰ یہ ضروری ہے کہ دو شخص ہوں ہر ایک معاملہ بیع کے مابین الا اس صورت میں کہ بیع کرنے والا اور خریدار مقرر کریں ایک ہی مختار یا کام لیجانیوالا یا جس صورت میں باپ یا ایک وصی باپ کا یا قاضی صغیر سن کی طرف سے بیع کرے یا خریدے اپنی مال کو یا جس صورت میں ایک غلام خریدے آزادی باجازت اپنے آقا کے

۱۱ یہ کافی ہے کہ طرفین رکھتے ہوں تمیز اس معاملہ کی جو وہ کرتے ہیں اور ایک صغیر ساتھ رضامندی اپنی ولی کے یا ایک دیوانہ وقت ہوش میں ہو اسمیں ہو معاملہ کرسکتے ہیں

۱۲ بوقت مبادلہ مال کے ساتھ مال کا یا مبادلہ روپیہ کا ساتھ روپیہ کے بشرط ادا کرنے آیندہ کے ناجایز ہے لیکن بوقت مبادلہ کے ساتھ مال کے یا مال کے ساتھ روپیہ کے ایسی شرط جایز ہے

۱۳ یہ ضروری ہے واسطے استحکام ہر ایک معاملہ بیع کے کہ شے مبیعہ اور عوض اسکا اشخاص متوسطہ عادی ہوں کہ آیندہ کو تنازع نہ ہووے درباب مراد معاملہ کرنیوالوں کے

۱۴ یہ بھی ضروری ہے کہ شے معاملہ کی بوقت کرنے معاملہ کے موجود ہووے اور قابل ہو سپرد کرنے کے خواہ فوراً یا بعد عرصہ مقررہ کے

۱۵ بوقت مبادلہ روپیہ کے عوض میں روپیہ کے یا مبادلہ مال کے عوض میں مال کے اگر اجناس جو مقابل ہیں ایک قسم کے ہوں تو برابری درباب مقدار مال کے ضرور شرط ہے

۱۶ ناروا ہے ایسی شرط جسمیں طرفین سے ایک کو ناجایز فایدہ ہو واسطے کسی ناحق چیز کے جس سے آیندہ کو فساد ہو لیکن اگر اس شرط کی تعمیل ہو جاوے یا ناحق بات رفع کیجاوے تو معاملہ جایز رہیگا

۱۷ جایز ہے عقد کرنا درباب اختیار فسخ معاملہ بیع کے لیکن شرط تین دن سے زیادہ نہووے

۱۸ جس صورت میں ادا کرنا زر قیمت کا قرار پاوے آیندہ پر تو عرصہ مقرر ہو اور ملتوی نہین

رہ سکتا ایسی بابت پر وقت جسکے واقع ہونیکا مجہول ہو اگرچہ وہ ضرور واقع ہونیوالا ہو

مثلاً جایز نہین ہے ملتوی رکھنا ادای قیمت کا تا وقت چلنی ہوا کے یا برسنے مینہ کے

اور یہہ بہی جایز نہین ہے باوجودیکہ وقت اسقدر کم مجہول ہو کہ بمنزلہ وقت مقرری کے

ہووے مثلاً جایز نہین ہے ملتوی رکھنا ادائی قیمت کا تا وقت بونے یا کاٹنی کے

۱۹ جایز نہین بیچنا مال کا مبادلہ مین ایک قرض کے جو تیسرے شخص سے واجب الوصول

ہی باوجود اسبات کے اگرچہ بابت ایسے قرضہ کے ہو جو خود بیچنے والے پر ہے

۲۰ دوبارہ بیع اسباب منقولہ نہین عمل مین آسکتی خریدار کیطرف سے جبتک کہ مال حقیقۃً

مین اسکے قبضہ مین نہ آگیا ہو

۲۱ بے عیبی مراد ہے ہر ایک معاملہ بیع مین

۲۲ جس صورتمین اسباب مبیعہ مختلف ہو خواہ بلحاظ اُس تعداد یا قسم کے جیسا کہ بایع نے

بیان کیا تہا تو مشتری کو اختیار ہے بہ بابت معاملہ سے

۲۳ بسبب بیع زمین کے کوئی چیز یعنی بدون ذکر کرنے حقوق اور منافع اور قلیل وکثیر کے

داخل ہوتی ہی بیع مین جو چیز ملای گئی ہی زمین سے واسطے ہمیشگی کے اور جو کہ چندروزی

ہو وہ بیع نہین ہوتی ہی مثلاً میوہ درخت کا تعلق رکہتا ہے بایع سے باوجود اسبات

کے کہ درخت جو اسمین نصب ہے تعلق رکہتا ہی مشتری زمین سے

۲۴ جس صورتمین فسخ کرنا معاملہ بیع کا شرط ہوگئی ہو خریدار کیطرف سے اور مال مبیعہ

کچھہ بسبب پہنچا ہو یا تلف ہوگیا ہو اسکے قبضہ مین تو وہ ذمہ دار ہی اوس قیمت کا جسکے

اوپر قرار پایا تہا لیکن جس صورتمین کہ شرط ہووے بایع کیطرف سے تو مشتری ذمہ دار ہے

صرف اصل قیمت مال کا

مثال

بیع قرض کے

بیع دوبارہ

بے عیبی

جبکہ مال مختلف ہو

بیع اراضی

خیار فسخ کی صورت

۲۵ لیکن شرط اختیار استرداد کی جاتی رہتی ہے بسبب خریدار کے استعمال میں لانے اوس چیز کے بطور مالکانہ کے اسطرح کہ اوسمین کچھہ فرق آجاوے

۲۶ جس صورت مین مشتری نے مال نہ دیکھا ہو یا نمونہ نہ دیکھا ہو جسپر الثمن کہ نمونہ کفایت کرے تو اوسکو اختیار رہے پہرنیکا معاملہ سے بشرطیکہ خریدار اوسکو بطریق مالک کام مین نہ لایا ہو اگر بروقت دیکھنے مال کے وہ اوسکے بیان کے موافق نہ ہووے اور باوجود اسبات کے بہی کہ اختیار والپسی کا مقرر نہوا ہو

۲۷ لیکن اگرچہ بایع نے مال نہ دیکھا ہو تو اسکو اختیار نہین ہے پہرنیکا معاملہ سے اگر اختیار پہرجانیکی شرط نہ کری ہو الا بیع بیع مال کے عوضمین مال کے

۲۸ جس خریدار نے نہ اقرار کیا ہو اپنے اسبابکا اسطرح کہ وہ کیسا ہی ہو تو اوسکو اختیار ہے پہیردینیکا بایع کو بروقت معلوم ہونے نقص کے جسکی اوسکو بروقت خریدنے کے خبر نہ تہی بشرطیکہ اوس اسباب مین خریدار کے قبضہ مین کچھہ اور زیادہ نقصان نہ آگیا ہو والا اسصورتمین خریدار مستحق ہی صرف نقصان عیب کا

۲۹ لیکن اگر خریدار نے بیچڈالا ہو ایسی ناقص چیز کو کسی اور شخص کے ہاتہہ تو اوسکو نقصان عیب نہین مل سکتا پہلے بیچنے والے سے مگر اوسنے بسبب زیادہ کرنے کسی اور چیز کے اوس چیز پر بیشتر از بیع کے نہ خارج کیا ہو اپنے تئین واپس کرنے سے پہلے مالک کو

۳۰ جس صورتمین کہ اجناس بیچی جاوے اور امتحان پر ناقص معلوم ہو تو واپسی کل قیمت کی طلب کیجا سکتی ہے بایع سے باوجود اسبات کے کہ وہ خراب ہوگئی ہو آزمایش مین بشرطیکہ خریدار حاصل کر سکے کوئی فائدہ اوس سے لیکن اگر خریدار لا سکتا ہو اوس ناقص چیز کو فائدہ کے کام مین تو صرف مستحق ہی نقصان عیب کا بقدر ناممکن کے

۴۱ اگر ایک شخص نے بیچے ایک جنس جو اُسنے خریدا تھا اور وہ مجبور کیا جاوے پھیر لینے پر ایسی چیز کے اور واپس کرنے پر زر قیمت کو تو وہ مستحق ہے ایسی بابت کا نسبت بیچنے والیکے کہ نقص ذاتی ہووے

۴۲ اگر ایک خریدار بعد دریافت کرنے قصور کے جنس خریدی ہوئی میں کام میں لاوے اوس جنس کو یا کوشش کرے بیع کرنیمیں اُس قصور کے تو دعوی نہین ہو سکتا بائع پر کیونکہ وقوع ایسی باتکا دلالت کرتا ہی اوسکی رضامندی پر در صورت خیار شرط ہونے خریدار کے +

۴۳ یہ عام قاعدہ ہی کہ اگر اجناس فروختہ اس قسم کے ہوں کہ وہ بآسانی علیحدہ تقسیم ہو سکین بغیر نقصان کے اور ٹکڑا اُنمین کا بعد اوسکے خریدار کو ناقص معلوم ہو یا مال ہو تیسرے شخص کا تو خریدار کو اختیار نہین ہی کہ اپنے ایک ٹکڑے کا اور واپس کرنے دوسرے کا اور طلب کریگا بموجب اندازہ کے واپسی قیمت بابت واپس کئے ہوئے ٹکڑے کے ---- اس صورتمین اسے چاہئے یا تو رکھنا کل کا اور طلب کرنے نقصان عیب کا بقدر امکان کے یا وہ پھیر دے کل کو اور طلب کرے کل واپسی قیمت کے لیکن جس صورتمین تمام ٹکڑے علاحدہ ہو سکتے ہیں بغیر نقصان کے تو برعکس اسکے عمل میں آتا ہے

۴۴ استعمال جنس فروخت کا کسیطور پر ہو ممنوع ہی بعد اذان جمعہ کے اگرچہ جواز ہے

باب چوتھا درباب شفعہ کے + +

۱ شفعہ کے معنی ہیں اختیار حاصل کرنا قبضہ ایسی زمین کا جو بیچی گئی ہو بذریعہ ادا کرنے بدلا روپیہ کے جو کہ خریدار نے ادا کیا ہو

۲ • حق شفعہ فائدہ دیتا ہی بلحاظ ایسے مال کے جو بیع کیا گیا ہو یا جدا کیا گیا ہو اسطورہ کہ برابر بیع کی لیکن فائدہ نہین دیتا نسبت ایسے مال کے جو بخشا گیا ہو اور روپیہ

یا ورثہ سے کے پہنچا ہو مگر عوض میں کچھہ لیکر بخشا ہو جسکی شرط ہوگئی ہو لیکن شفعہ کا دعویٰ
نہیں ہو سکتا جس صورت میں بخشنے والا لیوے عوض میں کچھہ شے بغیر کرنے شرط کے

۳ حق شفعہ واجب ہے بلحاظ ایسے مال کے جو خواہ تقسیم ہو سکے یا نہ ہو سکے لیکن مراد نہیں ہے
مال منقولہ سے اور وہ نہیں واجب ہے جبتک کہ بیع نہو چکے ہو بیچنے والے کی طرف سے

۴ حق شفعہ کا دعوا ہو سکتا ہی سب لوگوں کی طرف سے اور کچھہ فرق نہیں ہی بلحاظ اختلاف مذہب کے

۵ تمام مراتب جو تعلق رکھتے ہیں خریدار سے اوسیطرح تعلق رکھتے ہیں ایسے خریدار سے جو کہ شفیع ہو

۶ اشخاص مفصلہ ذیل دعوی کر سکتے ہیں شفعہ کا درجہ بدرجہ --- اول شریک ذات مال مبیعہ
کا دویم شریک حقوق مبیعہ کا سیوم ہمسایہ

۷ یہہ ضروری ہی کہ وہ شخص جو دعوے کرے اس حق کا تو وہ ظاہر کرے اپنے ارادہ خرید کو
فوراً مروقت خبر پانے بیع کے اور اوسکو لازم ہے کہ بلا تاخیر اظہار کرے خریدار کے سامنے
گواہوں کے اور دعوی کرے بر بائع یا خریدار کے یا اوس مکان پر جو بکتا ہے

۸ جبکہ شرائط مرقومہ بالا تمام ہو جاوین دعویدار شفعہ کو اختیار ہے کہ وقت پیش کرے
اپنے دعوے کو عدالت میں

۹ پہلا خریدار حق رکھتا ہی قبضہ میں رکھنی مال کا جبتک کہ وہ پاوے زر خرید کا دعویدار
حق شفعہ سے اور اسیطرح بائع بھی قبضہ رکھ سکتا ہی اگر اوسنے سپرد کیا ہو خریدار کو

۱۰ جس صورت میں کہ ایک میان میں خریدار نے تغیر کچھہ کیا ہو مبیعہ کی تو دعویدار شفعہ کو لازم ہے یا تو وہ اوسکی
قیمت کا یا دور کروا دے اوس تغیر کو --- اور جس صورت میں مبیعہ مذکورہ میں نقصان آگیا ہو ہاتھ
سے دعیا خریدار کے تو دعوی دار طلب کر سکتا ہی کمی قیمت کی اندازہ سے لیکن جس صورت میں کہ
نقصان واقع ہوا ہو بغیر اختیار خریدار و بیعانہ کے تو لازم ہے کہ دعوی دار شفعہ بالکل قیمت

کس مال پر حق شفعہ واجب ہے

حقوق شفیع
مستحقین دعوی شفعہ

ضروری اظہار

دعوی بر بائع یا خریدار

شفعہ کب دائر ہو

حقوق خریدار
بر تغیر مبیعہ

۹ اد اگرے یا دست بردار ہو دعوی سے

۱۰ نہان جس صورتمین دعویدار شفعہ نے قبضہ حاصل کر کے کچھ تعمیر کی ہو ملکیت مین تو وہ مستحق نہین قیمت بنا کا اگر بعدہ دریافت ہو کہ ملکیت کسی تیسرے شخص کی ہی ۔۔ اس صورتمین وہ دلپاویگا قیمت بائع سے یا خریدار و ریاہی سے اگر اسکو قبضہ دلگیا ہوگا اور اوسکو اختیار ہے

۱۱ لینے اپنی تعمیر کا

۱۲ جس صورتمین تنازع واقع ہو درمیان دعویدار شفعہ اور خریدار کے زبابت قیمت دیگئی ہوئی کے اور کوئی اینمین سے گواہ نہ رکہتا ہو تو اظہار خریدار کا از روے حلف کے معتبر ہوگا

جس صورتمین دونو فریقون کے گواہ ہین تو گواہان دعویدار شفعہ کو ترجیح ہوگی

۱۳ از روے شرع کے اکثر باتین جنکے سبب سے حق شفعہ کا جاتا رہتا ہی مثلاً جس صورتمین کسیکو خوف ہو کہ اسکا ہمسایہ دعوی کریگا شفعہ کا تو وہ بیچ سکتا ہے تمام اپنی ملکیت بجز حصہ کے جو کہ ملحق ہے مکان ہمسایہ سے اور جس صورتمین اوسے اندیشہ ہو کہ شریک دعوی کریگا تو اول حاصل کر سکتا ہے ساتھ خریدار کے واسطے زیادہ فرضی قیمت کے اور بعدہ بدل سکتا ادس قیمت کو ساتھ کسی چیز کم قیمت کے ۔۔ جس صورتمین دعویدار شفعہ کہا ہو تو اوسکو چاہئے کہ ادا کرے قیمت جسپر پہلے معاملہ ہوا تہا بغیر لحاظ پیچہلے معاملہ کے *

باب پانچوان درباب ہبہ کے

۱ ہبہ سے مراد ہی دینا ایک شے کا بغیر عوض کے

۲ قبول کرنا اور قبضہ مین لینا موہوب لہ کا اسقدر ضروری ہے جیسا کہ دست بردار ہونا واہب کا ۔۔ لیکن یہ اصلی ہے ہبہ مین اور قبول کرنا شرط ہے

۳ ہبہ درست نہین ہے بلکہ وہ موقوف ہو کسی امر مجہول پر اور ہبہ نہین ہو سکتا کسی قید وقت آئندہ کے

۴ ضروری ہی کہ ہبہ کے ساتھ قبضہ بھی دیا جاوے اور قبضہ ہر لیا جاوے سے فوراً یا بعد ہبہ کے ہو نہ لازم ہے
بموجب اجازت واہب کے

۵ ہبہ نہیں ہو سکتا ایسی شے کا جو آئندہ کو پیدا ہوگی باوجود اس بات کے بھی کہ خرچ بھی
اس سے شے کہ پیدا ہونیوالی ہو قبضہ میں موہوب لہ کے — شی ہبہ کی لازم ہے
کہ موجود ہو وقت ہبہ کے

۶ ہبہ ایسی شے کا جو کہ غیر منقسم ہو اور شامل ہو ساتھ اور شے کے وقت ہبہ کے تقسیم
ہو سکتی ہو نا درست ہی اگرچہ علیحدہ نکیا گیا ہو پیش از سپردگی کے کیونکہ سپردگی شے
موہوب کی نہیں ہو سکتی بغیر جدا ہونے کسی اور شے سے جو ہبہ میں داخل نہیں ہے
جس صورتیں ہبہ کیا جاوے ... کو تو حصہ ہر ایک کا بانٹا چاہئے خواہ
وقت کرنے ہبہ کے خواہ بوقت سپردگی کے

۷ ہبہ کا ... نہیں نکلتی گر لازم ہی کہ واضح ہو ... اور اس میں بسیط حکا شک ہو اور ارادہ
واہب کا ثابت ہو لیکن اسکے بالکل درست بردار ہونیکے شی موہوب سے اسطرح پر کہ شی
موہوب ... ملک ... اتصال ... اور ہبہ باطل ہے جبکہ واہب اسطرح سے
شی موہوب ... نادر ... بطریق مالک کے

۸ ... کوئی عورت دیوے ایک گھر اپنے شوہر کو یا اسباب دیوے اپنے شوہر کے
... ایسی ہبہ قاعدہ بالا میں داخل نہیں ہے ... قبضہ شرط نہیں ہے

۹ بموجب قاعدہ بالا کے سپرد کرنا اور قبضہ لینا ضرور نہیں ہے جبکہ ہبہ ایسے شخص کے
نام کیا جاوے جو کہ امین اور قابض ہے شی موہوب کا اور اس صورت میں بھی ضرور
نہیں ہے کہ صغیر ہبہ کیا ہو — قبضہ لینا دینا صغیر کی طرف سے کافی ہے

۱۱ ہبہ مرض موت کا خیال کیا جاتا ہی بطریق وصیت کے اور جایز نہین ہی زیادہ ثلث مال کے اسکے سبب سے کوئی شخص نہین ہبہ کر سکتا کسی چیز کا اپنے مال سے تمام اپنے وارثون کے وقت موت کے کیونکہ جایز نہین ہی کہ ایک وارث لیوے وصیت نامہ بے رضامندی باقی وارثون کے

۱۲ واہب کو اختیار ہے واپس کر لینے کا ہبہ کے مگر بیچ مقدمات مفصلہ ذیل کے

۱۳ ہبہ نہین واپس لیا جا سکتا جس صورت مین موہوب لہ رشتہ دار محرم ہو یا جس صورت مین کوئی چیز عوض مین لیگئی ہو یا جس صورت مین شے ہبہ پر کوئی چیز زیادہ ہوگئی ہو بشرط ملا نیکے یا جس صورت مین کہ شے موہوب نکلجاوے ملک سے موہوب لہ کے

۱۴ علاوہ متعارف قسمون ہبہ کے بموجب آئین کے دو قسم کے ہبہ ہوتی ہین جو زیادہ مشابہت رکھتے ہین مبادلہ یا بیع سے وہ کہلاتے ہین ہبہ بالعوض یعنی ہبہ عوض مین اور ہبہ بشرط العوض یعنی ہبہ اوپر اقرار عوض کے

۱۵ ہبہ بالعوض مشابہت رکھتی ہے بیع سے تمام لحاظ مین اور وہی شرطین تعلق رکھتی ہین اور اسکا قبضہ لینا تمام صورتون مین ضرور نہین

۱۶ ہبہ بشرط العوض مشابہت رکھتا ہی ہبہ سے جب تک کہ وہ شے عوض مین جسکے ہبہ کیا گیا حاصل نہو اور قبضہ واہب اور موہوب لہ کا اسکے سبب سے ضروری کا شرط ہی

باب چھٹا بیچ مسایل وصیت کے

۱ کچھہ ترجیح نہین ہے لکھی ہوئے وصیت نامہ کو اوپر زبانی کے وصیت اور یہہ دونو برابر حکم رکھتے ہین خواہ جنس وصیت کی غیر منقولہ ہو یا منقولہ ہو

۲ وصیت نہین ہو سکتی زیادہ ثلث مال سے وصیت کنندہ کے بغیر رضامندی وارثونکے

۳ وصیت جایز نہین ہی واسطے ایک وارث کے بے رضامندی باقیون کے

۴ درمیان اس مال کے جو ورثہ کا ہو اور اوسکے جو وصیت نامہ مین ہو یہ فرق ہے کہ اول
ہو جاتا ہی مال وارثکا مرث از روی آئین کے اور دوسرا نہین ہو جاتا مال موصی لہ کا جبتک کہ
اوسکی رضامندی نہ حاصل ہو گئی ہو صراحتاً یا دلالۃً

۵ دینا جنس وصیت عمل مین آتا ہی ثلث مال تک بعد ادا کرنے دعوی دارون کے

۶ تمام قرض جو وصیت کنندہ سے بر واجب ہے کہ ادا کیا جاوے پیشتر دعوی وصیت نامہ کے

۷ ذمہ دار ہونا قرضہ کا کسی وارث کے بروقت موت کے مشابہت رکھتا ہی وصیت سے
یہانتک کہ زیادہ نہو ثلث مال سے

۸ یہہ ضرور نہین ہی کہ شے وصیت کی موجود ہو بوقت تحریر وصیت نامہ کے اوسکے جائز
ہونیکے لئے یہی کافی ہے کہ اوسکا وجود ہو بروقت موت وصیت کنندہ کے

۹ وصیت نامہ مین نہین نقص آتا گو اوسمین زیادہ وصیت سے مراتب درج ہون لیکن
تعمیل اوسکی ثلث تک ہوگی جہانتک کہ موافق آئین کے ہے

۱۰ جو شخص وارث نہو بروقت نوشت وصیت نامہ کے لیکن وارث ہو جاوے پیش از موت وصیت
کنندہ کے تو مال وصیت اوسکو نہین پہنچ سکتا لیکن جو شخص وارث ہو بروقت نوشت کے
اور خارج ہو جاوے پیش از موت وصیت کنندہ کے تو وہ لیسکتا ہی شے مندرجہ وصیت نامہ

۱۱ اگر کوئی شخص بطریق وصیت کے دیوی ایک چیز کسی شخص کو اور بعدہ اوسی چیز کی کسی اور کے
حق مین وصیت کرے تو پہلی وصیت باطل ہے اور اسیطرح سے باطل ہوگا اگر فروخت کریگا یا
دیدیگا وصیت نامہ کو کسی اور شخص کو باوجود دیکہ وہ اوسکے قبضہ مین آگئی ہو پیش از اوسکے موت
کے کیونکہ عمل مین لانا اسباب کا باطل کرتا ہے اپنی وصیت کو

۱۲ جس صورت مین ایک وصیت کنندہ دیوے کسی شخص کو سوا بہ نسبت اوسکے کہ وہ لیسکتا ہی

بموجب آئین کے اور وارث قائم نرکھین اونکی وصیت کو تو موافق اندازہ کے اونکی عمل مین آوے

تمام وصیت نامۂ موصین

۱۳ جس صورتمین ایک وصیت نامہ کیا جاوے ایک شخص کے نام اور بعدہ ایک زیادہ وصیت کیجاوے اوسی شخص کے نام تو بڑا وصیت نامہ جایز ہی لیکن جس صورتمین زیادہ وصیت کی ہو بہ نسبت چھوٹے وصیت نامہ کے تو چھوٹا وصیت نامہ جایز ہوگا

۱۴ اگر وصیت نامہ ہو بیچ حق دو شخصون کے شراکت مین اور اونمین کا مر جاوے پیش از بینے شخص وصیت کے تو کل پہنچیگا زندہ کو لیکن اگر ہر ایک کے واسطے نصف لکھا گیا تہا تو زندہ کو صرف نصف ملیگا اور باقی نصف پہنچیگا وارثونکو اور اسکا حصہ عمل مین آویگا درصورت ہونے ایک وارث اور ایک غیر کے جنکے حقمین شامل وصیت ہی

۱۵ جس صورتمین کوئی وصی نہ مقرر کیا گیا ہو نہ باپ اور دادا اوسکے تو بطریق ترکہ وارث درصورت ہونے اونکے وصی کام کرسکتے ہین [illegible]

۱۶ مسلمان کو لازم نہین ہی مقرر کرنا ایک غیر مذہب شخص کا بطریق وصی کے اور ایسا عہدہ قبل ہو جا سکتا ہی حاکم کی طرف سے

۱۷ جبکہ وصیون نے ایک دفعہ قبول کر لیا ہے سامنے موصی کے تو بعدہ انکار نہین کر سکتے ہین

۱۸ جس صورتمین دو وصی ہو وین تو ایک کو اختیار نہین ہی علیحدہ کام کر سکیا الا درصورت ضرورت کے اور اوس صورتمین کہ فائدہ نسبت مال کے بیشک واقع ہو وے

باب ساتوان در باب نکاح کے

۱ نکاح سے مراد ہی ایک عقد جو کہ بنظر حلال کرنے اولاد کے ہوتا ہی

۲ ایجاب و قبول ضروری ہین عقد نکاح مین

۳ شرطیں عقل و بلوغ اور آزادی دونوں کی درصورت ہونے پہلی شرط کے عقد باطل ہے اسواسطے نکاح نہیں ہوسکتا طرف سے ایک معصوم کی جو عاقل نہیں اور نہ ایک دیوانہ کی طرف سے — درصورت ہونے دو آخریکے شرطوں کے عقد قابل باطل ہونیکے ہے اسواسطے کہ صداقت ایسے نکاح کی جو کہ عمل میں آیا ہو طرف سے نابالغ خوردسال لڑکی یا غلاموں کی منحصر رضامندی انکے ولیوں کی اور آقا کی ہے — یہہ بہی ایک شرط ہے گواہی کی بموجب آئین کے صحیح ہونے نسبت عورت کے اور ہر ایک جانب [illegible] گواہوں عقد کی ایجاب قبول عمل میں آوے اوسوقت اور ایک جگہہ

۴ صرف چار شرطیں [illegible] جایز ہونے گواہوں کی عقد نکاح میں یعنی آزادی عقل بلوغ اور اسلام

۵ اگر گواہ نکاح کے بہ چلن اور رشتہ دار ہوں تو کچھ قباحت نہیں واقع ہوتی انکی گواہی میں برعکس اور معاملات کے

۶ ایجاب ہوسکتا ہے بذریعہ پیغام یا خط کے بشرطیکہ گواہ رسید پیغام یا خط کے اور قبال شخص منسوب الیہ کے ہووین — اور نکاح جایز ہوتا ہے [illegible]

۷ حاصل عقد نکاح سے ہے جایز کرنا خوشی طرفین کا [illegible] اختیار شوہر اور بخشنا عورت پر ایک حق مہر اور پرورش اور [illegible] حق وراثت کا اور رشتہ جسمیں نکاح نہوسکے اور لازم کرنا برابر چلن تمام بیبیوں کا طرف سے شوہر کی اور تابعداری طرف سے بی بی کی اور تفویض کرنا اختیار [illegible] شوہر کو دینے فرمان برداری کے

۸ آزاد آدمی چار بیبیاں کرسکتا ہے لیکن غلام صرف دو

۹ ایک شخص نکاح نہیں کرسکتا اپنی ماں یا دادی یا خوشدامن یا سوتیلی ماں یا بہن [illegible]

بھتیجی یا بہن یا پھوپھی یا سوتیلی دادی یا بیٹی یا پوتی یا بہو یا پوتے کی زوجہ یا سوتیلی بیٹی یا د
بہن یا بھانجی یا خالہ یا دائی ہے

۱۰ یہہ بھی جائز نہیں کہ کوئی نکاح کرے ایک ہی زمانہ میں دو عورتوں سے جو آپس میں ایسا رشتہ رکھتی ہوں کہ اگر ان میں ایک مرد ہوتا تو انکا نکاح آپس میں نادرست ہوتا

۱۱ نکاح درست نہیں ہے ساتھ ایک شخص کے جو غلام ہو نکاح کرنیوالی کیساتھ ایک آزاد کا ساتھ ایسے غلام کے جو اس کا مال ہو بغیر رضامندی آقا اس غلام کے جائز ہے بشرطیکہ اوسنے کسی آزاد عورت سے نکاح نکر لیا ہو

۱۲ عورتیں عیسائی یہودی اور صاحب کتاب نکاح کیا سکتی ہیں مسلمانوں سے

۱۳ نکاح فرض کیا جاسکتا ہے بغیر گواہی گواہوں کے اگر یہ ثابت ہو کہ مرد و زن مدت سے باہم ساتھ رہے ہیں لیکن گواہوں کا اسمیں ہونا ضروری ہے تمام معاملوں نکاح میں

۱۴ جو عورت عمر بلوغ کو پہنچگئی ہو وہ نکاح کرسکتی ہے جس شخص سے کہ وہ چاہے اور اوسکے ولی کو اختیار نہیں ہے مداخلت اگر وہ ہم کفو ہو

۱۵ اگر نہو تو اختیار ہے مسترد کردنیکا ولی کو

۱۶ جس صورتمیں عورت نے عمر بلوغ نہ حاصل کی ہو تو موجب آئین کے وہ اپنا نکاح نہیں کرسکتی بغیر رضامندی اپنی ولیوں کے اور جواز نکاح بالکل منحصر ہے اونکی رضامندی پر

۱۷ لیکن دونو صورتونمیں مذکورہ بالا کے لازم ہے کہ ولی مداخلت کریں قبل ہونے اولاد کے

۱۸ معاملہ نکاح کا جو عمل میں آیا ہو طرف سے باپ یا دادا کے بیچ حق ایک صغیر سن کے تو وہ جائز ہے اور صغیر سن کو اختیار نہیں ہے اوسکے مسترد کرنیکا بروقت حصول سن تمیز کے لیکن اگر بیچ علیٰ ہو طرف کسی اور ولی کے تو صغیر سن مسترد کرسکتا ہے بروقت اسنے عقل کے بشرطیکہ اتنا عرصہ نگذرگیا ہو

جدا طلاق رکھتا ہو رضامندی پر

۱۹ جس صورتمین باپکی طرف کا ولی نہو تو ماکی طرف کے رشتہ دار صغیر سن نکاح کر سکتے ہین اور در صورت نہونے ماکیطرف کے ولیکی حاکم اونکی عوضمین ہو سکتا ہی۔

۲۰ ایک ضروری شرط ہی معاملہ نکاح مین ہونا مہر کا زیادہ سے زیادہ جسکا غیر مقرر ہی لیکن کم سے کم دس درہم ہین اور وہ واجب ہو جاتا ہی بروقت دخول یا خلوت صحیحہ کے یا اوپر موت ایک کے طرفین سے یا طلاق کے اگرچہ واسطے ادا کرنے ایک جزو کے آیندہ کے واسطے قرار کیا جاتا ہے

۲۱ جس صورتمین تعداد مہر کی نہین واضح ہو تو عورت مستحق ہی مہر مثل کی یعنی اوس روپیہ کی جو ہووے مساوی نرخ اس مہر سے جو دیا گیا ہو اُسکے باپ کے خاندان والیونکو

۲۲ جس صورتمین یہہ نظاہر ہو کہ آیا ادا کرنا مہر کا فوراً ہوگا یا آئندہ کو تو یہہ خیال کیا جاوے کہ کل واجب ہی بروقت طلبی کے

۲۳ یہہ قاعدہ ہی کہ جو کچھہ ممانعت ہے بسبب رشتہ داریکے اوسیقدر ہی بسبب دودہ پلانیکے لیکن جہانتک کہ نکاح سے تعلق ہی ایک یا دو مقدمے مستثنا ہین اس قاعدہ سے مثلاً ایک شخص نکاح کر سکتا ہی اپنی بہنکی دائی سے یا اپنی دودہ بہنکی ماں سے یا دودہ پلانیکے بہاہن سے یا دائی کی بہن سے

۲۴ شوہر طلاق دیسکتا ہی اپنی زوجہ کو بغیر کسی بد اطواری کے اوسکی نسبت یا بغیر بیان کرنے کسی باعث کے لیکن طلاق بموجب نہایت ناپسندیدہ مسئلہ کے اگر ناممکن التبدیل یعنی ضروری ہو جاوے تو لازم ہی کہ طلاق دیجاوے تین دفعہ اور ہر ایک مین عرصہ ایک مہینے کا ہووے اور اس عرصہ مین وہ رجوع کر سکتا ہی صراحتہً یا دلالتہً بیشتر از تین دفعہ کے

۲۵ شوہر نہین دوبارہ صحبت کر سکتا ہی اپنی زوجہ سے جسکو اُسنے تین دفعہ طلاق دیدی

رنڈی ہوتا وقتیکہ اوس عورت نے نکاح نکر لیا ہو ساتھ اور شخص کے اور علیحدہ ہوگئی ہو دے اوس سے خواہ بسبب موت شوہر کے یا طلاق سے لیکن یہ بات ضرور نہیں ہے دوبارہ نکاح کے لئے اگر وہ علیحدہ ہوگئی ہو صرف ایک یا دو طلاق سے

۲۶ اگر شوہر طلاق دیوے مرنے کے وقت اپنی جورو کو تو وہ اوسپر بھی مستحق ہے ارث کے اگر وہ شخص مرجاوے بیشتر عدت کے یعنی جس عرصہ میں اوسپر فرض ہے کہ وہ دوسرا نکاح نکرے

۲۷ نیت کنایہ کی یہ قسم جو کہ شوہر نے عورت سے کی ہو اور اوسپر چار مہینہ منقضی ہوجاویں تو وہ ایسی طلاق ہوجاتی ہے کہ پھر جائز نہیں ہوسکتی بغیر نکاح کے اوس سے صحبت

۲۸ ایک زوجہ کو اختیار ہے ساتھ اپنے شوہر کے رضامندی کے کہ وہ خرید لے اپنے نفس کو خلع یعنی طلاق اپنے شوہر سے بیعوض مال یہ

۲۹ ایک اور طریق علیحدگی کا یہ ہے کہ مرد قسم کھا کر کہے کہ اوسکی بی بی خراب ہے اور گواہ ہوں اور اسیطرح اگر وہ انکار کرے والد ہونے اولاد سے جسکی وہ حاملہ ہے اور وہ اولاد مجہول النسب ہوگی

۳۰ اگر عورت ثابت کر دے کہ اوسکا شوہر نامرد ہے تو یہ بھی وجہ ہے علیحدہ ہوجانے کی

۳۱ جو لڑکا پیدا ہو درمیان دو برس کے بعد موت شوہر کے یا طلاق کے تو وہ بھی ایسا ہی خیال کیا جاویگا

۳۲ پہلی اولاد ایک شخص کی لونڈی سے تصور کی جاویگی اوسکی اولاد جبکہ وہ مرد دعوے کرے پدریت کا اور بغیر ایسا تو نہیں — لیکن اگر سوا اس بات کے کہ اوسنے ایک لڑکے کو اپنا بیٹا کہہ لیا ہو اور اوسی عورت کی اور اس مرد سے ایک اور اولاد ہو تو برابر ہونا اوسکا لڑکے کی نسبت ثابت ہے بغیر کسی دعوی کے

۳۳ اگر ایک مرد اقرار کرے کسی کو یہ میرا بیٹا ہے اور ظاہر الحال ایسی بات ہو کہ جس سے اوسکا باپ ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہو اور وہ شخص اوسکی تصدیق کرے تو باپ ہونا اوسکا ثابت ہوجاویگا

باب آٹھوان درباب ولیون اور صغیرون کے

۱ تمام شخص خواہ مرد ہون خواہ عورت تصور کئے جاتے ہین صغیر سنہ بہ اٹھارہ برس کی عمر تک بشرطیکہ علامت بلوغ کی نہ ظاہر ہو اس سے پہلے

۲ لفظ صغیر سے مراد ہی تمام وہ شخص جو کہ سن بلوغ کو نہ پہونچے ہون لیکن خاص مراد ہے ان سے جو طفل ہون اور لفظ مراہق مراد ہے ان شخصون سے جنہون نے عمر بلوغ کے قریب حاصل کر لی ہے

۳ صغیر کو مختلف حق نہین ہے بیچ مختلف درجون انکی صغیری کے برعکس انگریزی قانون کے

۴ ولی ہین یا تو حقیقی یعنی باپ اور یا اوسکے وصی

۵ یہ قریب اور بعید کے بھی ہین پہلی قسم کے ہین باپ اور دادا اور انکے وصی اور وصیون کے دوسری قسم کے ہین باپکی طرف دور کے رشتہ دار اور انکا ولی ہونا مشتمل ہے صرف ان باتون جو کہ تعلق رکھتی ہین تربیت اور نکاح نابالغ کے سے

۶ اول قسم کے ولی اختیار رکھتے ہین صغیر کے مال پر ایسے باتون کے لئے جو مفید مطلب ہون واسطے اوس صغیر کے اور درصورت نہونے انکی کے یہ اختیار نہین دور کے ولیونکو بلکہ حاکم کو ہے

۷ ماکی طرف کے رشتہ دار ہین کم سے کم درجہ کے ولی کیونکہ انکا حق ولی ہونیکا واسطے تربیت اور نکاح کے جاتا ہے صرف اس صورت مین کہ کوئی باپ کی طرف کا رشتہ دار نہو اور نہ ماہو

۸ ما اختیار رکھتی ہی درصورت بیوہ رہنیکے قبضہ بیٹونکا جبتک کہ وہ سات برس کی عمر کے ہون اور اونکی بیٹیونکا بھی جبتک کہ وہ حاصل کرین عمر بلوغ کی

۹ ماکا حق جاتا رہتا ہی بسبب نکاح کرنے ایک بیگانہ سے لیکن پھر حاصل ہو جاتا ہے اگر وہ بیوہ ہو جاوے

۱۰ باپ کی طرف کے رشتہ دار مستحق ہین واسطے تربیت اور نکاح کے باندازہ قریب ہونے دعوے وراثت کے مال صغیر پر

حق رشتہ داران باپ کی طرف سے

۱۱ قرض جو ہوگیا ہو ولی پر بسبب پرورش یا تربیت کے واسطے صغیر کے تو لازم ہی کہ ادا کیا جاوے اوسکی طرف سے بر وقت ذی ہوش ہونے کے

درباب قرض پرورش

۱۲ صغیر کو اختیار نہین ہی بغیر رضامندی اپنی ولی کی نکاح کرنیکا یا طلاق دینیکا یا آزاد کرنیکا غلام کے یا دین لین قرض کا یا کسی اور معاملہ کا جسمین ظاہرا اوسکا فائدہ نہو

اختیارات صغیر

۱۳ لیکن وہ لے سکتا ہی ایک ہبہ یا کرسکتا ہی کوئی اور بات جو کہ ظاہرا اوسکی فائدہ کی ہو

ہبہ

۱۴ وصی کو اختیار نہین ہی بیچنے مال غیر منقولہ مملوکہ صغیر کا الا سات صورتون مین اول جس صورت مین کہ وہ حاصل کرے دو چند قیمت دوئم جس حالتین کہ صغیر کے پاس اور کچھہ مال نہو اور بیع ضرور ہو واسطے اوسکے پرورش کے تیسری جس صورتمین کہ مالک متوفی قرضدار مرا ہو جو قرض نہ ادا کیا جا سکتا ہو مگر بسبب بیع ایسے مال کے چوتھی جسصورتمین کہ بعضی مراتب مندرج ہون وصیت نامہ مین جسکی تعمیل نہو سکتی ہو بغیر ایسی بیعکے پانچوین جسصورتمین کہ پیداواری مال غیر منقولہ کے غیر کافی ہو واسطے ادا کرنے اوسکے اخراجات کے چھٹی جسصورت مین کہ مال کی نسبت خوف ہو کہ ضایع ہو جاویگا ساتوین جس صورتمین کہ وہ ناحق کسی نے لیلیا ہو اور ولیکو خوف ہو کہ وہ کسی وجہ سے واپس نہین آویگا

بیع مال غیر منقولہ صغیر

۱۵ ہر ایک معاملہ جو کہ فریب کا ولی کرے صغیر کیطرف سے یا واسطے اوسکے فائدہ کے اور ہر ایک معاملہ جو کہ صغیر کرے ساتھہ صلاح اور اجازت اپنے نزدیک کے ولیکے درباب اپنے مال غیر منقولہ کے تو وہ جایز ہی بشرطیکہ کوئی شبہ فریب کا اوسمین نہو

درباب معاملہ

۱۶ صغیر جواب دہ ہو سکتے ہین عدالت مین واسطے عمدا نقصان یا اسباب کے جو انسے

جوابدہی

باب نوان در باب غلامی کے

۱ صرف دو قسم کے شخص ہیں جو مانے گئے ہیں غلام بطریق آئین محمدیؐ کے اول کافر جو قید ہوجاتے ہیں لڑائی میں دویم اونکی اولاد اس قسم کے شخص ورثہ میں آتے ہیں اور معاملہ انکی نسبت ہر درجہ پر ہوتا ہے مانند اور مال کے

۲ مطلق غلامی تقسیم کیگئی ہے درمیان دو قسموں کے اور وہ ہوسکتی ہے یا تو مطلق یا مشروط

۳ مشروط غلام ہیں تین قسم کے مکاتب مدبر اور ام ولد

۴ مکاتب وہ غلام ہے درمیان جسکے اور اوسکے آقا کے معاملہ ہوگیا ہو واسطے اوسکی آزادی کے بشرط اوسکے ادا کرنے کچھہ روپیہ کے خواہ فوراً خواہ آیندہ کو بموجب قسطوں کے

۵ اگر وہ پورا کرے شرط کو تو وہ آزاد ہوجاویگا اور اگر ادا نکرسکے تو وہ پھر مطلق حالت غلامی میں ہوجاویگا — مکاتب اپنے آقا کی قبضہ میں نہیں رہتا لیکن اوسکا مال ہے مگر وہ بیع نہیں ہوسکتا نہ ہبہ ہوسکتا ہے نہ گرو نہ کرایہ دیا جاسکتا ہے

۶ مدبر وہ غلام ہے جس سے اسکے آقا نے اقرار کیا ہے آزاد دینکا اقرار ہوسکتا ہے الیا قطعی یا بساتھہ حد کے یعنی آزادی غلام کی منحصر ہوسکتی ہے موت پر اوسکی آقا کی جب کبھی وہ واقع ہو یا منحصر ہوسکتا ہے اوپر شرط موت کہ درمیان عرصہ مقرری کے

۷ اس قسم کا غلام بیع یا بخشش نہیں ہوسکتا لیکن خدمت اوس سے لیجاسکتی ہے اور وہ کرایہ کو بھیجا سکتا ہے اور درصورت ہونے اسکے کی عورت اوسکا نکاح پڑھوا دیا جاسکتا ہے

پس صورتیں اسکے آقا کا قطعی اقرار ہو تو غلام آزاد ہوجاتا ہے پیش از وقت مقررہ کے اگر اوسکا آقا پیش از وقت مقررہ کے مرجاوے

۸ عام آئین درباب وصیت اور قرض کے جاری ہوسکتا ہے نسبت ایسے غلاموں کے کہ

وہ خیال کئے گئے ہین حق دارثون کے مانند اور تقسیم مال کے اسی سبب سے وہ آزاد ہو سکتے ہین باندازہ ثلث قیمت اپنی کے جس صورت مین کہ آقا نے اسباب بچھوڑا ہو اور اُنہین لازم ہی کہ ری محنت واسطے فائدہ وارثون کے بتعداد دو ثلث کے اور جس صورت مین آقا مرجاوے قرضدار تو وہ آزاد نہین ہو سکتی جب تک کہ واسطے متوفی کے قرضخواہون کے بذریعہ اپنی محنت کے کما دیا ہو کل روپیہ اپنی قیمت کا

غلام محرر ام ولد

۹ اُم ولد ہی لونڈی جسکے اولاد ہوئی اپنی آقا سے

مدبر قید

۱۰ آئین وہی ہی درباب اس قسم کے غلامون کے جیسا کہ درباب مدبر کے مگر اتنا فرق ہے کہ وہ آزاد ہو جاتا ہی بغیر شرط کے بروقت موت اپنی آقا کی گو اُسنے ترکہ چھوڑا ہو یا نہ چھوڑا ہو یا وہ مرگیا ہو قرضدار یا غیر قرضدار —— لکن یہ بیان کرنا لازم ہی کہ پیدا ہونا لڑکون ایسی لونڈیکا نہین ثابت ہے اگر اُسکے آقا نے اقرار نکیا ہو پہلی اولاد کا

غلاموں کی نا قابلیتیں

۱۱ غلام ہرایک طرح کے آئین کے رو سے ناقابل ہین وہ نہین نکاح کر سکتے بغیر رضامندی آقا کی اونکی گواہی جائز نہین ہی درباب ایسی باتون کے جو تعلق رکھتے ہین مال سے اگر انکو اجازت نہ ملی ہو اور وہ مامور نہین ہو سکتے ہین کسی عہدہ ملکی پر نہ اختیار رکھتے ہین ہبہ کرنے یا بیع کرنیکا نہ حصہ لیتے ہین مالکانہ وصیت نامہ لکھہ سکتے ہین نہ وصی نہ نگہبان ہو سکتے ہین —— الا نگہبان اپنے آقا کے صغیر لڑکون کے ہو سکتے ہین بشرطیکہ وہ مقرر کئے گئے ہون

غلاموں کی قابلیتیں

۱۲ لیکن عوضمین ان باتوںکے وہ آزاد ہین بہتیری باتومین جسکے آزاد آدمی پابند ہین اینر نالش نہین ہو سکتی الا حضور مین اُن کے آقا کی اور اونسے جزیہ نہین لیا جا سکتا اور قید نہین کئے جا سکتے بابت قرضہ کے —— فوجداری مقدماتمین اُنکے حقمین بہت کچھ رعایت ہی

۱۳ ہر ایک قسم کے غلام کو اختیار دیا جا سکتا ہی درباب کسی خاص مطلب کے یا درباب سوداگری کے جس صورتمیں اُن کو اجازت دے تو وہ کام کرینگے بعد اجازت کے ۱۲

۱۴ آقا مجبور کر سکتے ہیں غلاموں کو واسطے نکاح کے ۔ مطلق غلام بیچے جا سکتے ہیں واسطے پورا کرنے اونکی جورؤں کے مہر کے اور اونکی پرورش کے اور مشروط غلام مجبور کیے جا سکتے ہیں محنت کر نیکو واسطے ایسی باتوں کے ۔ ایک آدمی نہیں نکاح کر سکتا ہی ایک لونڈی کو جبتک کہ رکھتا ہی ایک آزاد بیوی اور نہ وہ کسی صورتمیں نکاح کر سکتا ہی اپنی لونڈی کو نہ ایک غلام نکاح کر سکتا ہی اپنی بیوی سے

۱۵ جو شخص ایسے رشتہ رکھتے ہوں درمیان درجہ ممنوعہ نکاح کے تو غلام نہیں ہو سکتے ایک دوسرے کے

۱۶ جس صورتمیں اولاد پیدا ہووے درمیان ایک شخص کے غلام اور لونڈی دوسری شخص کی تو مستلزم رہنے اولاد کا ماں کے ساتھ عمل میں آتا ہی اور اول شخص کو کچھ دعوی نہیں ایسی اولاد سے ۔

۱۷ اس حد تلک بیع ایک آدمی کو اپنی بدنکی جایز ہی جبکہ وہ بہت لاچار ہو جاوے ٹھیک مقرر نہیں ہی یہہ جایز لکھا ہی محیط السرخسی میں اور یہ کتاب بہت معتبر ہی ۔ لیکن اگرچہ بسبب لحاظ اس کتاب کے یہ بات جایز ہی لیکن لیسنر ہی عام میں یہ بات جایز ہی کہ یہ معاملہ فسخ ہو جاوے بروقت درخواست اس غلام کے اور وہ مجبور کیا جاوے واسطے محنت کے تاکہ قیمت جو اسنے اپنی خریدار سے لی ہی وہ واپس ہو جاوے

۱۸ لیسنر ہی یہ جایز ہی کسکی طرف سے کہ ایک شخص اپنے تئیں کرایہ میں دیوے ... لیکن صغیر جو کہ کرایہ میں دیے گئے ہوں باطل کر سکتے ہیں معاملہ کو بر ... بالغ ہونے کے ۔

باب دسواں درباب وقف کے

وقف سے مراد ہی علیحدہ کرنا مال کا عند اللہ اور حق مالک کا جاتا رہتا ہی اور فایدہ ایسے مالکا

۱۹۳۸۶

دیا جاتا ہی واسطے فائدہ عباد کے یعنی بندون کے

۲ وقف کی بیع یا ہبہ یا ارث نہین ہو سکتا اور اگر وقف مقرر کیا جاوے مرض الموت تو صرف ایک ثلث مالک کے مال تک جائز ہی ــــ ملکیت غیر محدود و لایق وقف ہو سکنے کے ہے

۳ مال وقف بیع ہو سکتا ہی حاکم کیطرف سے جس صورتمین بیع بنظر مرمت عمارت کے ضرور ہو یا بسبب کسی اور ضرورت کے جس صورتمین وہ بات نہ حاصل ہو سکی بسبب اجارہ یا اور کسی چند روزہ معاملہ کے

۴ درصورتیکہ بخشنا ایک وقف کا بنام ایک شخص کے ہمراہ اوسکے کہ بعد اوسکی موت کی محتاجونکو ہو پہنچے یہ ضرور نہین ہے کہ یا بندہ جنکے نام لکھا گیا ہی اوسوقت وجود مین ہون مثلا اگر وقف کیا جاوے بنام اولاد عمر کے اور عمر ثابت کرے کہ اوسکی اولاد نہین ہی تو وقف البتہ بہی جائز ہی اور فوائد وقف کے تقسیم ہو جاوین کے درمیان محتاجون کے *

۵ حاکم موقوف نہین کر سکتا مہتمم کو جسکو وقف کرنیوالی نے مقرر کیا ہی اگر اوسکی بد وضعی نہ ثابت ہو نہ خود وقف کرنیوالا بہی موقوف کر سکتا ہی ایسے شخص کو اگر اختیار اس معنی کا اوسنے خود نرکہا ہو بروقت کرنے وقف کے

۶ جس صورتمین مقرر کرنیوالا وقف کا کوئی خاص بات نہ مقرر کرے کہ کون مقرر ہوگا عہدہ مہتمم پر بروقت فوت ہونے اس شخص کے جسکو اوسنے خود مقرر کیا ہو اور اوسنے کوئی وصی چہوڑا ہو تو ایسا مہتمم بروقت موت کے مقرر کر سکتا ہی اپنا قایم مقام مگر منظوری حاکم وقت کی ضرور ہی

۷ خاص مال وقف کیا ہوا نہین بدلا جا سکتا ہی کسی اور مال سے اگر شرط اسبابمین نہوگئی ہو طرف سے وقف کرنیوالیکے یا اگر بموجب روئداد کے رکہنا قبضہ کا ناممکن نہ معلوم دے یا اگر فائدہ تبدیلی سے حاصل ہو ــــ اراضی وقف کا اجارہ بہی نہین ہو سکتا اور کسی شرط کے

کم ہو اس کی آمدنی سے اور نہ زیادہ تین برس سے الا صورتوں میں جبکہ یہ بابت مفید ہو واسطے حفاظت کے

۸ حکم وقف کرنیوالے کی تعمیل بجز باتوں ذیل کے ہوگی – اگر وہ اصرار کرے کہ مہتمم موقوف نہیں کیا جاویگا حاکم کیطرف سے تو وہ شخص تسپر بھی موقوف ہو سکتا ہے حاکم کی طرف سے بوقت بد وضعی کے اگر اسنے شرط کی ہو کہ زمین وقف اجارہ میں نہ دیجاوے زیادہ ایک برس سے اور کوئی اجارہ دار نہ مل سکے واسطے اسقدر تھوڑے عرصہ کے اور باعث سبب کرنے زیادہ عرصہ کے بہتر ہو واسطے فایدہ زمین وقف کے تو حاکم وقت کو اختیار ہے زیادہ عرصہ اجارہ دینے کا بغیر رضامندی مہتمم کے – اگر اسنے شرط کی ہو کہ بچت فایدہ کے تقسیم کیجاوے درمیان ان شخصوں کے جو مسجد میں آ جاتے ہیں تو تسپر بھی وہ تقسیم کیا جا سکتا ہے اور مقاموں میں درمیان محتاجوں کے گو وہ فقیر نہ ہوں – اگر اسنے شرط کی ہو کہ ہر روز کھانا پکایا جاوے واسطے محتاجوں کے تو روزینہ تسپر بھی دیا جا سکتا ہے نقد حاکم اختیار ہے زیادہ کرنے تنخواہ نوکروں کا جو زمین وقف سے تعلق رکھتے ہیں جس صورت میں کہ وہ زیادہ کے مستحق ہوں اور وقف تبدیل ہو سکتا ہے جس صورت میں مفید ہو موجب حکم حاکم کے باوجود وقف کرنیوالے نے خاص شرط کی ہو در باب نہ کرنے تبدیلی کے

۹ جس صورت میں ایک وقف کرنیوالا مقرر کرے دو شخصوں کو مہتمم شراکت میں تو ایک کو ان میں سے اختیار نہیں ہے علیحدہ کام کرنیکا لیکن جس صورت میں وقف کرنیوالا نصف انتظام اپنے پاس رکھتا ہے اور شامل رکھتا ہے ایک اور مہتمم کو وقف کرنیوالے کو اختیار ہے الگ کام کرنیکا موجب اپنے رائے کے اس طرح کہ گویا وہ خود مہتمم ہے ۔

۱۰ جس صورت میں وقف کیا گیا ہو حاکم کیطرف سے روپیہ خزانہ سرکار سے واسطے فایدہ عام کے

بغیر خاص کسی کے مقرر کرنے کے تو اہتمام سپرد کیا جاوے ایسے شخص کو جو نہایت مستحق ہو بلحاظ علم کے لیکن حاکم کی وقف کرنیوالے کی تعمیل ہووے بجز مراتب مرقومہ بالا کے

باب گیارہواں درباب قرض و ضمانت کے

۱ وارث ذمہ دار ہیں قرضہ اپنے والدین کے جہاں تک کہ مال ترکہ کا ہو

۲ ادا کرنا ایک ایسے قرض کا جسکا اقرار کیا ہو بروقت نزع کے ملتوی رہے جب تک کہ ادا کرنا تندرستی کے قرضہ کا عمل میں نہ آوے اگر ظاہر ہو کہ بیماری کا قرض واجبی تھا اور اقرار کرنا قرض کا بیچ حق وارث کے حالت بیماری میں بالکل باطل ہی جب تک اور وارث نہ قبول کریں قرض واجب

۳ اگر دو شخص شامل قرض لیں اور ایک ان میں سے مر جاوے تو زندہ صرف نصف قرضہ کا ذمہ دار ہی بشرطیکہ صاف شرط نہو کہ ہر ایک ذمہ دار ہے کل روپیہ کا اس واسطے کہ ان میں کا ہر ایک برابر حصہ دار ہے بیچ فائدہ زر قرضہ کے اور لازم ہے نہ ایک ذمہ دار ہو واسطے حصہ فائدہ کے جو کہ دوسرا حاصل کرتا ہے

۴ اسی طرح سے جس صورت میں دو شخص شامل ضامن ہوویں واسطے ادا کرنے قرض کے اگر ایک ان میں سے مر جاوے تو زندہ نہیں تصور کیا جاویگا ضامن کل زر قرضہ کا الّا بمعاہدہ مشروط نہو کہ ہر ایک ضامن ہے کل کا اور ہر ایک ضامن ہے دوسرے کا

۵ جبکہ دو شخص شریک ہوں سود اگری میں اور دونوں کا حصہ مساوی ہو اور دونوں برابر مختار تمام لحاظ میں اس صورت میں ایک شریک ذمہ دار ہی تمام کاموں میں اور بابت تمام قرضہ کے جو کہ لیا ہو لیکن یہ نہیں ہو تو بلحاظ اور شریکوں کے جس صورت میں [illegible] کر سکتا کل زر قرضہ کا علیحدہ کسی ایک شریک سے لیکن لازم ہے کہ سب شریکوں پر دعویٰ ہو یا اگر وہ دعویٰ کرے ایک کے اوپر تو صرف بقدر اوس کے حصہ کے۔

٦ ضروری قرض جو کہ ایک ولی نے واسطے اپنی صغیرے کے اوٹھایا ہو تو لازم ہے کہ وہ ادا کرے
اوسے بروقت بالغ ہونے کے

٧ ہر نوع کی ممانعت نہیں ہو سکتی نسبت ایک قرضدار کے کہ وہ بالکل خارج ہو جاوے
المعززام کاموں سے لیکن باز رکہا جا سکتا ہے کرنے ایسے معاملوں سے جو ظاہرا مضر ہو دین
نسبت قرض خواہ کے

٨ اگر کسی قرضدار پر نالش ہو اور وہ قرض کا اقرار کرے تو اوسکو فوراً قید کرنا نہیں چاہیے
لیکن اگر وہ انکار کرے اور دعوے ثابت ہو گواہی سے تو لازم ہے کہ اوسکو فوراً قید کیا جاوے

٩ اگر بعد فیصلہ کے کچہہ تاخیر ہو طرف سے قرضدار کی جسکو قید نہیں کیا تہا اور اسکے پاس
ہو کوئی قیمتی چیز جو سوا زر قرضہ کے یا اگر اوس قرض سے اوسے کچہ فائدہ مقصود ہو
تو لازم ہے کہ وہ قید کیا جاوے باوجود اس بات کے کہ وہ عذر مفلسی کا کرے

١٠ لیکن اگر قرض ہو اعوض ضرورت کے اور اوسکے عوض میں کچہ قیمتی چیز پائی ہو جیسا کہ
درصورت ایسے قرض کے جو کہ ایسے ضامن پر ہو وے تو قرضدار قید نہیں ہو سکتا جبتک
کہ قرضخواہ اوسکی طاقت ادا کرنے کی نہ ثابت کرے

١١ یہ منحصر ہے اوپر رائے حاکم کے کہ وہ مقرر کریں عرصہ قید کے تعین واسطے ظاہر ہونے
نا استطاعتی کے

١٢ لیکن رہائی قرضدار کی خارج نہیں کر دیتی ہے دعوی اوسکی قرضخواہوں سے
وہ بعدہ بہی قید دلوا سکتے ہیں بروقت ثابت کرنے اس بات کے کہ وہ قرض ادا کر سکتا ہے

١٣ بروقت قرقی و بیع مال قرضدار کے بہت احتیاط ضرور ہے اول قرضدار کا روپیہ
کام میں آوے واسطے ادا کرنے اوسکے قرضہ کے بعدہ اوسکا اسباب منقولہ اور سب کے بعد اوسکا گہر اور زمین

۱۴ کچھ فرق نہین ہے درمیان رہن اراضی کے اور رہن اسباب کے

۱۵ رہن کرنا بغیر قبضہ کے آئین محمدی مین نہین ہے اور قبضہ ضرور شرط ہے رہن مین

۱۶ قرضخواہ کو اختیار نہین علیحدہ کرنے اور بیچنے شئے مرہونہ کا کسیوقت بشرطیکہ اس معنی کے شرط نہ ہوگئی ہو درمیان اوسکے اور قرضدار کے کیونکہ مال مرہون برابر ہے قرض کے اور قرض پر کچھ زیادتی نہین ہو سکتی کیونکہ سود منع ہے

۱۷ یہہ عام قاعدہ ہے کہ مرتہن کا ذمہ ہے خرچ حفاظت شئے مرہونہ کا اور راہن کا ذمہ خرچ پرورش شئے مرہونہ کا مثلاً اگر ایک گھوڑا رہن کیا جاوے تو یہہ ضرور ہے کہ راہن فکر کرے اوسکی خوراک کا اور مرتہن اوسکے اصطبل کا

۱۸ جس صورت مین مال گرو کیا گیا ہو عوض مین قرضہ کے تو مرتہن نہین کام مین لا سکتا اوسے بغیر رضامندی راہن کے اور اگر وہ کام مین لاویگا تو ذمہ دار ہوویگا کل قیمت مال کا —

۱۹ جس صورت مین اس قسم کا مال جو برابر ہووے قرض کے اور وہ تلف ہو جاوے اسطرح جیسے کہ راہن کے ہاتھ سے نہ ہوا ہو تو قرض جاتا رہتا ہے اور جس صورت مین وہ زیادہ ہو قرض سے تو مرتہن ذمہ دار زیادتی قیمت کا نہین ہے لیکن جس صورت مین کم ہو قرضہ سے تو قصور پورا کیا جاوے گا راہن کیطرف سے لیکن اگر مال تلف ہوگیا ہو طرف سے مرتہن کے تو وہ ذمہ دار ہوگا اوس قدر زیادتی قیمت کا جو کہ زیادہ ہوگئی ہو زر قرضہ سے

۲۰ اگر کوئی شخص مرجاوے اور اوس کے بابت بہت سے قرضخواہ ہون اور اوس نے گرو کر دیا ہو کچھ مال ایک کے پاس اون مین سے تو اوس قرضخواہ کو ہی وصول کرنے اپنے زر قرضہ کا مال متوفی سے جو اوسکے قبضہ مین ہی اور قرضخواہ کچھ اختیار اسکے منع کرنیکا نہین رکھتے +

باب بارھوان درباب دعوون اور فیصلہ کے

١ آئین محمدی مین کچہہ قید نہین ہی دعوی حق کی

٢ دعوی جسکی بنیاد ہو زبانی اقرار برابر حکم رکھتا ہی سکیے ہوئے اقرارنامہ کے

٣ ہمرشتگی بیچ ایک کاغذ کے ضرور نہین کرتی معاملہ کو بشرطیکہ معاملہ کرنیوالونکا مطلب بیچ اوسکے بہی بالکل ثابت ہو سکے

٤ عام قاعدہ نسبت سب دعوون کے یہ ہی کہ قدیم دعوی ترجیح رکہتا ہی جدید پر

٥ جسصورت مین کہ عرصہ دعویکا نہ ثابت ہو سکے تو دعوی جسکی بنیاد ہو خرید پر اوسکو ترجیح ہی اوپر دعوی ہبہ کے

٦ معاملے اکثر نہین فسخ ہو جاتے بسبب موت ایک کے معاملہ کرنیوالونمین سے لیکن وہ قائم رہتے ہین اونکے وارثونمین جہانتک کہ مال ارث کا ہو بشرطیکہ شے معاملہ کی وجود پر منحصر نہو مثلاً درصورت ہونے ایک پٹہ کے اگر مالک زمین یا مستاجر مرجاوے تو معاملہ فسخ ہو جاتا ہی بروقت موت کے

٧ ایسا ہی شراکت مین کسیطور کی شریکوکو لازم نہین کہ لیکن رضا ساتھہ اپنے شریک متوفی کے وارثون کے نہ وراثت کو ساتھہ اپنے باپ متوفی کے شریک لیے اور معاملہ جاتا رہتا ہی بسبب موت کے یا ایسی موت کہ جو سزا مین ہو کسی گناہ کے

٨ قسم نہین دیجا سکتی گواہون کو

٩ دعوون متعلق دیوانی کے بیچ گواہی دو مرد کی یا ایک مرد دو عورتونکی ضرور ہی

١٠ غلام اور صغیر اور ایسے شخص جنپر بہتان ثابت ہو چکا ہو وہ گواہ نہین ہو سکتے

١١ گواہی باپ یا دادا کی بیچ حق بیٹے اور پوتے کے اور برعکس اسکے اور گواہی شوہر کی بیچ حق بی بی کے اور برعکس اسکے اور گواہی نوکر کی بیچ آقا کے اور برعکس اسکے جائز نہین ہی

١٢ نہ گواہی شریک کی جائز ہی ایسے مقدمات مین جسمین وہ دونو شریک ہون

۱۳ ایسی باتوں میں جو کہ خاص عورتوں ہی سے تعلق رکھتی ہوں تو گواہی عورت کی جائز ہے بلا صداقت گواہی مرد کے

۱۴ سماعی گواہی درست ہی واسطے ثابت کرنے پیدائش موت نکاح ہم بستر رہنے اور مقرر کرنے قاضی کے کیونکہ معائنہ کرنیوالے گواہ ایسی باتوں کے اکثر نہیں ہوتے

۱۵ کچھہ زیادہ اعتبار نہیں ہوجاتا بسبب زیادہ ہونے گواہوں کے تعداد مطلوبہ سے

۱۶ ایسی گواہی گواہوں کی جسکے سبب سے ثابت ہو دعوی مدعی کا کسی چیز پر جسکا اسنے اپنے ظاہر مین بیان نہین کیا قبول نہین کیجاتی مثلاً اگر گواہوں مین سے کوئی اظہار دیوے کہ مدعیکو زیادہ روپیہ چاہیئین بہ نسبت انکے جنکا اوسنے دعوی کیا ہی

۱۷ وہ گواہی گواہونکی جس سے ثابت ہووے مدعیکا دعوی اور پر دلیل کے جو مختلف ہووے اظہار مدعی سے تو قبول نکیجاوے مثلاً اگر مدعی دعوی کرے بسبب خرید کے اور اوسکے گواہ اظہار دیوین کہ اوسکا دعوے ازروی ہبہ کے ہے

۱۸ جس صورت مین قرض کا دعوی کیا جاوے اور بعضی گواہ اظہار دیوین کہ کل روپیہ ادا ہے جسکا کہ دعوی کیا ہی مدعی نے اور بعضی گواہ بیان کرین کہ ادا سے کچھہ کم ہی تو مدعی مستحق ہی کم روپیہ کا جو کہ اپنے گواہوں نے بیان کیا ہی

۱۹ جس صورت مین مدعاعلیہ دعوی مدعیکا اقبال نکرے تو مدعیکو دعوی ثابت کرنا پڑیگا

۲۰ اگر مدعاعلیہ اپنے جوابدعوی مین کچھہ روئداد اظہار کرے مثلاً ادا کرنا زر دعویکا تو اوسکو لازم ہی ثابت کرنا اس بات کا

۲۱ مدعاعلیہ کے جوابدعوی مین سوائے انکار کے اگر کسی ایسی بات کا ذکر ہووے کہ وہ بات جواب رہ سکے واسطے ضرور نہین ہو تو مدعیکو اپنا دعوی ثبوت کرنا چاہیئے مثلاً ایک آدمی کسی شخص پر دعوی کرے

واسطے انصاف ملکیت کسی شے کی اوسی بنیاد پر کہ ہی حقیقی بیٹا ایک ہی باپ اور ماں کا تو مدعا علیہ جو اندر دعوے میں صرف نہیں انکار کرتا لیکن کہتا ہی کہ مدعا علیہ اور خاندان انکا ہی یہ بات اگر مدعا علیہ ثبوت کرے تب بھی مدعیکو اپنا دعوے ثبوت کرنا چاہیئے

۴۲ ایک دعوی نہیں قبول ہو سکتا جو کہ برخلاف ہو پہلے دعوے کے دونو جنمیں سے جائز نہیں مثلاً ایک شخص نے پہلے مقدمہ میں کہا کہ فلانا شخص میرا بھائی نہیں ہی تو بعدہ وارث نہیں جا سکتا اُس شخص سے اوپر عذر الارث کے

۴۳ لیکن اگر دعوی مختلف ہو پہلے دعوے سے اور وہ دونو ہو سکتے ہوں تو وہ قبول ہو سکتا ہی مثلاً ایک دعوی کیا گیا ایک مالکا بوجہ خرید بنیکے تو اوسی مالکا دعوی ہو سکتا ہی ادس شخصکی طرف سے بسبب وراثت کے لیکن اگر دعوی وراثت کا پیشتر کیا ہو تو بعدہ دعوے خرید کا قبول نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ظاہر ہی کہ یہ دونو دعوی مناسب نہیں ہیں

۴۴ اگر ایک شخص دعوی کرے اور اوسکی ثابت کرنیکے لئے گواہ نہوں تو قاعدہ یہ ہی کہ مدعا علیہ سے قسم لیجاوے اور اگر وہ قسم کہانیسے انکار کرے تو فتوی دیا جاوے بیچ حق مدعیکی لیکن اگر وہ از روی حلف کے انکار کرے تو وہ بری الذمہ ہی دعوی سے

۴۵ جسصورتمین طرفین کے گواہ ہوں تو اکثر مدعیکے دعویکو ترجیح ہی اسطرح سے مثلاً جسصورتمین قرضخواہ اور قرضدار متنازع ہیں بتعداد زر قرضہ کے اور دونو کے گواہ ہوں تو دعوی مدعیکو ترجیح ہی لیکن جس صورتمین کوئی گواہ نرکھتا ہو تو اظہار مدعا علیہ کو از روی حلف کے اعتبار ہی

۴۶ یہ بہی ایک عام قاعدہ ہی کہ جسصورتمین گواہی پیش کیجاوے دونو طرفونسے تو ترجیح دیجاوے گواہوں اوس شخصکو جسکا دعوی زیادہ ہو اگر جسے مثلاً بیچ مقدمہ ایک بیع کے جسصورتمین تنازع درمیان بیع کرنیوالے اور خریدار کے ہو اور دونو شخصوں کے گواہ ہوں تو گواہ جو اظہار دیتے ہیں کہ زیادہ روپیہ واجب ہے یعنی مدعیکی گواہ مستحق ہیں ترجیح کے

۴۷ جسصورتمین تنازع ہو درباب قیمت کے اور مال کے بہی اور دونو شخصونکے گواہ ہوں تو گواہ بایع کے مستحق ہیں ترجیح کے جہانتک کہ قیمت سے علاقہ ہی اور ترجیح ہووے گواہوں خریدار کو جہانتک کہ تعلق ہو قسم اور تعداد مال سے

۲۸ اگر کوئی طرفین سے گواہ نہ رکہتا ہو تو ان دونو سے حلف لیا جاوے اور اگر دونو راضی ہوں قسم کہانیکو تو معاملہ
فسخ ہو جاوے لیکن اگر ایک انکار کرے قسم کہانی سے تو فتوی صادر ہو بیچ حق قسم کہانیوالے کے

۲۹ لیکن اگر تنازع واقع ہو بلحاظ صرف شرطوں بیع کے مثلا در باب عرصہ ادا کرنے روپیہ وغیرہ کے اور طرفین راضی
ہوں قسم کہانے پر تو حلف سے بیان اوس شخص کا جس پر دعوی کیا گیا ہے مستحق ہے ترجیح کا

۳۰ جس صورت مین ایک شوہر اور بی بی تنازع کریں در باب تعداد زر مہر کے اور دونو کے گواہ ہوں تو گواہ زوجہ
کیطرف کے معتبر ہیں اور اسیطرح سے بیچ ایک تنازع کے درمیان پٹہ دینے والے اور پٹہ لینے والیکے گواہی ایک
کیطرف کی مستحق ہے ترجیح کی جہانتک کہ انکا اپنا فائدہ تعلق رکہتا ہو گواہ پٹہ دینے والیکے قبول ہونگے در باب
محصول کے اور گواہ پٹہ لینے والیکے ترجیح رکہیں گے در باب میعاد پٹہ کے

۳۱ جس صورت مین مال کا دعوی کیا جاوے اور وہ شخص جسکے قبضہ میں وہ مال ہووے بیان کرے کہ میں صرف امانت دار
یا مرتہن ہوں غیر حاضر مالک کا اور اس بات کے گواہ ہی پیش کرے تو دعوی ڈسمس ہو جاویگا لیکن دعویکا
انکار کیا جاوے فورا جس صورت مین دعوی کرنیوالا قبول کرے کہ اوس کا حق ملا ہے غیر حاضر مالک سے

۳۲ فتوی نہیں جاری کیا جا سکتا ایک جانب سے وجہ یہہ ہے کہ فیصلہ کی بنیاد ہوتی ہے اوپر
مدعا علیہ کے اقرار کے یا اگر انکار کرے تو اوپر گواہی گواہوں کے اور جس صورت مین وہ غیر حاضر ہو
تو یہہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ انکار کرتا یا اقرار کرتا دعوے کا

۳۳ جس صورت مین مقدمہ رجوع کیا جاوے پنچوں کو تو یہہ ضرور ہے کہ فیصلہ پنچونکا بالاتفاق ہووے

تمت الکتاب بعون الملک الوہاب

تم تم تم

تم تم

تم

دہرم شاستر

باب اول درباب حق ملکیت کے

اصول دھرم شاستر کے

ملک یا جایداد بموجب دہرم شاستر کے چار قسم کی ہے اول غیر منقول موروثی
منقول موروثی منقول غیر موروثی خواہ وراثت خواہ کسی کی بخشش سے خواہ
اپنے زر کی خرید سے یہاں تحقیق کرنا حق ملکیت جو بسبب وراثت کے حاصل ہوتا
کافی ہے کیونکہ تمام ممانعتیں جو واسطے نقل کرنے ملک کے ہوتے ہین اسی پر منحصر
ہین ایک لاوارث شخص کو اختیار کل اور مستقل اپنی ملک پر ہے اگرچہ وہ ملک کسی
طرح سے حاصل ہوئی ہو ملک غیر منقولہ موروثی مین شخص متصرف کو ویسے
اختیار تام نہین ہے یعنی بیٹے پوتے اور پڑپوتے شخص متصرف کے بدون اسکے
وہ بڑے ہون اون عیوب عقلی اور جسمی سے جنسے حقیت ورثہ کی باطل ہوجاتی
ہے اوس ملک مین اپنی شرکت رکہتے ہین جتنی کہ متصرف خود رکہتا ہے اختیار
نقل ملک کا اسکو حاصل نہین الا کسی خاص صورت یا ضرورت مین اور نہ اختیار
زیادہ دینے حصہ کا ایک لڑکے کے بہ نسبت دوسرے کے ملک منقولہ مین خواہ موروثی
ہو یا حاصل کی ہوئی اور غیر منقولہ مین خواہ حصولی خواہ بقبضہ سے نکل جانے سے

دوبارہ پائی ہوئی اختیار نقل انتقال کا ہے مصرف اسکے جسطرح وہ
مناسب جانے کرے قانون کو اس امر سے کچھہ علاقہ نہین مگر یہہ دھرم
سے یہہ صرف تعلق رکھتا ہے چونکہ حسب مرقوم الصدر کے باپ کو ملک
غیر منقولہ موروثی مین اختیار تمام نہین ہے اور دھرم شاستر مین ذکر
وصیت ناموں کا کچھہ نہین تو معلوم ہوا کہ وہ بالکل بیکار ہین اور کار اونکے مضمون
جب کہ خلاف قانون ہون ملحوظ نہون ورنہ ہر ایک شخص کو اختیار اس
بندوبست کا جو وہ حین حیات نکر سکتا ہو اور چاہتا ہو کہ بعد اوسکے وفات
کے عمل مین آوے حاصل ہوتا وصیت نامہ اوسکو کہتے ہین کہ ایک شخص
موافق قانون کے اپنے ارادی جو وہ چاہتا ہے کہ بعد اوسکے عمل مین آوین
ظاہر کرے لیکن اگر خلاف قانون ہون تو تعمیل اونکی نہو گی یہہ ممکن ہے
کہ ایک شخص خیال مرگ سے ملک بخشدے لیکن وہ معانی وصیت
نامہ کے جو وہ آئین انگریزی مین مفہوم ہوتے ہین دھرم شاستر والون کو معلوم
نہین اور اسطرح کی بخشش فقط اونہین صورتون مین درست ہوگی جنمین کہ ایسی
عطیہ درست خیال کی جاتی ہین جو یہہ کہ حین حیات ایک شخص کے تعین ہوسکے
تو وہ بعد مرگ بھی متصور ہے نابر انتقال ملک غیر منقولہ موروثی اسی
سے ہے بعض امور جو از روی آئین ممنوع نہین ہین اگر کر دیے جاوین تو بموجب قانون
نہوگا اسکے قابل منسوخی گو خلاف دھرم ہون مثلاً ایک باپ کو جو باوجود
اختیار کل کے اپنے ملک حصولی پر نابر انتقال اوسکے اپنی اولاد پر کرنا لازم
نہین ہے اسطرح سے کہ ایک کو ترجیح دی اور دوسری کی حصیت سے

بعیر باعث تو ہی کے محروم رکھے جیہ بایت دایا بہاگا مین لکہی ہے کہ خلاف
دہرم کے ہے لیکن اونمین یہہ بہی قلم بند ہے کہ ہبہ یا تحویل ایک سے دوسرے کو
اس صورتمین خلاف قانون اور نادرست نہین اسواسطےکہ جو بات نفس الامر مین
ہے ہزار مسایل یا ایات سے بدل نہین جاسکتی یعنی ایک امر واقعی یا ایک
ہبہ جو ایکبار عمل مین اچکا گو خلاف دہرم ہو مگر خلاف قانون ہو تو وہ قابل منسوخی
نہین ہے مرتکب اس امر کا از روے دہرم کے گنہ گار ہے لیکن بموجب قانون
کے مجرم نہین

دہرم شاستر

باب اول درباب حق ملکیت کے

ایک شخص جو سات اور ون کے ایک ملک موروثی مین شرکت رکہتا ہے اپنا حصہ
کسی کو بموجب دہرم کے نہین دے سکتا اسواسطےکہ متاکشرا مین نہین لکہا ہے
کہ یہہ شخص جب تک اپنے شریکون سے علحدہ نہو تب تک اوسے اختیار جدا اپنے
حصہ پر حاصل ہے اور یہہ مسئلہ ایک امر واقعی ہزار مسایل سے بدل نہین
جاسکتا اوس کتاب مین مذکور نہین ہے مگر موجب دایا بہاگا کے جو مسئلہ مذکور
کو تسلیم کرتی ہے اور اختیار علحدہ پیش از جدا ہونیکے شریکون سے بہی جایز کہتی
ہے اختیار فروخت یا دینے اپنے حصہ کا ہر ایک شخص کو شریکون مین سے
حاصل ہے جہان متاکشرا جاری ہے وہان یہہ ارادہ خلاف شرع ہوگا
لیکن جہان کہ دایا بہاگا جاری ہے وہان البتہ جایز ہوگا بہوانی پرشاد

کو مدعی   سماۃ تارانی مدعا علیہ کے مقدمہ مین صدر دیوانی عدالت نے یہہ فیصلہ
کیا کہ موافق دھرم شاستر کے جیسا کہ بنگالہ مین جاری ہے ایک شخص شریک
بطور عطا یا اور کسی وضع سے اپنا حصہ ملک موروثی غیر منقولہ کا باوجودیکہ
اوسکی خبر یا تو اسے بقید حیات ہون جسکو چاہے دے سکتا ہے لیکن بندرام
وغیرہ کے مقدمہ مین یہہ فیصلہ پایا کہ بموجب قانون ممالک بہار کے ایک عطا سے
مشترک غیر منقسم ملک کے خواہ غیر منقولہ خواہ منقولہ نادرست ہے گو کہ بخشنے والیکے
حصہ سے زیادہ نہیں ہو   اگر ایک باپ حین حیات بڑے بیٹے کے تمام اپنے
حصولی ملک منقولہ اور غیر منقولہ اور موروثی منقولہ ملک چھوٹے بیٹے کو عطا کرے
تو بموجب قانون کے جایز ہے مگر وہ شخص بموجب دھرم کے گنہگار رہے اور اگر
حین حیات بڑے بیٹے کے اپنی ملک موروثی غیر منقولہ چھوٹے کو دیوے تو
جایز ہے   پس اگر ایسی حرکت اجبانا ظہور مین آوے تو چاہئے کہ قانون سے
ملحوظ ہو   شہادتین واسطے رائے مرقوم الصدر کے یہہ ہین   اول و دوم
دوم باجنی دال سیا یہہ دونو دایا بہاگا مین منقول ہین   سیوم و
چہارم وج نیانشوار اجو مدہا تی تہی مین مذکور ہے   اکثر مقدمات مین جو پیش ہوئی ہین
سوپریم کورٹ نے تائید ہندو دکی وصیت نامون کی کی اگرچہ وہ خلاف مسئلہ مرقومہ
بالا کے تھے   منجملہ مقدمات منقولہ کے وصیت نامہ راجہ ناب کشن کا عجیب تر ہے
کیونکہ اس شخص نے باوجود ہونے ایک صلبی بیٹے اور ایک متبنی کے تعلقہ موروثی بہائی
کے بیٹون کو چھوڑا لیکن اس مقدمہ اور بہت سے اور ونمین عدالت مذکور نے
قانون کو ملحوظ رکہا اسواسطیکہ تخاصمین اوس مقدمہ کی حقیقت پر بنیاد رکہتے تہے

اور یہہ قانون پر یعنی مدعا علیہا انکار کرتے تھے تحریر وصیت نامہ کیے اور یہہ کہ بالکل
مرد متوفی اختیار لکھنے وصیت نامہ کا نہ رکھتا تھا اور کہ درصورت کہ لکھا جاتا ووہ
ناجایز ہوتا بالجملہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکم دیا جاویگا نسبت اس امر کے
کہ ایک امر واقعی ہزار سال سے ہے ناممکن التبدیل ہے خلاف قانون اختیار
حد اکرنے ملک کا نہیں دے سکتا

باب دوم در باب حق وراثت

بموجب احکام دھرم شاستر کے جو بابت وراثت کے اب تک
جاری ہین تمام صلبی اولاد جو بالاتفاق ساتھ اپنے باپ اوسکے وراثت
تک زمین اور اوسکی ملک غیر منقولہ منقولہ موروثی و حصولی کے برابر وارث ہوتے ہین
زمان سابق مین حق بڑی اولاد کا بعض مراتب مین زیادہ تھا مگر زمانہ حال
کلجگ مین یہہ اور [illegible] منسوخ ہوا حق نیابت کا پڑپوتے تک پہنچ سکتا ہے
یعنی پوتا اور پڑپوتا جس حال مین کہ ایک باپ اور دوسرے کا باپ اور دادا
مرجاوے فرداً فرداً برابر حصہ بعوض باپ اور دادا متوفی کے اپنے
چچا اور بیٹے چچا کے شامل لینگے یعنی جو حصہ کہ باپ کو پہنچتا اگر وہ جیتا
رہتا وہی حصہ کو اونکی اولاد آپس مین تقسیم کر لیگی حقیقت مین لفظ
پتر کے معنی مین پوتا اور پڑپوتا درصورت نہونے صلبی اولاد کے قائم
مقام اوسکا اور ویسا ہی حقدار بھی ہو شودر کی قوم مین لونڈی کی
اولاد سات اپنے نکاحی بھائیون کے نصف حصہ لے سکتے ہین درصورت

نہونے بیٹے پوتے اور پرپوتے کے نواسے اگر ہو تو وہ شریک میراث اور برابر حصہ دار ہے
جب بیٹے نہون تو پوتے مالک ہونگے بن اس صورت مین بموجب دستور قایم مقامی کے
وہ حصہ دار ہیجاے اپنے باپ کے ہین یعنی انکو فقط انکے باپ کا حصہ ملتا ہے

دھرم شاستر کے

باب دوم درباب حق وراثت کے

کو اولاد ایک بیٹے کی زیادہ ہو اور دوسری کی کم لیکن حصہ کم و بیش نہین لے سکتے ہین جس صورت مین بیٹے اور پوتے نہون تو پرپوتون کو ورثہ پہنچتا ہے اس حال مین بیٹے کتنے ہی ہون ایک پوتے کے فقط آپ اپنے کا حصہ لین گے اور باہم برابر تقسیم کرینگے درصورت نہونے بیٹے پوتے اور پرپوتون کے ورثہ بحق ... کے انکے نہین پہنچتا پس بیوہ موافق قانون متمشیہ بنگالہ کے وارث ... قطع النظر اس سے کہ شوہر متوفی اوسکا جدا رہتا تھا یا شریک اپنے لینے کے مگر بموجب قوانین اور جگہون کے بیوہ فقط صورت اولیٰ وارث ہو سکتی ہے اسواسطے کہ جو جدا رہتا ہو وارث ہوتا ہے اگر ایک بیوہ سے زیادہ ہوںتو انکا حق برابر ہے قانون بیوہ کے جانشین ہونے کے باب مین صاف ہے اور اوسمین جا سے تکرار نہین لیکن کسی شئی مین وہ بیوہ جانشین بھی ظاہر نہین تو اوسکو حق کامل مالکیت کا حاصل نہین اور نہ وہ کماحقہ جین حیات ... پٹہ وغیرہ لکھا سکتی ہے کیونکہ از روے قانون متوفی کے جانشین اور بھی مین

اسکا اختیار ملک پر بعض مراتب مین ہے وہ بالکل اوس ملک مین سے بیچ نہین سکتی الا کسی ضروری یا مخصوص مطالب کے لیئے کہ جکی تصریح شاسترمین ہے پس ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بیوہ بطور امین کے ہے اور اوسکا اختیار ملک پر جزوی ہے یعنی اگر وہ اوس ملک کو تلف کرے تو وہ لوگ جو قایم مقامی مین شرکت رکھتے ہین اونہین اختیار باز رکھنے کا بیوہ کو ایسی حرکت سے صاف حاصل ہے لیکن یہہ امر کس کس طور سے تلف ہونا ملک کا کہلاتا ہے ہر ایک علیحدہ مقدمہ کی کیفیت سے تحقیق ہو سکتا ہے ازروی دستور العمل بنارس کے واضح ہوتا ہے کہ اگر بھائی شوہر متوفی کے شامل ہون اور اس خیال سے کہ وہ بیشک خبر گیری بیوہ کی کرین گے تو اوسکو حق وراثت کا نہین ملیگا اگر الگ رہتے ہون اور یہہ گمان بھی کیا جاوی کہ شاید اونمین محبت برادرانہ نہو تو ایسی جگہہ تعمیل قانون کی واسطے حمایت شرکت بیوہ کے ضرور ہے اور یہہ بات یہان بیان کرنی مناسب ہے کہ اگر ایک شخص ایک بیوہ سے زیادہ مثلا تین بیوہ چھوڑ مری تو مالکیت بیوون کی ہوتی ہے اور بعد وفات ایک یا دو بیوہ کے پس ماندہ خواہ ایک یا زیادہ مالک ہوتی ہین اور قبل از وفات تمام بیوون کے اور کوئی شوہر کا وارث حصہ دار ملک نہوگا بموجب مسئلہ سمرتی چیندریکا کے جس پر جنوب ہند مین بہت عمل ہے بیوہ جتنے والی شوہر کے ملک منقولہ اور غیر منقولہ پر جو تبکہ اوسکا مہ یہا بیون سے جدا رہتا ہو قابض ہوتی ہے لیکن لاولد بیوہ صرف ملک منقولہ

بیان بیٹی کا

[illegible]

اگر بیٹے والی اور دوسری لاولد بیوہ ہو تو صاحب اولاد فقط غیر منقولہ جائداد
پاویگی اور منقولہ ملک دونون مین برابر منقسم ہوگی اگر بیوہ نہو تو بیٹی وارث
ہوتی ہے مگر اوسکی شرکت کامل نہین * موافق مسلہ بنگالہ کے ناکتخدا بیٹی
اول استحقاق جانشینی کا رکہتی ہے اگر یہہ نہو تو وہ بیٹی جو بیٹے والی ہو
اور وہ جو اغلب ہے کہ بیٹے والی ہوجاویگی بشمول مستحق جانشینی کی ہین +
اور اگر بیٹے والی نہو تو وہ جو اغلب ہے کہ بیٹے والی ہوگی وارث ہے
اور بالعکس اسکے لیکن بیٹی عقیمہ یا بیوہ بیتی بغیر بیٹے کے یا یہہ کہ وہ فقط
بیٹی والی ہی ہو کسی نہج سے وارث ملک نہوگی بنارس مین قانون اس باب
مین مختلف ہے یعنی وہان ناکتخدا بیٹی پہلے حقدار ہے جو یہہ نہو تو کتخدا بیٹی
جو مفلوک ہو اگر یہہ بہی نہو تو متمول بیٹی مگر بیٹے والی بیٹی کو یا اوسے جو اغلب
ہے کہ بیٹے والی ہوجاویگی بانجہ بیٹی یا بیوہ بیٹی لاولد پر فوقیت نہین ملتی *
بموجب قانون متہی لا کے ناکتخدا کو کتخدا بیٹی پر ترجیح ہے جو کواری نہون
تو بیاہی وارث ہین مگر کتخدا بیٹیون مین بلحاظ اولاد لاولدی یا بانجہ پن یا
مفلسی یا مالداری کے کچہہ فرق نہین ہوتا یہہ بات یہان ذکر کرنی مناسب ہے
کہ قانون مرقوم الصدر جانشینی کے باب مین بنگالہ کے ہر ایک مقدمہ مین
برتا جاسکتا ہے لیکن اور مقامون مین صرف جبہی برتا جاسکتا ہے
جبکہ کنبا جدا ہو کیونکہ بموجب مسئلہ بنارس اور اور جگہون کے بہی وہ بیوہ
جسکے بعد بیٹی مالک ہو درصورت شمول کنبے کے ہرگز وارث نہین ہوسکتی
اور نہ بیٹی نواسہ یا نانی اسحالت مین باپ کی ورثہ کی مالک ہین اگرچہ سب جگہون مین ان باتون مین اختلاف ہے

لیکن اس بات پر کسطرح ایسی ملک بعد وفات بیتی کے درصورت نہولے بیتے کے بہی ہی
سب متفق ہین بموجب قانون مستعمل بنارس وغیرہ کے وہ ملک بطور استری
دہن کے اوسکے شوہر یا اور وارث کو نہین پہنچتی اور مطابق قانون بنگالہ کے بہی اوسکے
باپ کے وارثون کو پہنچتی ہے ایک مقدمہ راج چندر داس مدعی اور ... مدعا علیہ
کے یہہ فیصلہ پایا کہ موافق دھرم شاستر کے جیسا بنگالہ مین جاری ہی بعد وفات
ایک بیوہ کے جو دعویدار اپنے شوہر کے ملک کی تہی اوسکی بیتی وارث ہوگی دیورنہین
ہوگا بشرطیکہ وہ بیتی بیتے والی ہو یا اغلب ہو کہ وہ بیتی والی ہوجاوے گی اور جب
وہ لاولد مرجاوے تو اوسکا چچا وارث ہوگا شوہر نہین ہونی کا بمبئی مین ایک عجیب
مقدمہ درباب بیٹی کے حق کے واقع ہوا اور وہ قابل بیان ہے دو بیوون مین
سے ایک کے دو بیتے تہے اور دوسری کے ایک بیتی جب بیتی والی بیوہ مرگئی تو
تامل ہوا کہ اوسکی جانشین ملک مین اوسکی بیتی ہو یا بیتے اوسکی سوکن بیوہ کے
مصلف لوگون سے اس باب مین مصلحت ہوئی سب کی رائے یہہ آیا کہ
بیتی مالک نہین ہو سکتی کیونکہ بیوہ کا حصہ ملک مین بعد وفات کے اوسکے شوہر کے
وارثون کو پہنچتا ہے اونہین مین بیتی گنی جاتی صرف اگر اوسکے اپنے بہائی نہوتے
حسب قانون بنگالہ اور بنارس کے حقدار بیتیان نہون تو نواسے مالک ہوتے
ہین لیکن متہی لا کے قوانین مین یہہ بات نہین اوس قانون مین اگر دو بہن بیتی
یعنی ایک بیتی سے زیادہ کے بیتے ہون تو وہ فی نفس برابر حصہ لین کے اور
بموجب باپ کے حصہ کے جیسے پوتے لیتے ہین نہ لین گے اگر ایک متعدد لڑکیون
جو ناکتخدا جانشین باپ کے ہوئی تہین مر جاوے بیتے اور بہنین یا بہانجے چہوڑ کر

بہ ب

ہوا تو قانون بنگالہ سے بیتے فقط اپنی ما کا حصہ لیتے ہین بہنین اور بہا بجے
نہین پاتے اگر کتخدا لڑکیون مین سے جو قایم مقام باپ کے ہوتی ہون
بیتے بہنین بہا بجے چہوڑ کر مرجاے تو قانون مذکور سے بہنین فقط وارث ہونگی
اور جو بہنین بہون تو ملک درمیان اوسکے بیتون اور بہانجون کے برابر تقسیم
ہوجاویگی یہہ فرق سواے بنگالہ کے اور کہین جاری نہین ہے ایک
مصنف جسنے دہرم شاستر کی شرح لکہی ہے مقدمہ مرقوم الذیل بیان
کرتا ہے اگر تین بہنین شامل باپ کے جایداد پر قابض ہون یعنے آ ب
س فرض کرو آ لا ولد ہے اور ب کا ایک بیتا اور س کے تین بیتے ہون
اور بالفرض س مرگئی ہو پیشتر آ کے اور ب زندہ رہی ہو تو یہہ بالاتفاق
قرار پایا ہے کہ بعد وفات آ کے اوسکی جایداد ب کو ملی مگر بعد ب کے
آیا وہ جایداد اوسکے اکیلے بیتے کو ملی گی یا درمیان اوسکے اور تین بیتون س
کے تقسیم ہوجائیگی ایک تامل کا مقام ہے اس صورت مین خیال کرتا ہون
کہ اگر ملک بیتون کو جب وہ ناکتخدا ہین ملتی تو بعد وفات س کے اوسکے تین
بیتون کو پہنچتی اور بہنون کو نہین لیکن اگر وہ ملک پانے کے وقت مین کتخدا تہین
تو بہنون کو پہنچتی اور بعد مرنے آ کے ب کو اور بعد ب کے اوسکا بیتا اور س کے
بیتے نہی ادہی لیتے بموجب اس تمام قاعدہ کے کہ ملک جو ایک بیتی کو ملتی ہے
تو بعد اوسکی وفات کے وارث اوسکے باپ کے لیتے ہین لڑکی کی وارث نہین
پاتے اور اس صورت مین باپ کے وارث اوسکے نواسے ہین جو حقدار برابر
حصہ کے ہین ایک بیتی کا پوتا یا اور اولاد بیتی کی یا بیتی کی بیتی یا اوسکا شوہر

کسی صورت مین بیٹی مذکور کا وارث بلا واسطہ اوس ملک مین جو بعد مرنے باپ کے
بیٹی مذکور کو ملی تہی نہین ہو سکتی اس طرح کی ملک موافق قاعدہ سب جگہون کے
اوسکے باپ کے نزدیک وارث کو ملیگی اور بطور استری دہن کے اوسکے
اپنے وارث کو نہین پہنچی کی اگر نواسے نہون تو باپ وارث ہے بموجب
قانون متمشیہ بنگالہ کے مگر بموجب قانون اور جگہون کے فقط ما جانشین ملک
ہوتی ہے اگر باپ نہو تو بموجب سب جگہ کے ما وارث ہے اور اوسکی شرکت بیان ماکا
کامل نہین اور مانند شرکت بیوہ کے ہے جو اوپر مذکور ہوا بیچ ایک مقدمہ
ملک کے جو بسبب وفات بیٹے کے ما کو ملی تہی عہدہ داران صدر دیوانی عدالت
نے کہا کہ قانون درباب ملک کے جو بیوہ کو ملا اور اوس ملک کو جو ما کو ملے
یکسان ہے جب یہہ مرجای تو ملک بیٹے کے وارثون کو پہنچتی ہے عورت بیان برادران کا
کے وارثون کو نہین در صورت نہونے والدین کے بھائی وارث ہوتے ہین*
پہلے مادرزادہ متفق بھائی بعد ازان نامتفق بہائی ایک ہی والدین سے پہر
متفق سوتیلے بہائی بعد ازان نامتفق سوتیلے بہائی حکم مرقومہ بالا اسی حال
سے دیا گیا کہ شخص متوفی کے فقط مادرزادہ یا فقط سوتیلے بہائی تھے اور
وہ سب یا شامل یا سب جدا تھے * لیکن اگر ایک شخص ایک مادرزادہ
بہائی جو جدا ہوا اور ایک سوتیلا بھائی متفق یا بعد ازان شامل ہوا چھوڑکر مر جاے
تو یہہ دونو برابر حصہ ملک کے وارث ہونگے بہنین وارثون مین نہین گنی جاتین
ایک مقدمہ مین جو صدر دیوانی عدالت فی حال مین فیصلہ کیا ایک تامل واقع ہوا تہا
بلحاظ حق ایک بہائی اور بہتیجے کے جو قریب وارث تھے بعد شوہر کے جسکی ملک اوسکی

بیوہ کو ملی تہی اور اس بیوہ نے بہی وفات پائی تہی ہندوٴن نے پہلے یہہ رای دی
کہ یتیم برادرزادہ معہ چچا کے حقدار وراثت کا ہے مگر یہہ رای بعد ازان غلط
ثابت ہوئی بیچ جانشینی جائداد دادا کے حق نیابت کا بیشک ہے یعنی پوتا
بعد وفات اپنے باپ کے معہ چچا کے وارث ہے لیکن بہائی کی ملک مین ایسا
نہوگا اسواسطے کہ بہتیجے وارث گنے جاتے ہین ایک لاولد شخص کی جائداد پر
بعد بہائی کے اور مستحق جانشینی کے درصورت نہونے بہائی کے ہین *
درصورت نہونے بہائیون کے اونکے بیٹے اسی سررشتہ سے وارث ہونگے
لیکن بلحاظ اونکی جانشینی ہونیکے یہہ ایک خاص بات ہے کہ اگر ایک بہائی کے بیٹے
جنکا باپ پیش از پہونچنے ملک کے مرگیا ہو دعوی کرین بسبب حق نیابت کے
تو وہ اپنے باپ کا حصہ لیتے ہین موافق چچا کے کیونکہ اس صورت مین وہ بطور
پوتون کے ہین جو سات ایک بیٹے کے حصہ لیتے ہین لیکن جب قایم مقامی بہائیون
کے بیٹون کو فقط برادرزادون کے ہوجتی ہے تو وہ فی نفس برابر حصہ
لیتے ہین جس طرح بیٹے کے بیٹے لیتے ہین * سبودہنی مین
لکہا ہے کہ جانشینی کسی صورت مین فی مستفس نہین ہوسکتی مگر اس برادرزادے
کی پیشرفت نہین * مصنف سبودہنی کا اس بات کی تایید کرتا ہے کہ
بہائی کی بیٹیان وارث ہوتے ہین * نندا پنڈت کی بہی یہی رای ہے
مگر یہہ مسئلہ اور سب جگہ علی العموم منسوخ ہے اگر بہائی کے بیٹے نہون تو اونکے پوتے اسی ترتیب
اور اوسی طور سے وارث ہوتے ہین حسب قانون مروجہ بنگالہ کی لیکن از روے
قانون بنارس متہی لا اور اور اضلاع کے بہائی کے پوتے بیچ سلک وارثونکے منسلک نہین ہین اور بعد

بہائی کے بیتے کے ورثہ دادی کو ملتا ہے درباب رشتہ وراثت کے بہت سے
اضلاع ان باتوں میں سوائے مقامات مرقوم الصدر کے متفق ہیں لیکن بلحاظ دازمان
بعید کے جیسا کہ بعد ازین بیان کیا جاویگا اونمین بہت اختلاف ہے درصورت
نہونے بہائی کے پوتوں کے ہمشیرزادے وارث ہیں بموجب قانون بنگالہ کے
مگر بموجب قوانین اور اضلاع کے جیسا کہ مذکور ہوچکا ہے بعد برادرزادہ کے
دادی وارث ہوتی ہے اور ہمشیرزادہ وارثوں میں سے خارج ہے
صدر دیوانی عدالت نے ایک مقدمہ بہاسچے کا درباب ملک غیر منقولہ ایک
متوفی ہندو کے بنگالہ مین بنام اوسکے چچا کے بیتے کے فیصلہ کیا اور یہہ ظاہر ہوا
کہ مدعی حسب دستور العمل بنگالہ کے وارث ہوتا ہے لیکن موافق ائین متہی لاکے
مدعا علیہ چاہیے کہ ہوتا درباب حقیقی اور سوتیلے رشتہ داری کے اقسام بنگالہ
مین اختلاف راے بہت ہے بعض کی یہہ راے ہے کہ مادر زادہ بہن
کا بیتا سوتیلی بہن کے بیتے پر فائق وراثت مین ہے مگر حسب نہایت پسندیدہ
اسناد کے کچہہ فرق نہین چاہیے ہمشیرہ زادی کے بیچ سلسلہ ورثی کے بہن
نہین درصورت نہونے بہانجون کے وراثت بطور مفصلہ ذیل جاری رہتی ہے
بموجب سلسلہ بنگالہ کے جیسا کہ دایاکرم دایاکرم سنگراہ مین لکہا ہے
بہتیجے کا بیتا دادا دادی چچا اوسکا بیتا اور پوتا پہوپہیرا بہائی چچیری
بہن کا بیتا پردادا پردادی دادا کا بہائی اوسکا بیتا اور پوتا
پردادا کا نواسہ اور اوسکی بہتیجی کا بیتا جو یہہ نہون تو وراثت مادری
ذیل مین نانا کو پہونچتی ہے ـ ماموں اسکا بیتا پوتا اور نواسہ پرنانا

اوسکا بیٹا پوتا پڑپوتا اور نواسہ سکڑ نانا اوسکا بیٹا پوتا پڑپوتا
اور نواسہ اگر ان مین سے کوئی نہو تو ملک بعید رشتہ دارون سلف اور خلف
کو چودہوین درجہ تک پہونچتی ہے تب اچارج کو شاگرد کو ہم مکتب کو
ہم گوتی کو ایک ہی فرقہ کے سردار کی اولاد کو برہمان بیدخوانان کو اور
آخرکار راج کو لیکن ملک برہمن کی نزول مین نہین رہتی بلکہ چاہیے کہ براہمون
مین تقسیم کی جائے ترتیب کورہ جانشینی کو راقمان نگالہ سب نہین قبول کرتے
بعد بھانجے بیکے سرکشن نارکا لنکرا اپنی شرح دیا بہاگا مین حقیقی چچا کو جانشین
لکہتے ہین بعد ازان سوتیلا چچا حقیقی چچا کا بیٹا اور اونکے پوتون کا علی
سبیل الترتیب پہپیرا بہائی دادا دادی دادا کا مادرزادہ بہائی اوسکا
سوتیلا بہائی اونکے بیٹے اور پوتے بہ ترتیب پڑدادا کا نواسہ سے
پڑدا یعنی ساتوین درجہ تک کا رشتہ دار نا ہو اور وہ جو نذر و نیاز عوض
متوفی کے وفا کرتے ہو سیرا بہائی ماموں کے بیٹے اور پوتے اور
سکڑ پوتے اور اور اولاد تین پشت تک علی التواتر اور اولاد دادا کے
دادا کی اور اور بزرگون کی تین پشت تک سمانو دا کا چودہوین درجہ
تک کا رشتہ دار اور آخرکار اچارج وغیرہ مولفان دیوا دارنا و اسیتا
اور دلو وا بہانکارنا وا نے سلسلہ ورثی کا یون بیان کیا ہے بعد
بھانجے کے دادا بعد ازان دادی اوپر موافق تفصیل ذیل سے چچا اوسکا
بیٹا پوتا اور پڑپوتا پہپیرا بہائی پردادا پردادی اونکا بیٹا
پوتا پڑپوتا نواسہ نانا ماموں اوسکا بیٹا اور پوتا متوفی کے پوتے کا اتا

اوسکا پرپوتا اسکا پوتا تب پڑدادا کا باپ اوسکا بیٹا پوتا اور پرپوتا اسناد
مرقوم الصدر ضلع بنگالہ مین بہت معتبر ہین اور جس باب مین اونکی احکام مختلف ہو
تو دایا کرم بہاشنکر اما سرنکرشتا پر اعتماد کرنا چاہیئے کہ اسمین کچہہ قباحت نہین *
یہہ ظاہر ہے کہ یہہ سب پوتھیان بیچ ترتیب ورثے کے بہانجے تک متفق ہین اور
یہین تک شاید ضرورت استعمال بہی ہوا ور مباحثہ کرنا بیچ اختلاف رای راقمان
کم رتبہ کے صرف تضیع اوقات سے ہے بموجب قانون بنارس کے درصورت
عدم وجود بیٹے پوتے اور پرپوتے کے بیوہ جانشین ملک حسب سند مرقومہ
پہلی کے ہوتی ہے بشرطیکہ جائداد شوہر کی علیحدہ ہو والا وہ مستحق وجہ معاش
فقط ہوگی بیوہ نہو تو ناکتخدا بیٹی یہہ نہو تو کتخدا مفلس بیٹی جو یہہ بہی نہو تو
کدخدا متمول بیٹی بعد ازان نواسہ لیکن جب دیوداچندرا دیوادارات
اور دیوادا چین تامنی کے جو متہی لا مین جاری ہین نواسہ وارثون کے سلسلہ
منسلک نہین ہوتا بعد کتخدا بیٹی کے جانشینی ماکو اور پہر باپ کو جو باپ نہو
تو حقیقی بھائی ورنہ سوتیلے بہائی کو پہنچتی ہے * جو یہہ نہون تو
اُسکے بیٹے علی سبیل الترتیب وارث ہوتے ہین بعد ازان دادی
پہر دادا پہر چچا حقیقی سوتیلا چچا اور انکے بیٹے بترتیب پردادی پردادا
اوسکا بیٹا اور پوتا ترتیب سے پردادا کی ما اوسکا باپ بھائی
اور اوسکا بہتیجا جو یہہ نہون تو سپنڈا یہان ترتیب تا درجہ ہفتم
جسمین ایک درجہ زیادہ شامل ہے بیچ سلف کے بنسبت وارثون مرقوم الصدر
کے اگر سپنڈا نہون تو سمانودہ اکا جو شامل کرتی ہین وارثان مذکورہ بالا کو اُسی ترتیب سے

درجه تک اگر سمانود اکا ہنون تو بند ہو وارث ہین یہہ بند ہو تین قسم کے ہین
شخصی پدری اور مادری پہپہی کے اور ماسی کے بیتے شخصی بند ہو کہلاتے ہین
باپ کی چاچی مامی اور ماموکے بیتے پدری بند ہو کہلاتے ہین ماکی چچی مامی اور
اوسکے ماموکے بیتے مادری بند کہلاتے ہین جو یہہ ہنون تو اچارج شاگرد ہمدرس
ویدانت مین اور دیگر علم برہمن جانشین ہین اور بعد ان سب کے سوا اسیاہ ملک
برہمن کے حاکم وقت کو ملتی ہے سلسلہ جانشینی کا جو متہی لا مین جاری ہے
ترتیب مرقومہ بالا سے مطابق ہے بیچ مقدمہ گنگاوت جہا مدعی اور سری نراین
اور سماة لیلاوتی مدعا علیہا کے یہہ فیصلہ ہوا کہ حسب قانون متمتہیہ متہی لا
کے دعویداران وراثت کو ساتوین درجہ تک یعنی بیٹے پن ڈا اور ہمی چودہوین
درجہ تک یعنی سمانود اکا نسل مذکور سے بشرط ہمجدی کے مالک متوفی کے
سوتیری بہائی پر ترجیح ہے اگر یہہ مقدمہ حسب قانون بنگالہ کے فیصل
پاتا تو ہوسی کا بیٹا ترجیح پاتا کیونکہ یہہ شخص موجب قانون بنگالہ کے بیچ ملین
پن ڈا اور سمانود اکا کے گنا جاتا ہے جیسا کہ بیچ مقدمہ روپ چرن مہاپتر
مدعی اور راننذ لعل خان مدعا علیہ کے مثال دی گئی تھی اسمقدمہ مین یہہ
فیصلہ ہوا تہا کہ موجب تفسیر قول دہرم شاستر کے جیسا بنگالہ مین رایج
ہے ماموکے بیتے کو جو ایک بند ہو ہی وراثت مین اوپر نسلی اولاد ہمجدی
کے بعد تیسرے درجہ کے سلف مین ترجیح ملتی ہے ترتیب جانشینی کی
حسب قانون متمتشیہ جنوب ہند کے قانون بنارس سے مختلف نہین معلوم
ہوتی بیچ دائی آور اہارا مایوکہا کے جسکی توقیرا وراعتماد مغرب ہند مین

ہنو

قانون بنگالہ

بہت سے ہے بلحاظ ترتیب مرقوم الصدر کے بہت فرق نہین دریافت ہوتا اور وارث بعد ماکے حسب تفصیل ذیل ہین حقیقی بھائی اوسکا بیٹا دادی ہمشیرہ دادا سوتیلا بھائی باہم وارث ہین جو یہہ نہون تو سپنڈ ا سمانودکا اور بندہو

دھرم شاستر

باب سیوم بیچ بیان استری دھن کے

علی سبیل الترتیب بموجب درجہ قرابت کے یہہ کہا جا سکتا ہے بطور عام بنیاد قانون کے واسطے تمام ہونے کے کہ تجہیز اور تکفین کرنیوالے کو استحقاق جانشینی میت ترجیح ہے مگر یہہ قاعدہ کلیہ نہین مثلا ایک بیوہ بھائی اور بیٹی چھوڑکر مرجاوے تو بیٹی فقط مالک ہے اگرچہ رسوم میت بھائی کو ادا کرنی ہونگی وہ فقرے دھرم شاستر کے جنمین یہہ ذکر ہے کہ جانشینی اور حق تجہیز وتکفین متفق ہین یہہ معنی رکہتے ہین کہ جانشین پر جیسے دولت متوفی کی پہونچتی ہے ویسا ہی رسوم میت کی کما حقہ فرض اور لازم ہے لیکن معنی اسکے یہہ نہین ہین کہ فقط تجہیز اور تکفین سے وارث ہوجاوے

باب سیوم بیچ بیان استری دھن کے

آخری قسم کی ملک میں رسمی قوانین وراثت کے مستعمل نہیں ہوتے یہہ
ایک ملک مخصوص اور علیحدہ ہے اور اس ملک پر قایم مقام ہونے میں اضافت
بسبب موقع یا حال مالک کے یا باعث ان طوروں کے جنسے وہ مال حاصل
ہوئی ہو واقع ہوتا ہے مثلاً ایک عورت نے وراثت خرید تقسیم ترقی
یا پانے سے حاصل کیا ہو اسکو شاستر امین ملک زن کہتے ہیں مگر داخل استری
دھن کے نہیں ہے [illegible] استری دھن کے مستقون میں [illegible]
ہے [illegible] کے نزدیک چیز [illegible] کے گمان میں
[illegible] نہایت بیان تعریف ملک مخصوص
ایک [illegible] صاحب کے [illegible] مرقوم ہے کہ جو ارث یا بیٹے یا بھائی
یا وقت [illegible] بطور نشان محبت کے ملا ہو یا بھائی یا [illegible] یا والدین نے
عطا کیا ہو اسے استری دھن کہتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ استری دھن
[illegible] جانشینی ہے جسکی تفصیل اسطرح کی ملک پر وہ ہے
ہے استری دھن نہیں رہتا ہو اور [illegible] قوانین مروجہ وراثت کے استعمال
پاتے ہیں مثلاً وقت شادی کے ملک ایک عورت کو ملے تو وہ استری
دھن کہیں گے اور بعد وفات مالک کے اوسکی بیٹی کو ملی گی لیکن بعد بیٹی کے بطور
اور رسمی وراثت کے بیٹی کے پوتے کو پہنچے گی اگر یہہ بیٹی بیوہ اور لاولد ہو تو بوقت
بیٹی کے ماں کو وراثت میں پہنچے اگر مالکہ متوفی ناکتخدا ہو تو اوسکے بھائی
باپ اور ماں علی سبیل الترتیب وارث ہونگے جو یہہ نہوں تو باپ کے قرابتی
حسب درجوں کے اگر مالکہ متوفی ناکتخدا ہو اور یہہ ملک وقت شادی کے

وارث کو

اوسیے ملی ہو تو اوسکی بیٹیان وارث ہونگے پہلے ناکتخدا بیٹی حسب قواعد
مرسوم وراثت کے بعد ازان وہ کتخدا بیٹی جو اغلب ہے کہ بیٹی والی ہو یکی
یہ نہون تو عقیمہ اور بیوہ بیٹیان وارث ہین بالاتفاق بعد انکے بیٹا پہر نواسہ
پوتا پڑپوتا بیٹا ہمعصر قبیلہ کا اوسکا پوتا پڑپوتا اگر اتنی اولاد مین سے کوئی
نہو اور شادی بموجب ایک کے پانچ قواعد اول مین سے ہوئی ہو تو شوہر (بیاہی)
پہر بہائی پہر ما اور پہر باپ وارث ہونگے اور جو موافق ایک کے
تین اخیر قواعد سے شادی ہوئی ہو تو بہائی کو شوہر پر ترجیح ہے اور
یہہ دونو بعد والدین کے وارث ہونگے اگر یہہ بھی نہون تو ورثا حسب
ترتیب ذیل ہونگے شوہر کا چہوٹا بہائی اوسکے چہوٹے بہائی کا بیٹا اوسکے
بڑے بہائی کا بیٹا نند کا بیٹا داماد سسرا بڑا سالا سے بین ذا (بیاہی ہوئی بیٹی)
سیکہولیا اور سمالو دا اکا وارث اُس ملک کے جو کتخدا عورت چہوڑ مری
ہو اور پیش از وقت شادی کے باپ نے دی ہو بہ ترتیب ذیل ہوتے ہین
ناکتخدا بیٹی بیٹا وہ بیٹی جو بیٹے والی ہے یا اغلب ہے کہ بیٹی والی ہو جاویگی
نواسہ پوتا پڑپوتا اور سکڑپوتا بیٹا ایک ہمعصر قبیلہ کا اسکا پوتا پڑپوتا
درصورت انکے نہونے کے بانجھ اور بیوہ بیٹیان متفق حالتین مین بعد ازان
بطور پنج اقسام اول بیاہ کے وراثت ہوتی ہے وارث استری
دہن کے جو کتخدا عورت چہوڑ مری ہو اور نہ تو باپ کی دی ہو اور نہ بیاہ کے (بن بیاہی)
وقت ملی ہو مترتیب مرقوم الصدر ہوتے ہین مگر یہہ فرق ہے کہ اسمین
بیٹا اور ناکتخدا بیٹی متفق وارث ہوتے ہین ایک بعد دوسرے کے نہین اور

کہ پوتہ کو نواسہ پر فوقیت ہے یہہ بات یہان بیان کی جاتی ہے کہ از روے دہرم شاستر کے اختیار کل منکوحہ عورت کو اپنی جدا اور ملک مخصوص پر ہے اوسمین جو چاہے سو کرے الا اوس زمین مین جو شوہر نے دی ہے اختیار حاصل نہین

دہرم شاستر

باب چہارم بیچ بیان تقسیم ملک کے

باوجود اختیار کل منکوحہ کے اپنی ملک مخصوص پر در صورت تکلیف کے شوہر کو اختیار استعمال اور صرف اوس ملک یعنی استری دہن کا بھی ہے

باب چہارم بیچ بیان تقسیم ملک کے

چونکہ حصہ مال اوس ملک کا جو جانشینی سے حاصل ہوتی ہے بیان کر چکے اب حصہ ذکر کرینگے اوس ملک کا جو بسبب تقسیم کے حین حیات بزرگ کے اور بسبب تقسیم کے وارثون مین بعد جانشینی کے حاصل ہوتی ہے رضا باپ کے واسطے تقسیم کے لازم ہے اور اوسکی حین حیات تک بموجب قانون بنگالہ کے بیٹون کو اختیار تقسیم کر انیکا حاصل نہین الا اس صورت مین کہ باپ کا حق مالکیت باطل ہو جاے مثلاً وہ بیچ قوم مین شامل ہو یا سنیاسی

ہین باپ سے جگن ناتھ نے یہہ بات کہی ہے کہ بیٹے جنکو سوتیلی ماں وغیرہ سے
تکلیف پہونچتی ہو راجہ سے درخواست کر کے اپنے باپ سے تقسیم
میراث کی جو دادا سے چلی آتی ہے کروا سکتے ہین مگر تقسیم دولت حصولی
باپ کی نہین کروا سکتے ایکشخص کو اختیار تقسیم کرنے ملک موروثی غیر منقولہ
کا درمیان اوسکی اولاد کے اس شرط سے ہے کہ [illegible] اوسکی زیادہ کو حاصل
نہو سکتی ہو لیکن شخص مذکور کہ حصولی جایداد ہو جو منقولہ یا غیر منقولہ اور
موروثی ملک مین کسی قسم کی ہو جو ایک [illegible] سے اوسنے اپنے زور
بازو سے دوبارہ حاصل کیا ہو فقط اوسکی ہی رضا اوسکے تقسیم سے کہ
مطلوب ہوگی لیکن قوانین متمسکہ بنارس اور [illegible]
بنگالہ کے اختلاف ہے بلحاظ تقسیم موروثی جایداد کے جو موجب
قانون بنارس کے لڑکے جب چاہین کرا سکتے ہین بشرطیکہ [illegible]
بہی اگرچہ باپ کو صحت دنیوی رہے اور تقسیم کرنے مین صحت ہو موجب
قانون بنگالہ کے نابرابر تقسیم اپنی ملک حصولی جیسی موروثی منقولہ ملک کی اور ہر
طرح کی املاک کی جو اوسنے حاصل کی ہو کر سکتا ہے اور اپنے اختیار
مین جسقدر چاہے رکھے نابرابر تقسیم کرنا [illegible] حق خارج کرنا ایک
بیٹے کا تقسیم سے اگرچہ خطا ہے مگر تو بھی جائز رکھا گیا ہے لیکن موروثی
غیر منقولہ ملک اور جایداد مین نہین بایں خیال کہ شاید بیٹون نے بھی اسکے حصول
مین مدد کی ہو تو وہ برابر حصہ کے حقدار ہونگے باپ البتہ دو چند حصہ اس ملک
کا اور ملک حصولی بیٹون کا لے سکتا ہے بموجب قانون بنارس کے

تقسیم غیر مساوی ملک موروثی کی کسی قسم کی ہو اور غیر منقولہ جایداد اپنی
حاصل کی ہوئی کی باپ نہین کر سکتا اور تقسیم اپنی حصولی املاک منقولہ
مین بموجب آئین مذکور کے دو حصہ سے زیادہ رکھنے کا اپنے لیئے اسے اختیار
ھے اور بسبب عدم استعمال اس مسئلہ کے بنارس مین کہ ایک امر واقعی
قرار دیا ہے بدل نہین سکتا نابرابر تقسیم ملک غیر منقول کے گناہ بلکہ خلاف
شرع اور قابل منسوخ خیال کی جاوے گی بحث بیچ اس بات کے کہ غیر مساوی
تقسیم باپ کی ضلع بنگالہ مین کس مرتبہ تک جایز ھے ایک مقدمہ مین
دیوانی عدالت نے ۱۸۱۶ء مین فیصلہ کیا بدرجہ کمال ہوئی یہہ قرار پایا تھا کہ
نابرابر تقسیم ملک غیر منقولہ موروثی کی خلاف قانون اور نادرست ہے
لیکن غیر مساوی تقسیم باپ کی ملک حصولی اور موروثی منقولہ کے مطابق شرع
اور درست ہو گی بشرطیکہ تقسیم اوس حال مین ہوئی ہو جسمین قانون کی
رو سے اختیار تقسیم کا اوسے حاصل ہو یعنی غصہ وغیرہ سے اگر
باپ نے ملک تقسیم کر دی ہو اور بعد اسکے لڑکا پیدا ہو تو وہ تنہا وارث
اوس ملک کا جو باپ نے رکھہ لی تھی ہو گا اور جو باپ نے اپنے پاس
نہ رکھی ہو تو اور بیٹون کو لازم ہے کہ اپنے حصون مین سے اوس لڑکے کا حصہ
پورا کر دین بموجب جو ہوتا والا اور نا اگہہ تن دہ نا او رسر کیتن اور اودہ گاں ؟
مضمون ہے جب باپ تقسیم ملک کی کرے تو ایک حصہ برابر حصہ بیٹے کے
سب اولاد قبیلہ کو چاہیے دیوے اور جیتے والے قبیلہ کو نہین
لیکن مسئلہ بری ناتہہ کا یہہ ہے کہ اگر باپ دو یا زیادہ حصہ رکھہ لیوے

تو بیویون کو کچھہ حصہ نہ نذر کیا چاہیے کیونکہ اونکی پرورش رکھنے سے حصہ
مین سے ہو سکتی ہے دیلو اد ارنا و استنیا مین مرقوم ہے لاکر
باپ برابر حصہ بیٹیون کو دیوے تو ایک مساوی حصہ بیوی کو چاہیے
لیکن جو نابرابر تقسیم کرے اور اپنے لیئے زیادہ حصہ رکھے تو اوسپر فرض ہے
کہ برابر اوسط حصہ بیٹے کے اونمین سے ہر ایک بیوی کو دیوے یہہ حصہ
بیویان کو درصورتیکہ پیشتر ملک ملی ہو ملین کے بعض راقمون کی یہہ راے ہے
کہ اگر بیوی نے کہین اور ملک پائی ہو نصف بیٹے کے حصہ کا اوسکو ملے
لیکن بعض راقم یہہ کہتے ہین کہ جو اوسنے ملک پائی ہو تو اوسکی کمی نسبت
بیٹے کے حصہ کے پوری کر دی جاوے مکن تاتھہ کا مقولہ یہہ ہے کہ اگر
بیوی نے کہین سے ملک پائی ہو تو بہو نے لی لی کے شوہر کو ملتی تو وہ
دولت عورت کے حصہ مین گنی جاوے لیکن اگر عورت نے ملک اپنے
باپ یا اور رشتہ دار سے پائی ہو یا ماں یا کسی اور قرابتی شوہر سے
تو اوسکے حصہ مین شامل نہین گنی جاوے گی کیونکہ شوہر کو اوسمین کسی طرح سے
شرکت نہین ہے قانون جو بنارس میتھلا وغیرہ مین جاری ہی اس
باب مین قانون بنگالہ سے مختلف ہے اور اپنی ذات مین یکسان اور موافق
نہین خلاصہ انہین جگہون کے مضمون کی دلایل کا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ
اور صورت برابر تقسیم کرنے باپ کے ملک کو بیٹون مین
وہ بیویان جو بیٹے والی نہین ہین برابر حصہ لیتی ہین اگر باپ
زیادہ حصہ اپنے واسطے رکھے تو اوسکی بیویان حقدار کسی خاص حصہ کے

نہین ہونگی مگر شوہر کو پرورش اونکی لازم ہے اگر غیر مساوی حصہ
بیتون کو ملے ہون تو واسطے دریافت حصہ بیویون کے بیتون کے حصہ
کو تخمین کیا چاہیے درصورت تقسیم ملک موروثی کے یہی قواعد داوی
کے باپ مین مستعمل ہوتے ہین بعد وفات یا ایسی حرکت باپ کے جس سے
اوسکی حقیت ملک پر باطل ہوجاوے بہائیون کو اختیار تقسیم ملک منقولہ غیر
منقولہ موروثی اور حصولی کا درمیان اپنے حاصل ہے بموجب قانون
بنگالہ کے بیوہ ساتھ اپنے دیورون کے حقدار فقط ایک جایداد غیر منقسمہ
ہی کی نہین بلکہ اونسے تقسیم اوسکی کروا سکتی ہے اگرچہ اوسکا حصہ بعد
اوسکی وفات کے اوسکے شوہر کے وارثون کو پہونچیگا حین حیات
والدہ کے بھی تقسیم ممکن ہے یہ قاعدہ باوجود اختلاف کے مسئلہ
جی موتا واہانا کے ہرکہین مستعمل ہے اور تمام حال اسکی بہت تائید
کرتے ہین بھتیجے اور بھانجے جو یتیم ہون حقدار شرکت کے بہائیون کے ساتھ
چوتھے درجہ تک ہین یہ اپنے باپ کا حصہ لیتے ہین اور اونمین سے ہر ایک
شریک کو اختیار علیحدہ کروا لینے اپنے حصہ کا حاصل ہے مگر ایسی صورتون مین
ہر ایک بیوی صاحب اولاد کو حصہ مساوی بیتے کے حصہ کے چاہیے اور
لاولد بیوی کو کافی وجہ معاش بموجب متاکشرا اور پوتیون کے جو
بنارس اور جنوب مین جاری ہین لاولد بیوی بھی حقدار حصہ کی ہے
کیونکہ اطلاق لفظ ماتا کا دونو حقیقی اور سوتیلی ما پر ہوتا ہے صرف
از روے سمرتی چندریکا کے ما حق شرکت سے خارج ہے ناکتخدا

قانون بنگالہ

لڑکیون کو حصہ موافق مصارف اونکے بیاہ کے ملتا ہے جو مطابق چہارم
حصہ بہائی کے مقرر ہوا ہے یعنی فرض کرو کہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہو تو
جایداد کو دو حصہ کر کے ایک حصہ کو انمین سے چار قسم کی جاہین ان چار
مین سے ایک بیٹی کو ملیگا اگر دو بیٹے اور ایک بیٹی ہو تو جایداد کے تین حصہ
کر کے ایک حصہ کو چار حصہ کرنا چاہیے بیٹی ان چار مین سے ایک یا بارہوان
حصہ کل مین سے لیویگی اگر ایک بیٹا اور دو بیٹیان ہون تو اول تین حصہ
کر کے پھر دو حصہ کو چار بنانا چاہیے اسمین سے ہر ایک بیٹی ایک حصہ پاویگی
لیکن بموجب نہایت پسندیدہ اسناد کے یہہ تقسیم حصون کی جو اوپر مذکور ہوئی
سب جگہہ نہین ہو سکتی اسواسطے کہ اگر جایداد ایسی کم ہو کہ اسطرح کے
حصے بے تکلف نہو سکین یا اگر جایداد بہت بڑی ہو کہ اوسمین ضرورت ایسے
حصون کے واسطے انصرام کار بیاہ کے منظور نہو تو اس صورت مین بہنین
بقدار اتنی جایداد کی ہونگی جسمین کہ خرچ اونکے بیاہ کا بخوبی بنہہ جاوے
القصہ یہہ تدبیر واسطے بہنون کے باین لحاظ کہ نام خاندان کا شریف بنا
رہے از راہ حقیت کے نہین بلکہ از راہ سلوک سے ہے اگر ایک بہائی ملک
مشترک مین کچہہ اصلاح و ترقی کرے تو اوسکو حق زیادہ حصہ کا نہین ہوتا
مگر بموجب قانون متمشیہ بنگالہ کے دوہرا حصہ وقت تقسیم کے مل سکتا ہے
اگر اوسنے فقط اپنی تنہا کوشش سے ملک حاصل کی ہو صدر دیوانی عدالت
نے مقرر کیا ہے کہ اگر ایک چار بہائیون متفق مین سے بمدد زر شراکت
خواہ فقط بہائیون کی مدد سے ایک ملک حاصل کرے تو وہ دو حصہ پانے کا

پاویگا اور پانچوان حصہ اونکا ہر ایک کو تین بہائیون مین سے ملیگا لیکن بموجب
قانون شمشیہ بنارس کے اوس بہائی کو جسنے اپنے قوت بازو سے
کوشش نکری ہو امتیاز نہین ہے
مدد کی ہو اوس بہائی پر جسنے
اگر مال موروثی اوسمین صرف ہوا ہو تو سب بہائیون کا حصہ مساوی ہے
اگر زر مشترک صرف نہوا ہو تو جسنے فقط جہد و سعی سے ملک
حاصل کی ہوگی وہی مستحق اوسکا ہوگا اگر ملک بمدد زر شرکت کے لسبب
شفقت ایک ہی متفنس کے غیر منقسم خاندان مین حاصل ہوئی ہو تو اور اشخاص
اوس خاندان کو اوسمین کچہہ حق شرکت نہین اگرچہ وہ لوگ اوس وقت مین
اوسکے سات بشراکت رہتے ہون یہی قاعدہ درباب ملک دوبارہ حاصل
کی ہوئی کے مستعمل ہے الا درباب اراضی کے جسمین کہ حاصل کرنیوالا نسبت
اور بہائیون کے چوتہے حصہ سے زیادہ کا مستحق ہے یہہ بھی مقرر ہوا ہے
کہ اراضی ایک بہائی کی محنت اور دوسری بہائی کے زر سے حاصل ہوئی
ہون تو ہر ایک نصف حصہ کا حقدار ہے اور جو ایک کے زر اور محنت اور دوسری
فقط شفقت سے حاصل ہوئی ہون تو پہلے کو تین حصون مین سے دو اور دوسرے کو
تہائی ملیگی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ تدبیر کسی خاص قاعدہ دہرم شاستر پر
نہین ہوئی بلکہ قاعدہ عدل پر تحائف یا نذرانہ جو وقت بیاہ کے ملے ہون
یہی جو کچہہ کہ لسبب علم شجاعت کے حاصل ہوا ہو بہائیون علی العموم ہنگام
تقسیم کے اوسپر دعوی نہین اور بعض چیزین ایسی ہین کہ اونمین تعمیل رسمی
قانون تقسیم کی نہین ہوتی واسطے دریافت کرنے زیادہ مفصل حال

بیان غیر قابل تقسیم

ناممکن التقسیم ورممکن التقسیم ملک کے طالب کو یا ہے کہ خلاصہ مرقومہ ممکن التقسیم
کو ملاحظہ کرے جس باب میں کہ بیان حال ممکن التقسیم اور غیر ممکن التقسیم کا
قلمبند ہے مطابق زیادہ صحیح راے کے ایک غیر منقسم بقیہ ملک میں
تعمیل قانون رسمی کی جو تقسیم ملک مشترک میں مستعمل ہوتا ہے نہیں
ہوتی یعنی تقسیم عام میں اگر کوئی حصہ ملک کا مشترک رہ جاوے تو وہ بلا
شریک ہوگی باوجود جدائی کے بلکہ یہ غیر منقسم بقیہ خاص بھائی کو ملیگا

تقسیم ملک کی تحریر اور بدون اور رسوم مقررہ کے بھی ممکن ہے
درصورتیکہ اس تقسیم میں ثانی الحال بحث کا مقام ہو تو اصل حقیقت امر کو
شہادت قوی سے واضح ہوسکتی ہے حال تقسیم اور غیر تقسیم کا
صرف متفق رہنے بھائیوں کے سے تحقیق نہیں ہوتا اسواسطے کہ
شاید وہ بظاہر باہم بسر کرتے ہوں اور حقیقت میں ہر ایک متفرق
علیحدہ ہوجاوے یا بالعکس اگر [illegible] ایک خیالی
طریق واسطے دریافت شمول یا مبائنت ایک خاندان کے باعتبار ملک کے
ہے جبکہ حال مقدمہ کا بخوبی تحقیق ہوسکتا ہو [illegible] اپنی تحقیقات
قرار واقعی کا یہ ہے کہ وہ لوگ یا علیحدہ علیحدہ معاملہ کریں یا ایک دوسرے کی
ضمانت دیں یا یہ کہ معاملات بکلم علیحدہ برتیں تو اس صورت سے معلوم
ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کے یا بدا و متعلق نہیں ہیں بیچ مقدمہ ایک غیر منقسم
[illegible] کے صدر دیوانی عدالت کی راے میں یہ آیا کہ اونکی ملک حصولی تا
[illegible] دریافت حال اونکی جدائی کی مشتمل تصور کی جاوے اس صورتمیں

تحقیقات کے ساتھ اوس شخص پر منحصر ہے جو دعوی حقیت خاص کا کرے ایک
اور مقدمہ میں ایک شخص ہندو خاندان کا جو بان کچھ جدائی کا معاملہ تعارف
اوس بات سے کہ وہ اور اوسکا والد گہر سے علیحدہ کہانا کہاتے تھے اور
نفع و نقصان تجارت میں شراکت نتھی اگرچہ وہ شخص بسبب کام کرنے کے
کچھ واسطے خرچ اپنے ذات کے پاتا تہا جدا تصور کیا گیا اور پچ کا بہی اور
لوگون اوس خاندان کے حصہ پایا قانون میں واسطے حمایت حقوق ایسی اولاد
کے جو بعد تقسیم کرنے باپ کے ملک کے پیدا ہوا بہت احتیاطین مین بلحاظ
ملک موروثی کے اغلب نہین کہ حق واقعی کسی وارث کا باطل ہوجاوے کیونکہ
جب تک والدہ ہو سکتی ہے تب تک تقسیم ملک قانون کی رو سے ممنوع
ہے اگر اجیانا ایسی بات ظہور مین آوے تو اسکے لیئے یہ مقرر ہے کہ
باپ وہ حصہ رکھ لیوے جو فقط بیٹے کو ملین بیٹے اگر وہ بعد تقسیم پیدا ہو ایسی اولاد
کے لیئے اور بہی ایک بات معین ہے

دھرم شاستر

باب پنجم در باب بیاہ کے

وہ یہ سبب کہ در صورت ضرورت کے باپ کو اختیار مسترد کرنے
ملک تقسیم کا حاصل ہے

باب پنجم درباب بیاه کے

بیاہ قوم ہنود مین فقط ایک معاملہ دنیوی ہی نہین ہے بلکہ دیوتاؤن کا جگ ہے
منجملہ رسوم مقررہ تین قوم شریف کی یہہ آخیر رسم ہے اور قوم شودر کے واسطے
فقط ایک ہے ایک شخص ناکتخدا کو قابلیت ادای فرایض مذہب کی حاصل نہین
یہہ بات خوب ظاہر ہے کہ صغر سن مین نسبت یعنی منگنی عورتون کی ہوجاتی ہے
اور حقیقت مین یہی بیاہ ہے یہہ عقد بہر صورت مضبوط اور مستحکم
ہے بیاہ پکا ہوجاتا ہے سر وقت ادای رسوم مقررکے کو اتمام
کو نہ پہونچا ہو بعد وفات شوہر اولی کے ذکر دوسرے بیاہ کا دھرم
شاستر مین مطلق نہین اگرچہ نیچ قوم مین اس حرکت سے زیادہ کوئی اور
امر استعمال مین نہین آتا از روی شرع کے متعدد بیویان کرنی لی باعث
قوی کے منع ہین الا اوس صورت مین کہ وہ عقیمہ یا مریض ہو تو البتہ سبب واسطے
شکست پہلے عقد کے ہوگا بر نصیحت بہت استعمال مین نہین آتے چنانچہ زمان
حال مین متن منو کا جس کے رو سے متعدد بیویان کرنی ممنوع ہین برخلاف اوسکے
متعدد نکاح کی تائید کرنیکو پیش لاتے ہین منو کہتا ہے کہ واسطے اول بیاہ
تین قوم شریف کے عورت اوسی قوم کی چاہیے مگر جو اپنی خواہش سے دو
بارہ بیاہ کرنا چاہین تو موافق درجہ قومون کے بیاہ کرنا لازم ہے اس
متن سے زمان حال کے آدمی یہہ تقریر کرتے ہین کہ چونکہ اس زمانہ مین بیاہ غیر قوم کی

عورت سے منع ہے پس بالضرور ثابت ہوا کہ متعدد بیویان ایک ہی
فرقہ کی کرنی جایز ہین لیکن استخراج اس نتیجہ کا صاف نہین اور ارتکاب
ایسی حرکت کا سب پنڈتون کے نزدیک قابل الزام ہے اگرچہ یہہ بات
بیشتر ہوتی ہے خصوصاً کُلین برہمنون مین اگر ایک شخص بغیر سبب معقول کے
اپنی بیوی کو چھوڑکر دوسری بیاہی تو پہلے کو برابر خرچ اپنے دوسرے
بیاہ کا روپیہ دیگا بشرطیکہ اُسنے استری دہن نپایا ہو اور جو پایا ہو تو اوسے
حوالہ کر دے مگر کسی بیچ سے زیادہ تہائی حصہ اپنے ملک سے ضرور نہین ہے
جہہ کیفیت کسی سبب سے بیوی کو چھوڑ دیا ہو شوہر کو پرورش اوسکی بخوبی کرنی
ہوگی منشا کتشرا مین اس باب مین فرق مذکور ہے کہ سبب درصورت اعتراض
قوی کے نسبت پہلی بیوی کے دوسرا بیاہ ہو تو پہلی بیوی حقدار روپیہ کی برابر زر
مصارف اوس بیاہ کی ہے لیکن جب بلحاظ اول بیوی کے کچہہ جائی
حجت نہو تو ثلث یوم حصہ ملک شوہر کا بطور عوض کے اوسے دینا چاہیے
بموجب استعمال حال کے شوہر کہانا اور پوشاک دینے کو کافی واسطے پہلے
بیوی کے خیال کرتا ہے بیاہ کی قسمین اٹھہ ہین برہما دیوا آرشنا
پراجپت یا آسورا گندہروا راکہشاسا اور پیساجا پہلی چار
قسمین مخصوص برہمنون کے ہین بنیاد ان عقود کی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ
طرفین باہم راضی ہون اور باعث طمع نہو قسم پنجم مخصوص ویشیا اور
شودر کی ہے مگر یہہ قسم بسبب اسکے کہ باپ لڑکی کا نقدی لیتا ہے مطعون ہے
قسم ششم اور ہفتم مخصوص چہتریون کی ہے اسمین اتفاق یا محبت طرفین یا حق

رفع سے ہوتا ہے قسم ہشتم کہ سبب اسکے کہ وہ دغا اور فریب سے عمل میں آتی ہے سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے اول طور بیاہ کا یعنی برہما ہت کہا جاتا ہے اس قسم مین باپ فقط لڑکیکو موافق اپنے حوصلے کے سنگار کیکے نوشہ کو جسکی اوسنے دعوت کی ہے سپرد کرتا ہے اور لوازمہ عروسی کا البتہ بطور معمولی عمل مین آتا ہے بعد اسکے قسم آسور بہت مروج ہے اس طور مین لڑکی کا باپ روپیہ لیتا ہے اور یہ سنا ہے کہ بیاہ پیاچا کے طور سے بہی اکثر ہوتے ہین اور کہ جوان متمول اور خوبصورت عورتون کو اکثر فیلسوفی سے پہسلا کر بیاہ کر لیتے ہین لیکن جب رسوم اسکی ایکبار ہوجاوین تو پہر فریب یا جبر کے عذر سے یہہ عقد شکست نہین پاتا ان اٹہ قسم بیاہ کے مین سے گندہرواکی درستی کو کچہہ رسوم ضرور نہین معلوم ہوتا ہے کہ دہرم شاستر جسکے معنی حسب مضمون شرع کے عاشقانہ اتحاد ہین واسطے تقرر ایسے بیاہ کے

دہرم شاستر

باب ششم بیان متبنی کا

کافی ہو اسقدر کہ مرد زبان یا لکہنے سے اس اتحاد کی تائید کرے وہ رشتہ دار جنسے بیاہ کرنا منع ہے منو نے یون بیان کئے ہین اوس عورت کو جو مرد کی پدری اور مادری بزرگون کی نسل سے چہٹے درجہ تک ہو اور اوسے جو اوسے

گوت کے اوسکے والدین کی قدیم نسل سے بیچانی گئی ہون مرد تینون قوم شودر
مین سے بیاہ کر سکتا ہے   زنا ایک قصور قابل سزای عدالت فوجداری
ہے عدالت دیوانی سے کچھہ تعلق نہین   اگر شوہر فاسق پر نالش زرنا وان
کی عدالت دیوانی مین کرے تو مسموع نہوگی   زانی ہونا خاوند کا کافی
سبب عورت کو واسطے ترک کرنے شوہر کے نہین اور نہ بہت سی صورتین اسطرح
کی ہین کہ ایسی حرکت بیوی کی یعنی ترک کرنا شوہر کا درست ہو   در صورت دیوانگی
یا نامردی او تنزل ذات کے شاید ایسی حرکت بیوی کی قابل سزا نہین ہے
کتخدا عورت کو اختیار کسی طرح عہد کرنے کا نہین   کوئی عہد جو اوسنے کیا ہو تو
وفا کرنا اوسکا نہ شوہر اور نہ اوس عورت پر ضرور ہوگا   الا اوس صورت مین
کہ وہ عہد عورت کی ملک مخصوص کے باب مین ہو یا شوہر نے سر براہی
امور کی اوسکو تفویض کی ہو یا یہ کہ وہ عہد واسطے حصول ما یحتاج کے کیا گیا

باب ششم بیان تبنی کا

منو کہتا ہے کہ جو بیٹے والا نہو تو واسطے دعوت میت کے اپنے بقائی نام اور
کریا کرم کے واسطے اوسکو لڑکا گود لینا چاہئے   زمان حال مین دو باتین
طور گود لینے کے جاری ہین   دتّا کا یعنی دیا ہوا لڑکا اور کرتری تریما یعنی تبنی لڑکے
کا بہت رواج ہے   کرتری تریما کا دستور فقط متہلا مین ہے
کا گود لینا شاید جائز ہے کہ منسوخ ہوا سو اسطے کہ اس زمانہ مین فرزندی

ہوائی مولود کا حق یا گود دیئے ہونیکے متروک ہے لیکن موافق ایک متن
درسی یا سینتی کے سبب سے بطور درست ہین جو مدت مدید سے برتے گئے ہین اونکے ہین بعض
شرائط ضروری گود لینے کی متن مفصلہ ذیل مینو مین مشتمل ہین جس لڑکے کو
اوسکا باپ یا ما شوہر کی رضا سے ہے دوسرے شخص لا ولد کو بطور فرزند دیے
اور وہ لڑکا ہمقوم ہوا ور محبت بھی رکھتا ہو تو وہ دیا ہوا فرزند خیال کیا
جاتا ہے اور سنکلپ کرنا ہے یہ دیا استکا ام پاتا ہے جس
لڑکے ہمقوم کو ایک شخص فرزندی مین لے اور وہ لڑکا سپوت ہوا ور فرض
کریا کرم کے واسطے گود لینے والے باپ کے جاتا ہوا ور گناہ نہ بجالاتے
اون رسوم کے سے بھی واقف ہو تو وہ پسر متبنی خیال کیا جاتا ہے
سوا اون شرائط مستحکمہ کے اور بہت شرطین ہین یہ مختصر بیان قواعد
کی صحت اور مقبول عام کے ہین اون قواعد مین جو مشکوک ہین مباحثہ کرونگا
اور ہر ایک قاعدہ کی تائید کے واسطے سندین لا کر جو قواعد کی تحقیق مین
اونکو اثبات کو پہنچاؤنگا بلحاظ اس خاص فرع قانون کے بیچ مسئلہ
اور جگہون کے بہت اختلاف نہین کیونکہ داتا کا چندریکا اور داتا کا میمان کا
جو بڑے معتبر پوتھیان اس مضمون پر ہین سب اوپ کرتے ہین متن اول
مذکور الصدر حق اون شخصون کا جو گود لیسکتے ہین خوب واضح ہے صرف
استثنا جو اس باب مین مفسرین نے بیان کیا ہے داتا کا میمانسا مین مندرج
ہے بلحاظ بخشنے ایک بیوہ کے اپنے بیٹے کو تکلیف کے وقت مین یہ
ایک شک کی بات ہے کہ آیا ایک بیوہ رضا ہی شوہر متوفی سے بھی گود لیسکے

رضا کی خوہر سے
بیوہ کی بدلی

پوتھی کرما کا

سکتی ہے یا نہین لیکن بموجب شہادت مضبوط اسناد کے وہ لے سکتی ہے
یہہ قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ اگر ایک بیوہ بے اجازت شوہر متوفی کے متبنی لیوی
اور اوس لڑکے کو ماں باپ نہ دیوے بلکہ اوسکا بھائی دیوے تو یہہ نادرست ہے
لازم ہے کہ گود لینے والے کو بیٹا پوتا اور پڑپوتا نہو اور گود لیا ہوا ایک ہی
بیٹا یا اکیلا بیٹا نہو بایت وارث [illegible] ہو اور کہین متقوم ہون اور تبنی
اون درجون قرابت [illegible]
یہہ قاعدہ [illegible] اسلئے ہین قوم شریف [illegible] قوم شودر کیلئے
نہین یہہ بھی مقرر ہوا ہے کہ جب ایک عورت متبنی لیوے اوسے قبولیت
شوہر کی اور بموجب بعض رائیون کے اجازت رشتہ دارون کی بھی لینی فرض
ہے جو بھائی کا فرزند ہو تو بعض از اولادون سے اوسیکو گود لینا چاہیئے لیکن
یہہ قاعدہ کلیہ نہین اس سے غیر لڑکے کا گود لینا جو سمجھے گود لینا نادرست
نہین ہوتا بیچ مقدمہ اومن دت مفلس مدعی اور کنہیا سنگہ مدعا علیہ کے یہہ تقرر
کہ جب تک بھتیجا ہو غیر کا گود لینا خلاف شرع ہے اور یہہ بیشک مطابق
مسئلہ مرقومہ داتا کا ملانا کے ہے لیکن داتا کا چندریکا مین اس بات پر
بہت حجت و تکرار لکہی ہے یہہ معلوم ہوا کہ بموجب قانون بنگالہ وغیرہ کے جہان
کہ مسئلہ داتا کا چندریکا کا بہت مستعمل ہے اور یہہ امر کہ ایک حقیقت
ہزار مسایل سے بدل نہین سکتی ہی مانی جاتی ہے غیر کو با وجود ہوسیے
بھتیجے کے گود لے سکتے ہین بنارس اور اور جگہون مین بھی جہان میتاکشرا
جاری ہے اور جہان کہ قاعدہ واسطے ممانعت کے بشیتر اتر قانون کا

لکھا ہے اسطرح سے کہ نادرست کر دے ایک کام کو جو اوسکے برخلاف
ہو تو وہان بھتیجے یا کسی اور قریب رشتہ دار کا گود لینا ضرور نہین اور درستی اس
امر کی اگر حقیقت مین ہو چکا ہو اوس قاعدہ کی تعمیل پر منحصر نہین پسند تبنی کی
تبنی لینے والے کی خوشی طبیعت پر موقوف ہے پس دریافت ہوا کہ حکم
گود لینے اپنے سے بڑا کا جیسین بھتیجا ہی مقدم اور جو وہ نہو ن کو اپنے گوت سے
کچھہ ایسا فرض نہین ہے کہ اگر خلاف اس حکم کے کوئی گود لے تو نادرست ہو یہہ
ضرور ہے کہ تبنی موافق مقرری رسوم کے بیچ نام اور خاندان گود لینے والے کے
داخل کیا جاوے جب تبنی بن چکا تو اوسکا دعوی ملک حقیقی خاندان پر جاتا رہتا
مگر وہ اپنے خاندان سے بالکل الگ نہین ہوتا شادی اور غمی وغیرہ مین وہ
بیگانہ نہین تصور کیا جاتا اور درجہ ممانعت کے واسطے بیاہ کے اسکے باب مین
ویسی ہی رہتے ہین گویا کہ وہ کبھی علیحدہ نہوا تھا جس ملک پر وہ جانشین ہوا ہو
وسپر اسکا اپنے خاندان کا کچھہ دعوی نہین پہونچتا اگر ایک تبنی اپنی گود لینے
والے باپ کی ملک پر جانشین ہوا ہو اور لاولد مر جاوے تو اس ملک پر
اوسکے اصلی باپ کا دعوی شرعاً نہین پہونچتا بلکہ وہ اسکے گود لینے والے باپ
کی ملک ہوگی وہ تبنی سوائے استثنا مذکورہ القدر کے ہر صورت سے
گود لینے والے باپ کے گھر کا ایک آدمی ہوجاتا ہے اور وارث اسکے ملک کا
جس طرح ہے سوا سے صورت گود لینے کے اطور دو ۔۔۔ کے
وہ حصہ لینے سے اصلی باپ کے ملک مین خارج ہے اگر بعد تبنی لینے کے کوئی
بیٹا پیدا ہو تو یہہ بشمول وارث ہوتے ہین لیکن تبنی موجب قانون بنگالہ کے تہائی

اور موافق مسئلہ اور رتقاموں کے چہارم حصہ پاتا ہے اگر دو نکاحی بیٹے بعد متبنی
کے پیدا ہوں تو حسب قانون بنارس کے ملک کے سات حصہ کرنے چاہئیں جسمیں
سے چھ نکاحی بیٹے چھ حصہ لیویں اور موافق قانون اور یتقاموں کے پانچ حصہ کیئے
چاہئیں جسمیں سے نکاحی بیٹے چار حصہ لیویں اور علی ہذا القیاس اسی اندازہ سے
جتنے نکاحی بیٹے بعد متبنی کے مولود ہوں اگر ایک بیوہ نے باجازت شوہر متوفی
لڑکا گود لیا ہو تو جو حق کہ نبیرہ بیٹے کا ہوتا ہے وہی اوسکا ہے یہاں
تک اگر اوس بیوہ نے ملک شوہر کی بھی پیش از گود لینے کے فروخت کی ہو جسمیں
نقصان لڑکے کا متصور ہو تو وہ فروخت نادرست ہوگی الا اگر کسی بڑی
ضرورت کے لیئے فروخت کی ہو اگر ایک لاولد ہندو بنگالہ کا جین حیات
باپ کے وفات پاوے مگر بہ تفویض اختیار متبنی لینے کے تو وہ باطلاع اور
رضامندی اپنے سسر کے کسی وقت پیش از اونکے کسی اور مذولیت کرنے
ملک کے مطابق شرع کے باپ سسر پیدا ہوئے تو ایسے گود لیے لڑکے ہونیوالے
یا ولادت اوس متبنی کے حق کی مانع ہوگی قواعد مرقومہ بالا اوس متبنی سے
تعلق رکھتے ہیں جو بطور دتا کا کے ہو لیکن ایک خاص قسم گود لینے کی اور ہے
اوسکو دوا تی امشا یونا کہتے ہیں اس صورت میں متبنی اپنے خاندان کا آدمی
تصور کیا جاتا ہے اور دونوں اصلی اور گود لینے والے باپ کی ملکات کا
حصہ لیتا ہے اور غرض ایک باپ کا ادا کرنا ہوتا ہے اتفاق والے
گود لینے اکیلے بیٹے لے اس قسم میں غیر مستعمل ہے یہ گود لینا یا خاص ہمہ
درمیان سب کے ممکن ہے کہ لڑکا دونوں باپ کا بیٹا رہے اس صورت میں

متبنی کو نئی تیاد دوائی امشایونا کہتے ہین یا جب موتر اشتی اوسکے اصلی باپ کے
گھر مین ہو چکی ہو تب اسکو انئی تیاد دوائی امشایونا کہتے ہین پچھلی صورت مین
رشتہ طرفین مین صرف تادم زیست متبنی کے جاری رہیگا اوسکی اولاد پھر اصلی
کنبے کو پھر جائیگی دوائی امشایونا کو سمان نکاحی بیٹے کے باپ کو دینے لینے
متولد ہوا ہو نصف حصہ گود لینے والے باپ کے ملک کا ملتا ہے ور باپ
عمر متبنی کے بہت تکرار اور مباحثہ ہو چکا ہے اور نہایت درست ... یہہ
معلوم ہوتی ہے کہ کوئی معین قاعدہ جو سب جگہہ منقول ہو سکے ور باپ
عمر کے جس سے آگے گود لینا منع ہو نہین ہے جب تک چولے رسم موتر ا
شتی کی بموجب راے بعض کے اور زناربندی کی موجب راے اوروں
اصلی باپ کے گھر مین نہوئی ہو دتا کا سی ملکا مین وقت معین گود لینے کا جسکے
بعد پھر یہہ امر ناممکن ہے پانچ برس کی عمر ہے اگر موتر اشتی درمیان پانچ
سال کے اصلی باپ کے گھر مین ہوئی ہو تو متبنی بطور دتا کا نہین ہوتا
بلکہ انئی تیاد دوائی امشایونا یعنی دو باپ کا بیٹا خیال کیا جاتا ہے یہہ فقط
لب جگ کے جسکو پتر اشٹی کہتے ہین ممکن ہے اسکے رو سے وہ
دونو خاندان کا فرزند بنتا ہے ... دتا کا چندریکا کے بلحاظ تین
قوم شریف کے وقت معین گود لینے کا تا بہ زناربندی ہے جسکو اوپیونا
یونکرتے ہین اور یہہ بعد موتر اشتی کے جسکو چوڑا کرنا کہتے ہین عمل مین آتا ہے
قوم شودر مین وقت معین تا بیاہ کرنے کے ہے لیکن زناربندی کی
صورت ہو اور بیاہ دوسرے معین گود لینے والے باپ کے گھر مین ہوئے

کیا جاوے اوقات معینہ واسطے زنار بندی کے تین قوم شریف مین
مختلف ہین برہمنون مین تو عمر آٹھہ برس کی اسمین دونون باتین ہین خواہ
روز حمل سے خواہ روز ولادت سے چھتریون مین گیارہ برس کی عمر اور
ویشون مین بارہ ١٢ سال کی مگر اور بھی وقت دوسرے درجے کے اوس
بات مین ہین یعنی زنار بندی ایک برہمن کی سولہ برس تک ابتدائے حمل کے
ملتوی رہ سکتی ہے چھتریون مین بائیس ٢٢ برس تک بعد حمل کے اور
ویشون مین چوبیس ٢٤ برس تک یہہ جاننا چاہئیے کہ جب یہہ رسم اوپنا
یوتا کی ایک بار ہو چکی ہو تو یہہ فوراً مانع گود لینے کے ہو جاتی ہے عمل اسکا
جیسا کہ بیچ باب موتراشی کے پیش از عمر پانچ برس کے بموجب سند داتا
کامی مانا کے اسقدر باطل نہین ہو سکتا کہ بعد پتر اشتی کے وہ رسم دوبارہ
کی جاوے چونکہ مختلف اضلاع ملک مین جمیع اسناد برابر معتبر ہین پس باعث
ترتیب دینے ایک سند کا دوسرے پر چاہئیے کہ اوپر مختلف دستورون کے
جو مختلف مقامون مین جاری ہین منحصر ہو بیچ صوبہ بنگالہ اور جنوبی ملکون کے
وقت معین واسطے گود لینے کے چاہئیے کہ جو اونمین سے زیادہ محدود کیا
جاوے یہہ مطابق استعمال پسندیدہ کے ہے بنارس مین دراکا می
تا جو وقت گود لینے کا محدود کرتا ہے عمل مین آنا چاہئیے بموجب مائی
کہا کے جو مرہٹون مین بہت معتبر سند ہے تعداد عمر کی فقط اوس صورت مین
دیکھی ہے جبکہ رشتہ داری ہو لیکن جبکہ رشتہ دار یا سگوترا کو گود لین تو بڑی
ہونا کتخدا ہونا یا کنبے والا ہونا کچھہ امر مین مانع نہین متبنی لا میں جہانگ ...

اس

سسٹرما کے گود لیتے ہین کوئی مانع بجز قومیت کے نہین یعنی قومیت طرفین کی یکسان ہر کچھ عمر کی حد اور نہ کچھ شرائط واسطے ادا ے رسوم کے ہین جنکی کہ کسی ہو باعث درمیان دوئی تا بیوری شنش تا کے بیچ اس قسم کے گود لینے کے بیان کہ ایک شخص اپنے بھائی بلکہ بھی اپنے باپ کو متبنی کر سکتا ہے لیکن وہ اور اوسکی اولاد بعد گود لینے کے آدمی اسکے خاندان اصلی کے خیال کیئے جاتے ہین اور وہ ورثہ اپنے کنبے کا اور گود لینے والے باپ کے کنبے کا لیتا ہے ایک اور خصوصیت اسطرح کے متبنی کرنے مین یہہ ہے کہ اگر ایک بیوہ اسطرح سے متبنی کرلے تو وہ شوہر کا اوسکے متبنی نہین ہوگا گو اس امر کی اجازت شوہر نے دی ہو خاص قبولیت اس شخص کی جسکو واسطے گود لینے والے کے حاصل کرنے چاہیئے یہہ رشتہ داری کرتری تریما بتیے کی جیسا کہ ابھی مذکور ہوا بابت متبنی اور متبنی کرنیوالے کی رہتی ہے اسطرح کا متبنی بیٹا گود لینے والے باپ کا پوتا خیال نہین کیا جاتا اور نہ متبنی کا بیٹا گود لینے والے باپ کا پوتا خیال کیا جاویگا اور چونکہ بموجب یاجنی اد لیا کے وہ شمار مین نواسے ہی تو گود لینے والے باپ کے رشتہ دار کا وارث نہین ہوتا یہہ بات ابھی بیان ہو چکی ہے کہ جس شخص کو پوتا یا بیٹے کا پوتا ہو تو اوسکو اختیار متبنی لینے کا حاصل نہین ازروئے منو کے اسکا نتیجہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص کا ایک بیٹا ہو اور اس بیٹے متوفی کا بھی بیٹا ہو تو وہ بیٹے کو گود دے سکتا ہے کیونکہ وہ ایک ہی بیٹے کا باپ نہین خیال کیا جا سکتا کسواسطے کہ متوفی

ایک شخص بیٹے کو
گود دے سکتا ہے

جائز داری کے
وارث نہین ہوتا

بیٹا اسکی طرف علاقہ فرزندی کا بصورت رکہتا ہے اور قایم مقام برے بیٹے کا ہے داتا کا میں اس مین ممانعت واسطے گود دینے کے ہے جو صرف دو ہی بیٹے ہون مگر یہ نصیحت محض باز رکہنے کے لیئے ائی ہے کچھہ حکم قطعی نہین دو شخص ایک کو متبنی نہین کر سکتے اکثر یہہ لوگون نے خیال کیا ہے کہ دو بہائی ایکہی شخص کو گود لے سکتے ہین لیکن یہہ بالکل لغو ہے بسبب غلط فہمی متن مرقوم الذیل منو صاحب کے یہہ خیال لغو پیدا ہوا ہے اگر کئی حقیقی بہائیون مین ایک بیٹا پیدا ہوا ہو تو صاحب موصوف بوسیلہ اس لڑکے کے اون سب کو باپ ایک لڑکے کا کہتا ہے مگر اس متن سے یہ اختیار متبنی کرنے کا بہتیجے کو دوسرے بہائیون کو حاصل نہین البتہ ایک بہائی کا متبنی لڑکا سب بزرگون کی نذر ونیاز کر سکتا ہے اور اسی باب مین اونکی طرف بہی حق فرزندی بجا لاویگا مگر درصورت ہونے قریب وارث کے یہہ متبنی اپنے گود لینے والے باپ کے بہائیون کے املاک پر تصرف نپاویگا ایک اور بات جسمین بہت مباحثہ رہا ہے یہہ ہے کہ ایک متبنی بطور داتا کا کے خواہ بطور نسل خواہ جانب داری سے جانشین ہو سکتا ہے از بس اد ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ فیصلہ ہوا ہے کہ اوسکی جانشینی دونو صورت سے ممکن ہے یہہ سچ ہے کہ جیموتا داہانی دایا بہاگا مین دلایل لایے ہین کہ متبنی بطور داتا کا کے اپنے گود لینے والے باپ کے رشتہ دارون کے ملک پر جانشین ہو سکتا ہے لیکن بسبب اختلاف اس مسئلہ کے منو صاحب کیسے اسکی توقیر کچھہ نہین لیکن البتہ جاننا چاہیے کہ اسطور کا متبنی کوئی دعوی شرعاً ہندو کے ملک پر نہین رکھتا

[illegible]

مثلاً ایک عورت جیسے ملک باپ کی ملی ہو شوہر کی اجازت سے لے کر بیع
تو وہ بعد وفات عورت کے مستحق اس ملک کا نہوگا اور درصورت نہونے
زیادہ قریب وارثون کے اُس عورت کے باپ کی برادرزادہ کو وہ ملک
ملی گی یہہ بات ایک مقدمہ مین جو صدر دیوانی عدالت نے غالباً فیصلہ کیا
معین ہو چکی ہے یہہ بات خوب ظاہر نہوئی کہ بیٹی کا متبنی بیٹا ورثہ جایداد
کو دلینے والی ماکے باپ سے کسواسطے خارج کیا جاوے جبکہ بیٹے کے متبنی کا
حق جانشینی جانب داری سے مانا گیا ہے یہان تک کہ نانا کو رشتہ دارون
مین سب ہندو قانون بنانے والے گنتے ہین لیکن متبنی پچھلی صورتمین ہوجاتا ہے پوتا
اپنے گود لینے والے باپ کے باپ کا اور صورت اول مین وہ نواسہ ہے
اختلاف رایے کا اس بات مین کہ آیا ایک شخص جو متبنی کیا گیا ہے بموجب رسم
داتا کا کے خیال کیا جاوے وارث گود لینے والے رشتہ دارون کا نہین پیدا
ہوتا ہے بسبب اختلاف کے ترتیب شمار مین بیچ بارہ اقسام بیتون کے
بعض واضع القانون کہتے ہین کہ منو نے داتا کا کو پہلے چھہ مین شامل کیا جو حقدار
وراثت جانب داری سے ہوتے ہین اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ منو نے اُسکو
چھہ اخیر مین ملایا جو صرف بموجب نسل کے وارث ہوسکتے ہین دوئی تا مرنا
یا مین سب رائین بیان ہین اور اسکے مصنف نے اپنی رایے داتا کا کے حق مین
دی ہے بیچ ترجمہ سر ولیم جونز صاحب کے جو ائین منو کا کیا ہے داتا کا بھی
چھہ مین شمار کیا گیا ہے اور بہت سے پنڈتون نے تمام ملک مین جیسے اس
باب مین صلاح ہوئی تھی جبکہ یہہ معاملہ سوپریم کورٹ مین پیش ہوا تھا اپنی

رائی یہہ دی کہ داتا کا حقدار و رانت کا جانبداری بیے ہے یہہ بات
صاف ظاہر ہے لحین حیات ایک تبنی کے ایک شخص دوسرے کو تبنی
نہین کر سکتا داتا کامی مانا مین لکہا ہے کہ اپوترا یعنی بے فرزند وہ شخص
ہے جسکی کوئی بیٹا نہوا ہو یا جسکا بیٹا مرگیا ہوا اور سونا کاکے متن مین بھی
مرقوم ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہہ جایز ہے کہ جس شخص کو حقیقی بیٹا ہو
تو وہ نہین صرف

دہرم شاستر

باب ہفتم بیان نابالغی کا

اختیار گود لینے کا ہے درصورت مرجانے حقیقی بیٹے کے بیوی کو دی
سکتا بلکہ اگر تبنی مرجاوے تو دوسرے کو گود لینے کا بھی دیتا ہے اسکے
عوض مین اور یہہ بھی قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ اجازت شوہر کی بیوی کو واسطے
گود لینے کے درصورت ناچاقی کے درمیان اوس بیوی اور نطفے بیٹے شوہر فرزند
کے نامفید ہے اگر اجازت درصورت وفات اوس بیٹے کے درست ہے
اس بات پر تکرار ہے کہ آیا ایک بیوہ جسنے باجازت شوہر تبنی
کیا ہوا اور وہ مرجاوے تو وہ دوسرے کو بے اجازت شوہر کے گود لے
سکتی ہے یا نہین بموجب مسئلہ داتا کامی مانا کے یہہ حرکت
محض خلاف شرع ہوگی مگر جگن ناتہہ کہتا ہے کہ دوبارہ گود لینا ایسی

صورتمین درست ہوگا کیونکہ پہلے سے تو مطلب براری نہوی بموجب اسناد
کے جن پر بنگالہ اور بنارس مین اعتماد ہے بعد وفات شوہر کے عورت
کو اختیار تبنی لینے کا بشرطیکہ اجازت شوہر کے اوسکے حین حیات حاصل ہے
اور بموجب قانون اضلاع مغربی کے بعد وفات شوہر کے باجازت اوسکے
اقربا کے ان اسناد مین تکرار ہے کہ اگرچہ ایک عورت خود رسوم تبنی
کرنے کی نہین کرسکتی پھر بھی اگر وہ ذی علم برہمنون کی مدد مانگے جیسا کہ شودر
ایسے وقت کرتے ہین تو کچھہ اعتراض کی جائے نہین لیکن بموجب مسئلہ دی جیس
پیٹی کے جسکی تقریر ستی ہی لاء مین ہے ایک عورت باوجود پیشتر حاصل کرنے
رضا شوہر کے تبنی بعد اوسکے وفات کے نہین لے سکتی بطور داتا کا کے اور
بسبب اسی قاعدہ ممانعت کے کرتریما کا گود لینے کا طور وہان عمل مین آیا ہے
اسطور مین کچھہ ضرورت رسوم کی اسکے اتمام کے لئے نہین اور فوراً
دینے والے کے دینے اور لینے والے کی قبولیت سے کامل ہوجاتا ہے
ہر ایک شخص وارث کی آسانی بہ اپنی تندرستی اور زندگی کے کرتا ہے اور
اسی سبب سے لوگ فقط وقت بیماری کے اجازت گود لینے کی اپنی بیویون کو دیتے
ہین لیکن ستی لا مین جہان کہ یہہ اجازت غیر مفید ہے شوہر خود گود لیتا ہے
اوس طور سے جو نہایت آسان ہے تاکہ بیچ حین حیات اوسکے رسم تبنی
کرنیکی پوری ہوجاوین اور اندیشہ اوس مقدمہ مین نہ رہے بنگالہ اور بنارس
مین یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ بے پیشتر حاصل کرنے رضا شوہر کے عورت
کو گود لے اور نہ اپنا بیٹا بطور تبنی دے سکتی ہے مگر یہہ جایز نہین ہوتا

مسئلہ بنگالہ و بنارس کا

مسئلہ اضلاع مغربی

مسئلہ ستی لا کا

کر نا نعت جو متہی لا مین جاری ہے واسطے عورت کے گود لینے کو بطور دا تا کا
کے بھی باوجود پیشتر حاصل کرنے رضا شوہر کے جو مر گیا ہو اسکے گود لینے
کو بطور کری تریما کے بھی رہتی ہے اور اسطرح کا متبنی اسکے رسوم ست
کریگا اور اس عورت کے ملک خاص پر جانشین ہوگا اگرچہ اسکے شوہر متوفی
کے ملک پر نہین ہوسکتا صوبہ متہی لا مین یہہ بات نرالی نہین ہے
کہ شوہر ایک کری تریما بیٹا اور بیوی دوسرا متبنی کرے مین نے
یہہ بات بطور قاعدہ کے بیان کی ہے کہ زمان حال مین متبنی لینا فقط بطور دا تا کا ہے
و وائی اشایونا اور کری تریما طور سے جایز ہے لیکن اگرچہ یہہ کہا جا سکتا
کہ پیشتر تین اقسام متبنی کرنیکے جایز ہین پھر بھی اس قاعدہ مین استثنا ہو سکتا
ہے بسبب کسی خاص استعمال کے جسکا ہونا مدت مدید سے ثابت ہو
پس ظاہر ہوتا ہے کہ گاسن واسن اور عابد جو مجرد رہتے ہین لڑکے خریدنے
مین متبنی کرنیکو انھین بطور کر تیما یا فرزند خریدے ہوے کے اور کہ دستور تقرر
کرنے بھائیون کا اولاد پیدا کرنیکو متوفی کم قوت یا غیر حاضر شوہر کے لیئے اودہ
مین جاری ہے اسطرح کا بیٹا کتشراجا یا بیوی کا بیٹا کہلاتا ہے
اور بیشک یہہ تمام اقسام بیٹون کے حقدار میراث گود لینے والے
باپ کے چاہیئے ہون وہان جہان کہ قانون اس جگہہ کا اسطرح کی فرزندی
کو درست رکھے زمان سابق مین درصورت نہونے بیٹے کے بیٹون کو فرزندی
مین اختیار کرتے تھے مگر یہہ دستور اب ممنوع ہے اور اقسام متبنی
لینے کے جو منو صاحب نے شمار کیئے ہین زمان حال مین بالکل متروک ہین پس

بحث اونکی خوبی یا برائی کی علیحدہ علیحدہ خلاف ارادہ اس کتاب کے ہے

باب ہفتم بیان نابالغی کا

بموجب دھرم شاستر کے جیسا کہ بنارس اور متھلا مین جاری ہے
نابالغی تا اتمام سولہ (١٦) برس کے رہتی ہے اور جب بنگالہ کے انجام پندرہ (١٥)
سال کا حد نابالغی کی ہے اگر باپ زندہ ہو تو وہ شرعی والی اپنی اولاد کا
ہوگا جو باپ نہو تو والدہ بہ عہدہ ولی ہو سکتی ہے لیکن جہان متھلی
اور ولایت مستعمل ہوں تو والدہ وہان متھلی مین مطیع حکم اپنے شوہر کے
اقربا کے بالضرور ہے اور بلحاظ صغیر کے اسی طرح بعضی امور مین جنکی
اوسی قابلیت نہین مثلاً سبھا آوری مرسوم زناربندی کی سربراہی بنکی باپ کے
رشتہ دارون پر منحصر ہے درصورت نہونے والدہ کے برا بھائی طفل
صغیر کا اوسکا والی ہو سکتا ہے جو یہ نہو تو رشتہ دار باپ کے علی العموم
حقدار عہدہ وصی کے ہین جو یہ بھی نہون تو عہدہ وصی ماکے رشتہ دار کو ہو سکتا
ہے بموجب درجہ نزدیکی کے مگر موافق قاعدہ کلیہ کے تقرر والیون کا حاکم کے
اختیار مین ہے والی ہونا عورت کا خواہ نابالغ خواہ بالغ ہو تا باوسکے بیاہ
کے اوسکے باپ سے متعلق ہے اگر اوسنے وفات پائی ہو تو اوس عورت کے
نہایت قریب رشتہ دارون باپ کے سے تعلق رکھیگا بعد بیاہ کے عورت مطیع
حکم شوہر کے خاندان کی ہے اول شوہر اوسکا والی ہے جو وہ نہو تو عورت کے

پدری رشتہ دارون کا بیان

مادری رشتہ دارون کا بیان

رشتہ ہے

بیٹے پوتے اور پڑپوتے در صورت ہونے انکے شوہر کے وارث علی العموم یا وہ جو حقدار اسکی وراثت کے بعد وفات عورت کے ہو سکین بیچ قابلیت والی ہونیکی اوس عورت اور اوسکے مال پر رکھتے ہین جو شوہر کے وارث نہون تو اسکے باپ کے اقربا اسکے والی ہین جو یہہ نہون تو اوسکی ماں کے قرابتی عورت حقیقت مین ہمیشہ ایک حالت اطاعت مین رہتی ہے حاکم وقت ہے ہر صورت مین حقیقی اور بڑا والی مال صغیر کا خواہ مرد ہو یا عورت قطع نظر اس سے کہ اصلی اور شرعی والی زندہ ہون یا نہون اور یہہ بیان کیا جا سکتا ہے کہ بموجب قانون گورنمنٹ کے صغر سن تا انجام اٹھارہ سال کے ہے در باب اختیار والیون کے اوپر مال صغیر کے مین خیال کرتا ہون بہت غلط فہمی ہے از روئے قاعدہ اس مطلب کے جیسا کہ دہرم شاستر مین مندرج ہے مین سمجھتا ہون کہ قانون حامی صغیر سن کا ہے اور وہ حاصل رکھتے ہین سب چیز جو اونکے فوائد کی ہین اور کسی چیز مضر سے نقصان نہین پاتے جو جایداد لیتا ہے خواہ نزدیک خواہ دور ہو سلسلہ وراثت مین اوسپر ادائی قرض متوفی کا بموجب جایداد متروکہ متوفی کے بشرط بلوغ کے ضرور ہے لیکن جو وارث نابالغ ہو تو قرضخواہ کو تا اتمام صغر سن صبر کرنا چاہئے پیش از دست اندازی کرنے کے جایداد پر واسطے ادائی قرضہ کے اس شرط بموجب بیٹے کو قرض باپ کا معہ اور ضروری قرض کے جو اوسکے صغر سن مین بسبب اس لڑکے کے لیا ہو دینا ہوگا موافق قانون بنارس کے ادا قرض باپ کا بیٹے پر فرض ہے خواہ وہ ملک چھوڑ مرا ہو یا نہو اور قرض دادا کا

وارث بیٹے ... ہین ... کمشنر ... [illegible]

دینا لازم ہے مگر سود اوسکے قرض کا دینا اوسپر ضرور نہین ہے یہہ قرض
ادا کرنا باپ یا دادا کے قرض کا درصورتیکہ اونکے مرجانیکے بعد اوسے کچھہ
جایداد نہ ملی ہو بموجب دھرم کے واجب ہی اور نہ ازروے قانون کے
مقدمہ مفصلہ ذیل صرف تہوڑا عرصہ ہوا کہ صدر دیوانی عدالت مین پیش ہوا تھا
زید ایک زمیندار بنگالہ نے ایک بیع نامہ ایک حصہ اپنی جایداد کا واسطے
عمر کے بنایا اور عمر نے ایک علیحدہ قرار کیا کہ شئے مبیعہ قابل رہائی ہوگی روپیہ
واپس کرنے سے مع سود درمیان عرصہ ایک سال کے پیش از تمام ہونے
میعاد کے زید ایک بیوہ اور ایک متبنی صغیر لڑکا یاون کہئی کہ ایک لڑکا جو بعد
اوسکی وفات کے بیوہ نے اوسکی اجازت سے گود لیا تہا چہوڑ کر مر گیا *
درمیان چند روزہ عرصہ تمام ہونے میعاد کے جبکہ فروخت مضبوط اور ناقابل
استرداد کے ہوجاتی بیوہ نے بطور والی طفل صغیر کے کہین اور بکر سے روپیہ قرض
لیکر اوس سے عمر کا قرض ادا کیا اور رہن کو چہوڑایا عاریت دینے والے کو
ایک ویسی ہی دوسری بار کی فروخت اوسی زمین کی کی جو ایک وقت تہوڑی
مین چہوٹ سکے لیکن وہ وقت بغیر اوس عورت کے ادا کرنے کے گذر گیا
پس سوال اول یہہ تھا کہ آیا کس قاعدہ دھرم شاستر سے زمین
پر عمر کا مالک ہونا منع ہے جبکہ میعاد پہلی فروخت کی بغیر ادا کرنے کے
گذر گئی ہو دوسرا یہہ کہ اگر اسطرح کا قاعدہ تہوا اور بیوہ نے واسطے ایک
وقت کے زمین کو بسبب دوبارہ شرطی فروخت کے بچایا ہو تو کیا وہ
حالت ضرورت نہ تھی اسطرح کی کہ یہہ حرکت عورت کی درست ہو صغیر کے

حق میں بسبب مفید ہونیکے   تیسرا یہہ کہ اگر باپ اپنی زمین میں سے ایک حصہ
فروخت کرے مع شرط رہائی کے اور اوسکا وارث صغیر اور اوسکو والی نہ
چھوڑا ہو سے تو یہہ زمین کیا جاتی رہے گی اسطرح سے کہ وہ پھر نہ حاصل
ہوسکے   چہارم یہہ کہ درصورت صغیر ہونے وارث کے قرضی باپ کے
اوسکی جایداد سے ادا کرنے ہونے میں وقت طلب کرنے وہی ہے

مضمون جواب پہلوون کا یہہ ہے اس باب میں مشورت ہوئی یہہ تھا کہ کوئی صورت
واسطے فروخت کے دریافت نہوئی تھی یہان تک کہ ملک متوفی کی شرعاً بیع ا
نہیں ہوسکتی تھی واسطے قرضہ ایسکے بزرگون کے جب تک کہ طفل صغیر بلوغ کو
نہ پہونچے لیکن جو حکم واسطے مشتری کی دیا گیا اور وہ الا کا مقتضا دلیل ذیل مین
ایہین   اول یہہ کہ قرض کرکے کو شرطی فروخت باپ کے ہرگز لیمیعاد مقرری
اور معمولی میعاد اشتہار کے بن چہوتا تھی [illegible] زمین بالضرور [illegible] ا
کو ملتی   دوم یہہ کہ صحبت کرنی [illegible] ہو تو فی [illegible] کہ اکا جایا [illegible] ہو ا
وقت کے اور حاصل کرنا زیادہ وقت کا اچھا تھا واسطے فایدہ صغیر کے
جب کہ بغیر ایسکے نیا قرض لینے کے بطور الی شرطی [illegible] تک ضرورت کو
پوری ہوئی تھی   سیوم یہہ کہ بسبب غیر [illegible] دستور [illegible] کے کوئی
غیر تا بالغی کا [illegible] ہوتا اور نہ کوئی [illegible] جاتا [illegible]
نکالنے [illegible] کی اور اوسکی [illegible] کے واسطے [illegible] وقت قرض کے [illegible]
وارث نے [illegible] اپنی زمین کا بطور [illegible]
سکتا ہو   اور اوسکا [illegible] فروخت [illegible] شرط [illegible] یا تمام ملک [illegible]

کوئی اعتراض نہین ہوسکتی چہارم یہہ کہ اگر کوئی اور مسئلہ جاری ہوتا تو عدالت
لیکے کامون کو بہت سے سالہائی گذشتہ تک ابتری مین ڈالنا کیونکہ بہت
کم معاملہ فروخت کے ہین جہان وہ طور معاملہ کا جاری ہے جنمین بعضے بہت
متفق حصہ دارون مین سے نابالغ نہ تہے جب فروخت کامل ہوگئی
اور اگر لڑکی یا بالغی ایسی صورت مین ایک مزاحمت واسطے پورا کرنے
فروخت کے خیال کی جاوے اور واسطے جاری رکہنے کے معاملہ کو اور
پندرہ سال تک تو اغلب ہے کہ ایسے معاملات بالکل منع ہوجاوین اور روپیہ
قرض لینا ناممکن ہوا الا زیادہ سخت شرطون سے بہ نسبت ابکی پنجم یہہ کہ مسئلہ
جسکی تائید عدالت نے کی ظاہر ہوا کہ جگن ناتہہ مفسر کی رائی کے مطابق ہے
اور سوائی اسکے اگرچہ درباب قانون کے مختلف رائین ثابت ہون
مگر دستور اور استعمال مقرری چاہیئے کہ غالب رہین مختصراً یہہ کہ اصلی
مسئلہ دہرم شاشتر کا اس مضمون پر کچہہ ہو صاحبان عدالت کو پیروی
اسکی صرف بیچ مقدمات وراثت بیاہ قوم اور مذہب کے دستورون کے
ضرور ہے مقدمات قول و قرار مین نہین مقدمہ ہذا اسی قسم اخیر کا تہا
جواب مین دلایل مذکور الصدر کے یہہ کہا جاسکتا ہے کہ بالغرض جایداد صغیر
کی سزاوار ترقی نہو تو وہ بیوہ کو کوئی ضرورت واسطے شرطی فروخت کے
نہ تہی یہہ بہی کہا جاسکتا ہے کہ بموجب قوانین انگریزی کے شرط
بیع کی نسبت صغیر کے کامل نہین ہوتی اور کہ وہ بروقت بلوغت کے رد ہو
سکتا ہے پس اسکا کچہہ مضایقہ نہین کہ آیا میعاد رہن کی قریب اتمام تہی یا

نہی عاریت دینے والے کو جو کہ ہون ہے رہن لیتے ہین جب ہمین قرضدار کا حق اختتام پاسکتا ہے پیشتر تمام ہونے میعاد رہن کے ازروی کسی متن کے وصی پر ادا کرنا قرض کا ابتک بھی کہین دریافت نہوا

دو متن کا تیا ما اور نارو (۱۸۷ اور ۱۸۸) مین یہہ ہی کہ بعد وفات باپ کے کسی صورت مین ادا کرنا اوسکے زر قرضہ کا بیتون پر فرض نہین جو بسبب صغر سن کے سر براہی اپنے امور کی نکر سکتے ہون ہر وقت پورے ہونے ہیژدہ سال کے بموجب اندازہ اپنے حصہ کے ادا کرین گے والا عقبی مین اونکا مقام خوفناک جگہہ مین ہوگا سمہی اگرچہ وہ مطلق العنان ہو مگر نسبت کوتاہی عمر کے اد...

دھرمشاستر

باب ہشتم بیان غلامی کا

... ناقابل ہونے سر براہی اپنے کامون کی وہ فور آ واسطے ادا قرضے کے ناچار نہین کیا جا سکتا یہہ دریافت ہوگا کہ جگن ناتہ شرح ان فقرون کی مین فرق درمیان نابالغی اور طفولیت کے کرتا ہے اور یہہ نتیجہ نکالتا ہے کہ فقط طفولیت کی صورت مین بیتا ادا کرنے قرض باپ کے سے بری ہے لیکن متن اصلی مین پر ایسا دیا زار ہے جس سے صاف یہہ مراد ہے کہ اوسکی عمر اسقدر نہو جتنی واسطے سر براہی امور کے مقرر کی گئی ہے پس دریافت ہوا

د سبب نابالغی بیٹے کے جایداد باپ کی ... اگر اوس شخص کی ... ہو تو
وہ شخص بموجب تصرف کے کچھہ اسمین بیچ اور اگر بیٹے قرضہ باپ کے
نہو ... سکتا ہے اور اگر قرضہ سابق کا جایداد ... فقط اوس
نسبت
صورتمین درست ہے کہ ایک شخص قابض ہو ملک کا ... ہے لیکن وہی
کچھہ اوسمین سے واسطے پرورش صغیر کے فروخت کرسکتا ہے لیکن کوئی ضرورت
ممکن نہین کہ ہو واسطے فروخت کے اور اگر ... قرضہ صغیر کے باپ کا کیونکہ نفقت
لازم ادا قرضہ کی دہ چاہیے کہ نابالغ نہو اور نہ اسکا عہدہ مین کچھہ سختی
دریافت ہوتی ہے احکام قانون انگریزی سے سختی بہت زیادہ تر اوس
کرتی ہے اسواسطے کہ بموجب اونکی غیر منقولہ جایداد سے تمام قرضہ صرف
عہد و پیمان سے نہیں دیا جاتا اگر یہہ عہد وصیت نامہ مین نہ کیا ہو تمام ملک
غیر منقولہ از روی دھرم شاستر کے ایک قسم ہبہ کی ہے جسمین کہ بیٹے کا
برابر حق والد کے ہے بالفرض کہ ملک موروثی ہوا اور یہہ بات نہایت نامناسب
ہے ایسی حال مین کہ نادانی باپ کی بیٹے کو تباہ کرے کیونکہ اوسے بموجب
قانون اور دھرم کے اوسکا قرض دینا واجب ہے یہہ بات شاید منصفی کی ہو
کہ وقت واسطے طلب کرنے زر کے جب ادا کرنا ہے تا ہوشیار ہونے لڑکے
کے ملتوی رہے کہ اوسکو تمیز ادا کرنے قرضہ کا بدون اپنے نقصان کے حاصل
ہووے اس عرصہ مین صغیر جایداد کو الگ نہین کرسکتا اور قرضخواہ کی خاطر
خاطر جمعی سے ہے کہ جہان جایداد ہے اوسکا زر قرض معہ سود ملیگا خصوصا
رہن کے مقدمہ مین جسمین حاصل ملک عوض سود کے قرضخواہ کو مل سکتا ہے

اور اسمین لڑکون کیلیے نقصان کا نہین ہوتا اور دھرم شاستر کا قاعدہ اسقدر ہوتا ہے کہ حاصل ایک ایک قسم شرعی سود کی ہے جسے ہو گا ایا یا سود لبب تمہہ کے کہتے ہین پندرہوان یہ ہے ایک مقدمہ مین جو حال مین ... مین فیصل ہوا ایسی بات پیدا واسطے تشریح قانون کے گفتگو ہوئی اونہون نے جواب دیا کہ عورت جو لوراثت اپنے باپ متوفی کے مال پر قابض ہوئی ہو تو اوس ملک مین سے قرض اپنے شوہر کا نہین دے سکتی اِلّا اوس صورت مین کہ اوسکا بیٹا عمر تمیز کو یا سولہ برس کی عمر کو پہنچا ہو اور اس امر کی اجازت دیوے ظاہر ہے کہ یہ مقدمہ بہ نسبت مقدمہ مرقومہ بالا کے زیادہ مضبوط ہے اسواسطے کہ بیٹے پر ادا کرنا قرض باپ کا فرض ہے قطع نظر اس سے کہ جایداد اوسنے پائی ہو یا نہو اس فیصلہ سے یہ قرار پایا کہ وہ ملک جسکا وہ دعوی صرف توقع مین رکھتا تھا نہین جدا ہو سکتی واسطے ادا قرضہ کے جب تک وہ بڑی عمر کا ہو یہ بھی مقرر ہوا ایک مقدمہ مین جو بیچ ... سندر اس کے فیصل ہوا تھا کہ اگر باپ وفات پاوے تو اوسکے بیٹے کو قبل از پہونچنے ستر ۱۷ برس کی عمر کے اوسکا قرض ادا کرنا کچھ ضرور نہین

باب ہشتم بیان غلامی کا

غلامی قوم ہنود مین منجملہ قوانین مذہبی کے شمار نہین کی جاتی شرح ۹۸ امین صدر دیوانی عدالت بلحاظ مقرری اور جایز استعمال غلامی کے ان صوبون مین اپنی راے یہ دیا ہو گی کہ فحوائی قانون سے جو واسطے تعمیل دھرم شاستر

اور آئین محمدی کے مروج ہے استعمال اونکا بیچ مقدمات غلامی

اگرچہ مطلب عبارت قانون مین صریحاً مندرج نہین بارہوین تاریخ ماہ اپریل

کو یہ تاویل گورنر جنرل بہادر نے اجلاس کونسل مین منظور فرمائی اور اوسی وقت

یہ بھی منظور کیا کہ قانون مذکور مین بیچ مقدمات ازادی اور غلامی جسمانی کے کچھ حکم

صریحاً نہین پس اس مقام مین ایک انتخاب اس مطلب کا جو زیادہ تر شرح

الفاظ مین بنسبت الفاظ مستعملہ کولبرک صاحب کے نہین ہوسکتا کافی ہوگا

عبارت صاحب موصوف کی یہہ ہے کہ دہرم شاستر کا حقہ غلامی کو رو

دہرم شاستر مین مختلف طور جس سے ایک شخص دوسرے کا ہوسکے

بتفصیل مذکور ہین اور اونکے اقسام موافق تفصیل ذیل کے یہہ ممکن ہین اول جو

کارزار مین اسیر ہوا ہو دوم جو غلامی اختیار کرے چند سببوں سے

(مثلاً روپیہ کے واسطے یا روٹی کے واسطے تنگ سالی مین) سیوم جبراً واسطے

ادائی قرض کے یا بطور سزا واسطے خاص خطاؤن کے چہارم ولادت

سے یعنی کنیز کی اولاد ہو پنجم بخشش و بیع یا انتقال سے جو آقا سے

اول دوسرے کو کردے ششم یہہ کہ والدین اولاد کو بخش دین یا فروخت

کرین بموجب دہرم شاستر کے غلام اپنے آقا کی ملک مطلق ہے کیونکہ

اوسمین ذکر اس قسم کی ملک کا مویشی کی ذیل مین شامل ہوا ہے اور جو پایہ کے ہے

غلام کی حمایت کے لیے ایک بے رحم آقا کی بدسلوکی سے دہرم شاستر مین

کچھہ تدبیر مرقوم نہین نہ کچھ معین اختیار آقا کی غلام کے جسم پر اور نہ کچھ

خاص حد اوسکے اختیار کی اور نہ تشریح اس امر کی کہ وہ اختیار جسم و جان

اتنا بھی رکھتا ہے کچھہ اسمین واضح نہین اگر یہہ بات ثابت ہو کہ ایک
شخص نے ایک بچہ کو چورا کر یا بہلا کر بعد ازان دوسرے کے پاس فروخت کیا یا
یہہ کہ ایک شخص نے دوسرے کو بزور و تعدی غلامی کی حالت مین لایا تو حاکم وقت
تب حکم ازادی ایسے غلام کا دیسکتا ہے اگر اقا کوئی اور شخص آقا کی
اجازت سے ساتھ کنیز کے ہم بستر ہویں اوسکے بالغ ہونے کے تو حاکم وقت
ایسے گنہگار پر فتوی نقدی جرمانہ کا جاری کر سکتا ہے لیکن کنیز کو ازاد نہین کر سکتا
جب کبھی کنیز سے لڑکا اقا کے نطفہ سے تولد ہوا ہو تو وہ کنیز معہ لڑکے کے
ازاد ہو جاتی ہے اور حاکم وقت کو چاہیئے کہ اونکی ازادی جایز رکھے
بموجب پنڈتون صدر دیوانی عدالت کے جنہون نے زیادہ تر حسب اپنے دھرم کے
بہ نسبت قانون کے اپنی رائے دی ہے درصورت نافرمان برداری اور خطا غلام کے
اقا کو اختیار جسمی سزا دینے کا ساتھ رسن یا چھوٹی چھڑی یا تشہیر کے حاصل ہے
لیکن جو اقا اختیار سے زیادہ سزا دے یا زیادہ سخت سزا بہ نسبت مرقومہ
بالا کے اوسپر نازل کرے تو وہ قابل جرمانہ حسب تجویز حاکم وقت کے ہوگا یہہ بات
مطابق رائے کاتیاناکے جو بیچ رتنا کار ادیوا داچنتامنی اور در پوتھیون مین قول
ہی ہے اقا کو اختیار غلام سے خواہ مرد یا عورت ہو اور کام لینے کا بجز جاروب
کشی خانہ دروازہ اور رستہ کے اور دور کرنے خاک و خاشاک اور نجاست کے
اور حاضر ہونے کے آقا پاس جب وہ طلب کرے اور جمع کرنے کے حاصل نہین
سوائی کامون مذکور الصدر کے اور سب کام پاک خیال کیئے جاتے ہین اور نہین
زیادہ تر کیب بیان کی گئی ہے اپنے بردہ کو سزا دے سکتا ہے اگر خیانت

ایسی حرکت اوس سے صادر ہو تو وہ مستوجب نقدی جرمانہ کا [illegible] تجویز
حاکم وقت کے ہوگا از روی دھرم شاستر کے غلام کو حق مالکیت ہمہ اشیا
ملک حصولی پر بے رضامندی آقا کے حاصل نہین اور نہ کوئی صورت خلاصی کی
خصوصًا حسب صورتین غلام پیدائش سے ہو یا زر خرید [illegible] صورتین
ذیل کے ایک یہہ کہ آقا خود بخود آزاد کر دے [illegible]
غلام آقا کی جان بچا دے اس صورت مین وہ طلب خلاصی کا کر سکتا ہے
اور حصہ ایک بیٹے کا مانگ سکتا ہے [illegible] کنیز اپنے آقا سے
حاملہ ہو اوس صورت مین وہ اور بچہ دونو بعد از انتقال [illegible] آقا
کوئی اولاد نکاحی نہو چونتھا یہہ کہ جو شخص واسطے [illegible] غلام
کیے جاوین تو بعد دور ہونے اون بواعث کے وہ مستحق آزادی کے ہین
مثلاً تفصیل سبھون جزو [illegible] کی یہہ ہے کہ وہ شخص یا قرضدار ہون یا زر
جرمانہ دھر آتے ہون یا کنیز سے ہم بستر ہوے ہون یا واسطے وجہہ معیشت
کے غلامی اختیار کی ہو وہ لوگ جو کہ موروثی غلام ہین اور جو بموجب
اوسی سند معتبر کے ہندوستان مین بیشتر ہوتے ہین اون پر عمل [illegible]
غیر منقولا ملک کی ہوتی ہے

تمت بالخیر

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس [illegible] ایک وقت میں [illegible] کتابیں [illegible] سکیں گے

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ [illegible] ایک وقت میں [illegible] کتابیں [illegible] سکیں گے

۳۔ [illegible] دو کتابیں [illegible] سکیں گے

۴۔ [illegible] کتابیں [illegible] دی جائیں گی

۵۔ [illegible] کتاب [illegible]

۶۔ [illegible] کتابیں [illegible]

۷۔ کتابوں [illegible]

۸۔ قلمی نسخے [illegible]